e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 7 Friday , October 02 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۷) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۹/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

احمد آباد بم دھماکوں کے مجرم کی پھانسی پر سپریم کورٹ کی روک

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعرات کو دہشت گرد تنظیم انڈین مجاہدین کے ایک رکن کی پھانسی پر روک لگادی، جسے 2008 کے احمد آباد سلسلہ وار بم دھماکوں کے سلسلے میں موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ ان دھماکوں میں کم از کم 56 افراد ہلاک اور 200 سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔ مجرم نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس کیس کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ، اے جی مسیح اور سندیپ مہتا کی بنچ نے کی۔ کیس کی سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔ تو دوسری جانب درخواست گزار کے وکیل نے دلیل دی کہ اسے صرف سازش کی بنیاد پر سزا سنائی گئی ہے۔ دلائل سننے کے بعد بنچ نے احمد باوا عرف ابوبکر بریلوی کی طرف سے دائر درخواست پر حکومت گجرات کو نوٹس جاری کیا۔

بنچ تبدیل کرکے پرانے فیصلے پلٹنے کے رجحان پر سپریم کورٹ برہم

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے بغیر اطلاع کے مقدمے کی سماعت کرنے والی بنچ تبدیل کرنے اور نئے ججوں کی بنچ کے ذریعہ پرانے فیصلوں کو پلٹنے کے معاملے پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اس تعلق سے اب قانونی اور انتظامی حلقوں میں بحث ومباحثہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اس معاملے پر حال ہی میں سپریم کورٹ کی 2 الگ الگ ججوں کی بنچ اور کالجیم کی سطح پر بھی سنگین اعتراضات کیے جاچکے ہیں۔ اصل بنچ کو بتائے بغیر کیس خصوصی بنچ کو منتقل کرنے پر جسٹس منوج مشرا اور جسٹس اجول بھوئیاں کی خصوصی بنچ نے رجسٹری کی سرزنش کی۔ دراصل 'سنٹرل آرمڈ پولیس فورس' (سی اے پی ایف) میں ڈیپوٹیشن سے متعلق معاملے کی پہلے سے سماعت کررہی باقاعدہ بنچ میں جسٹس اجول بھوئیاں اور جسٹس اتل چندورکر کو یہاں سے ہٹاکر بغیر کسی پیشگی اطلاع کے معاملے کو دوسری اسپیشل بنچ کے سامنے فہرست بند کردیا گیا۔

آن لائن فارم 6 میں تبدیلی کس کے حکم پر ہوئی؟

ٹی سی ایس کو تبدیلی کی اجازت دینے والے کی شناخت سامنے لانے کا مطالبہ: راہل گاندھی

نئی دہلی: کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ نئے ووٹر کے رجسٹریشن کے لیے استعمال ہونے والے آن لائن فارم 6 میں غیر قانونی طور پر تبدیلی کی گئی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ الیکشن کمیشن میں کس نے ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز کو یہ تبدیلی کرنے کا حکم دیا اور کمپنی میں کس نے اس کی منظوری دی۔ راہل گاندھی نے کہا آن لائن فارم 6 میں غیر قانونی طور پر تبدیلی کی گئی، جیسا کہ خود الیکشن کمیشن کے کمشنروں نے ریکارڈ پر درج کیا ہے۔ الیکشن کمیشن میں کس نے ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز کو یہ تبدیلی کرنے کا حکم دیا؟ راہل گاندھی کا یہ بیان اپوزیشن کے انڈیا بلاک کی جانب سے ایک روز قبل کیے گئے اس اعلان کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں تمام اضلاع میں مشترکہ جمہوریت بچاؤ مارچ اور پانچ بڑی ریلیاں نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اپوزیشن نے آئندہ انتخابات بیلٹ پیپر کے ذریعے کرانے کا مطالبہ بھی کیا ہے اور سپریم کورٹ سے ایس آئی آر (خصوصی جامع نظر ثانی) اور انتخابی بدعنوانیوں سے متعلق مقدمات کی سماعت میں تیزی لانے کی اپیل کی ہے۔ 19 سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی شرکت میں ساڑھے تین گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ 6 اکتوبر کو الیکشن کمیشن تک مارچ کریں گے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن رہنما صدرِ جمہوریہ سے ملاقات کرکے ووٹر فہرستوں کی نظر ثانی میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق مسائل کو اجاگر کریں گے۔ انڈیا بلاک کی میٹنگ میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے 'استعفیٰ' کا مطالبہ بھی زیرِ بحث آیا۔ اپوزیشن اتحاد نے کہا کہ وہ اس مطالبے سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک انہیں عہدے سے ہٹایا نہیں جاتا۔ انڈیا بلاک کی یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب دی انڈین ایکسپریس نے اپنی رپورٹ میں بتایا تھا کہ الیکشن کمشنروں سندھو اور جوشی نے گزشتہ 10 ماہ کے دوران ایس آئی آر سے متعلق فیصلوں اور احکامات پر کم از کم 14 مرتبہ ریکارڈ پر اعتراضات درج کیے۔ دونوں کمشنروں کا کہنا تھا کہ یہ فیصلے اور احکامات ان کے علم یا سفارش کے بغیر جاری کیے گئے۔ ایس آئی آر کے عمل پر اپنے دو کمشنروں کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کے بعد تنقید کی زد میں آئے الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ کسی بھی ادارے میں غور وخوض کے دوران مختلف آرا اور مشاہدات سامنے آنا معمول کی بات ہے۔

اوڈیشہ کے چیف الیکشن افسر آر ایس گوپالن نے لیا وی آر ایس

ایس آئی آر تنازع کے درمیان اپوزیشن کے سوالات، ذاتی وجوہات بتائیں

اوڈیشہ کے چیف الیکشن افسر (سی ای او) آر ایس گوپالن نے جمعرات کو ذاتی وجوہات کی بنا پر سرکاری ملازمت سے رضاکارانہ سبکدوشی (وی آر ایس) لے لی ہے۔ انہیں جون 2028 میں ریٹائر ہونا تھا۔ انہوں نے اپنی ریٹائرمنٹ سے تقریباً 21 ماہ پہلے یہ فیصلہ لیا ہے۔ گوپالن 2001 بیچ کے آئی اے ایس افسر ہیں۔ جولائی 2024 سے وہ اوڈیشہ کے سی ای او کے طور پر کام کررہے تھے۔ ان کے پاس محکمہ آبکاری کے سکریٹری کا اضافی چارج بھی ہے۔ گوپالن نے بتایا کہ وی آر ایس لینے کا ان کا فیصلہ ریاست میں ووٹر لسٹ کی 'خصوصی گہری نظر ثانی' (ایس آئی آر) سے متعلق تنازع سے متعلق نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ذاتی وجوہات کی بنا پر میں نے وی آر ایس لینے کا فیصلہ کیا۔ اب میں اپنے خاندان پر توجہ دوں گا اور جب تک میرے بیٹے کی اسکولی تعلیم مکمل نہیں ہوجاتی، تب تک بھونیشور میں ہی رہوں گا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ان کا فیصلہ ایس آئی آر کے عمل کو لے کر اپوزیشن کی جانب سے ان کے استعفے کے مطالبے سے متعلق ہے، تو گوپالن نے کہا، "اگر وہ خوش ہونا چاہتے ہیں تو ہونے دیں۔ میں نے 2 ستمبر کو سرکاری ملازمت میں 25 سال مکمل کیے اور اس کے بعد وی آر ایس لینے کا فیصلہ کیا۔" انہوں نے کہا کہ حتمی ووٹر لسٹ شائع ہونے کے بعد انہوں نے اس کی منصوبہ بندی کی تھی۔ ایسے میں ان کے مطابق، 21 ستمبر کو اس کے جاری ہونے کے بعد اہم کام مکمل ہوگیا ہے۔ ایس آئی آر کے عمل کے بعد شائع حتمی ووٹر لسٹ میں تقریباً 16.3 کروڑ ووٹر شامل ہیں۔ ووٹر لسٹ سے نام ہٹائے جانے کو لے کر اپوزیشن جماعتوں بی جے ڈی اور کانگریس نے اس عمل پر تنقید بھی کی تھی۔ بی جے ڈی نے الزام لگایا کہ ایس آئی آر کے عمل کے دوران تقریباً 50.27 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کو فہرست سے ہٹادیا گیا اور دعویٰ کیا کہ اس معاملے کو چھپایا جارہا ہے۔

روڈ سیفٹی کیلئے یوپی پولیس کو 87 جدید انٹرسیپٹر گاڑیاں فراہم

وزیراعلیٰ یوگی نے بہادر پولیس اہلکاروں کو اعزاز سے نوازا، کتاب 'سنگھرش' کا اجرا

لکھنؤ: یکم اکتوبر۔ اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سڑک کی حفاظت کو مزید موثر بنانے کے مقصد سے آج یہاں 87 جدید ترین انٹرسیپٹر گاڑیوں کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اترپردیش کے سابق ڈائرکٹر جنرل آف پولیس جناب پرکاش سنگھ کی کتاب 'سنگھرش' کا اجراء کیا اور ان بہادر پولیس اہلکاروں اور افسران کو اعزاز سے نوازا جنہوں نے راشٹریہ پتی ویرتا پدک اور محکمہ منتری ویرتا پدک کے ساتھ بے مثال ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے شہید انسپکٹر جناب سنیل کمار کی اہلیہ کو کیرتی چکر دے کر اعزاز سے نوازا۔ پروگرام کے دوران انٹرسیپٹر گاڑیوں کی افادیت اور طریقہ کار پر مبنی ایک مختصر فلم دکھائی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن تین اہم جہتوں کا مجموعہ پیش کرتا ہے: نظریاتی سوچ، بہادری اور ٹیکنالوجی۔ ایک طرف، سابق ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، جناب پرکاش سنگھ کی تقریباً 35 سال پر محیط خدمات کے وسیع تجربے اور چیلنجوں پر مبنی کتاب 'سنگھرش' کا اجرا ہوا، دوسری جانب پولیس اہلکاروں کی بہادری کی ستائش کی گئی نیز روڈ سیفٹی کے لیے جدید ترین انٹرسپٹر گاڑیاں چلائی گئیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج اترپردیش پولس کی بہادری کو سراہا جارہا ہے، جس کے مدنظر 16 پولیس افسران واہلکاروں کو راشٹریہ پتی ویرتا پدک اور 10 پولیس افسران واہلکاروں کو چیف منسٹر گیلنٹری میڈل سے نوازا گیا ہے۔ اترپردیش پولیس اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) سے وابستہ انسپکٹر سنیل کمار کو ان کی بہادری پر حکومت ہند نے کیرتی چکر سے نوازا۔ یہ پہلا موقع ہے جب اترپردیش پولیس کو کیرتی چکر ملا ہے۔ 22 جنوری 2025 کو چار بدنام زمانہ مجرموں کو آمنے سامنے مارنے کے بعد انسپکٹر سنیل کمار خود مجرموں کی گولیوں سے شدید زخمی ہوگئے اور علاج کے بعد چل بسے۔ وزیر اعلیٰ نے ان کی بہادری کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کے اہل خانہ سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پولیس کی بہادری صرف کارروائی تک محدود نہیں ہے بلکہ امن وامان برقرار رکھنے اور شہریوں کے لیے محفوظ ماحول تیار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اترپردیش پولیس جرائم اور مجرموں کے تئیں ریاستی حکومت کی زیرو ٹالرینس کی پالیسی کو موثر طریقے سے آگے بڑھائے گی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی بھی معاشرے میں صحت مند سوچ اسی وقت ممکن ہے جب وہاں تحفظ کا ماحول ہو۔ کوئی شخص کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو یا کتنے ہی اونچے عہدے پر فائز ہو، اگر سلامتی کا ماحول ختم ہوجائے تو انتشار پیدا ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ اترپردیش پولیس کا بنیادی منتر ہے 'آپ کی حفاظت، ہمارا عزم'۔ صرف ایک محفوظ ماحول میں ہی صحت مند خیالات کو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے، اور خوشحالی کے خواب کو عملی شکل دی جاسکتی ہے۔ فکر اور طرز عمل میں ٹیکنالوجی کو شامل کیا جائے تو اس کے نتائج واضح ہوتے ہیں۔ آج اترپردیش پولیس کی نئی شناخت اسی تال میل کا نتیجہ ہے۔ پولیس کے لیے نظریاتی صلاحیت، عملی قابلیت، بہادری اور ٹیکنالوجی کے درمیان ہم آہنگی یکساں ضروری ہے۔ سابق ڈائرکٹر جنرل آف پولیس جناب پرکاش سنگھ کو ان کی کتاب 'سنگھرش' کے اجراء پر مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انہوں نے اس کتاب کے ذریعے سول پولیس میں اپنے 35 سال کے تجربے اور چیلنجنگ ریاستوں میں کام کرنے کے بارے میں روشنی ڈالی ہے۔

وزیراعلیٰ نے مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری کے یوم پیدائش دی مبارک باد

لکھنؤ: یکم اکتوبر۔ اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کے یوم پیدائش پر ریاست کے باشندوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مہاتما گاندھی کی یاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے انہیں مخلصانہ خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی تحریک آزادی، جس کی قیادت مہاتما گاندھی نے سچائی اور عدم تشدد کے ذریعے کی، عالمی تاریخ میں ایک منفرد اور متاثر کن مثال ہے۔

اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سابق وزیر اعظم جناب لال بہادر شاستری کو ان کی یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جناب لال بہادر شاستری نے جدوجہد آزادی میں قائدانہ کردار ادا کیا اور اپنی سادہ، مضبوط اور کامیاب قیادت سے آزاد ہندوستان کو ایک نئی سمت فراہم کی۔

جمہوریت محافظ سپاہیوں کی اعزازی رقم 20 ہزار سے بڑھا کر 51 ہزار ہوگی: اکھلیش

سماج وادی حکومت بننے پر پہلی کابینہ میٹنگ میں فیصلہ کرنے کا اعلان

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے سماج وادی پارٹی ریاستی ہیڈکوارٹر، لکھنؤ میں جمہوریت محافظ سپاہی اعزاز تقریب سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ناانصافی، ظلم، مہنگائی اور بدعنوانی عروج پر ہے۔ اس وقت سماجی انصاف بی جے پی کی ایمرجنسی کے دور سے گزر رہا ہے، جس طرح سب لوگوں نے مل کر ایمرجنسی کے دوران لڑائی لڑی تھی، اسی طرح ایک بار پھر متحد ہوکر لڑیں گے، جمہوریت اور آئین کو بچائیں گے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کی دعاؤں اور تجربے سے ہم لوگ ریاست اور ملک سے بی جے پی کی ایمرجنسی کو ہٹائیں گے۔ جمہوریت کے محافظ سپاہیوں نے عزم کیا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں سماج وادی حکومت کی حمایت کریں گے اور مسٹر اکھلیش یادو کو ریاست کا وزیر اعلیٰ بنائیں گے، جس سے جمہوریت بچے گی۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے جارہی ہے۔ حکومت میں پہلے ہی دن پہلی کابینہ کی میٹنگ میں جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کی اعزازی رقم 20 ہزار سے بڑھا کر 51 ہزار روپے کی جائے گی۔ جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کی اہم تجاویز پر مکمل عمل کیا جائے گا۔ جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کو دوا، علاج اور سرکاری اسپتالوں میں خصوصی سہولت فراہم کرکے مکمل علاج مفت کیا جائے گا۔ جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کو مجاہدین آزادی کے برابر اعزاز، بس اور ٹرین میں مفت سفر سمیت دیگر تجاویز کو سماج وادی پارٹی اپنے انتخابی منشور میں شامل کرے گی اور اسے نافذ کیا جائے گا۔ مسٹر اکھلیش یادو نے ریاست بھر سے آئے جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کو اعزاز سے نوازتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ نیتاجی نے جمہوریت کے محافظ سپاہیوں کو اعزاز دیا تھا۔ جمہوریت کے محافظوں کے لیے سماج وادی حکومت نے باعزت انتظام کیا تھا۔ جمہوریت کے محافظ سپاہیوں نے اس وقت جن حالات میں ناانصافی اور ظلم ہوا، اس کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی بہت سی تجاویز بھی دی ہیں۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ جس دور میں پی ڈی اے پر ظلم ہوگا، وہ ہر دور ایمرجنسی کا دور ہوگا۔ آج ایمرجنسی سے بھی زیادہ خطرناک حالات ہیں۔ بھائی چارے اور باہمی ہم آہنگی کو ختم کیا جارہا ہے۔ سماج میں خلیج پیدا کی جارہی ہے۔ بی جے پی حکومت سماجی تانے بانے کو ختم کررہی ہے۔ کسی کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ پولیس بی جے پی کے کارکن کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ ہم سب لوگ یہ بات پہلے سے ہی کہہ رہے تھے، اب تو سپریم کورٹ نے بھی تبصرہ کیا ہے۔ اس تمام بحران کا حل اسی وقت ہوگا جب بی جے پی ہٹے گی۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ آج لوگوں کی آواز دبائی جارہی ہے۔ بولنے اور سچ دکھانے پر پولیس کی کارروائی ہورہی ہے۔ بے قصور لوگوں کو جیل بھیج دیا گیا۔ دس سال سے ریاست میں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے۔ وزیر اعلیٰ جی مسلسل گورکھپور کا دورہ کرتے ہیں، پھر بھی مرکزی شہر میں پانی جمع ہونے اور سیلاب کی صورتحال ہے، اس سچائی کو دکھانے پر ایک نوجوان کے خلاف کارروائی کردی گئی۔ اس حکومت میں سچائی دکھانے پر کارروائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی جمہوریت کے محافظ سپاہیوں میں وہی توانائی ہے، جو 'سنگھاسن خالی کرو کہ جنتا آتی ہے' کے نعرے میں ظاہر ہوئی تھی۔ جمہوریت کے محافظ سپاہی ایک بار پھر وہی تبدیلی لائیں گے۔ جب جمہوریت بچے گی تب آئین بچے گا۔ اس وقت حالات 1975 کے وقت سے زیادہ مشکل ہیں۔ دیوریا کے مسٹر رمضان علی نے لوک نائک جے پرکاش نارائن کی میٹنگوں میں گائے جانے والے گیت 'جاگ اٹھی ترونائی.....' پیش کیا۔ قومی جنرل سکریٹری مسٹر شیوپال یادو نے بھی جمہوریت کے محافظ سپاہیوں سے خطاب کیا۔ کانفرنس کا انعقاد مسٹر آنند بھدوریا، رکن پارلیمنٹ نے کیا۔

متحدہ عرب امارات نے فلائی دبئی واقعے کی تحقیقات شروع کردی

ابوظہبی، متحدہ عرب امارات: متحدہ عرب امارات کی وزارت خارجہ نے باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے کہ عدالتی حکام نے دبئی سے تل ابیب جانے والی فلائی دبئی کی پرواز FZ1073 میں دورانِ پرواز پیش آنے والے ایک واقعے کی جامع تحقیقات شروع کردی ہیں۔ اس واقعے کے دوران، مبینہ طور پر کو-پائلٹ نے پائلٹ کو چاقو کے وار سے زخمی کردیا، جو بظاہر طیارے کو تباہ کرنے (کریش کرنے) کی ایک کوشش معلوم ہوتی تھی۔ کاک پٹ (فلائٹ ڈیک) کے اندر تلخ کلامی کے بعد، بوئنگ 737 طیارے کا رخ موڑ دیا گیا اور اسے سعودی عرب کے تبوک ہوائی اڈے پر بحفاظت اتار لیا گیا۔ وزارت خارجہ کے ایک سرکاری بیان کے مطابق، متحدہ عرب امارات کے اٹارنی جنرل ڈاکٹر حمد الشامسی نے واقعے کی اصل وجوہات اور محرکات کی تحقیقات کے لیے پبلک پراسیکیوشن کی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دینے کی ہدایت کی ہے۔ وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ متعلقہ قوانین کے تحت اس معاملے پر متحدہ عرب امارات کے عدالتی حکام کو مکمل اختیارِ سماعت حاصل ہے، کیونکہ یہ طیارہ متحدہ عرب امارات میں رجسٹرڈ ہے اور اس کے قومی پرچم تلے پرواز کرتا ہے۔ نتیجتاً، طیارے میں سرزد ہونے والے جرائم پر متحدہ عرب امارات کے قانونی معیارات لاگو ہوتے ہیں، چاہے یہ واقعہ متحدہ عرب امارات کی فضائی حدود سے باہر ہی کیوں نہ پیش آیا ہو۔ بیان میں کہا گیا ہے، "متحدہ عرب امارات فلائی دبئی کی دبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے تل ابیب جانے والی پرواز FZ1073 سے متعلق واقعے کی قریبی نگرانی کررہا ہے۔ وزارت نے کہا کہ تحقیقات میں واقعے سے جڑے تمام حالات اور محرکات شامل ہیں۔ تحقیقات کے دوران دہشت گردانہ سرگرمی اور اس میں کوئی پیشگی منصوبہ بندی یا بیرونی ہدایت کے زاویہ بھی شامل ہوں گے۔"متحدہ عرب امارات نے طیارے کی لینڈنگ اور سوار افراد کی حفاظت کو یقینی بنانے میں سعودی حکام کے فوری ردعمل اور تعاون کو ستائش کی ہے۔

ممتا بنرجی کی ٹی ایم سی کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا

فریز چار بینک کھاتوں کو چلانے کی درخواست پر سماعت سے انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعرات کے روز ممتا بنرجی کی قیادت والے ترنمول کانگریس (TMC) دھڑے کو ایک بڑا جھٹکا دیا ہے۔ عدالت نے ممتا کی قیادت والی ٹی ایم سی کی اس درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کردیا ہے، جس میں لین دین پر پابندی (فریز) والے چار بینک کھاتوں کو دوبارہ چلانے کی اجازت دینے کی استدعا کی گئی تھی۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پی بی ورالے کی بینچ نے واضح کیا کہ وہ کلکتہ ہائی کورٹ کے اس حکم میں مداخلت کرنے کی خواہشمند نہیں ہے، جس میں ایسی اجازت دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے ریمارکس دیے کہ الیکشن کمیشن نے انتخابی نشان (سیمبل) پر روک لگائی ہے۔ اس لیے ان کھاتوں میں موجود رقم پر اصل حق کس کا ہے، یہ بڑا مسئلہ ابھی عدالتی فیصلے کے لیے زیرِ التوا ہے۔ بینچ نے کہا، ہم اس کیس کے نفع ونقصان (حقائق) پر غور کرنے سے گریز کررہے ہیں۔ ہم آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنے دائرۂ اختیار کو استعمال کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ ہم ہائی کورٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کیس کی سماعت میں تیزی لائے۔" اس سے قبل سپریم کورٹ نے کلکتہ ہائی کورٹ کے اس عبوری انتظام میں بھی دخل اندازی کرنے سے منع کردیا تھا، جس میں پارٹی کے روزمرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مخصوص اکاؤنٹس کو چلانے کی اجازت دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ای ڈی (ED) نے بھی منی لانڈرنگ کیس کی تحقیقات کے سلسلے میں ٹی ایم سی کے تین بینک اکاؤنٹس فریز کردیے تھے۔

افغانستان میں فضائی حملوں میں 22 عسکریت پسند ہلاک، پاکستان

یو این اے ایم اے کا دونوں فریقوں پر شہریوں کے تحفظ اور بین الاقوامی انسانی قانون کی پاسداری پر زور

افغانستان کے مطابق پاکستان نے کل رات گئے دو افغان صوبوں میں فضائی حملے کیے، جن میں 9 خواتین اور بچے ہلاک جبکہ مزید 11 شہری زخمی ہو گئے۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ حملوں میں صرف عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ تاہم دونوں جانب سے جانی نقصان کے دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ یہ حملے دونوں ممالک کے درمیان سرحدی جھڑپوں کے مسلسل سلسلے کے دوران ہوئے ہیں۔ رواں سال کے آغاز میں دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی میں ڈرامائی اضافے کے بعد پاکستان افغانستان کے اندر متعدد مرتبہ فضائی حملے کر چکا ہے۔ دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سرحد کے ساتھ عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں پر طویل عرصے سے تنازع جاری ہے۔ افغانستان میں اقوام متحدہ کے مشن نے گزشتہ ہفتے بتایا تھا کہ رواں سال اب تک سرحد پار تشدد کے نتیجے میں افغانستان میں 100,1 سے زائد شہری ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ پاکستان شہریوں کو نشانہ بنانے کی تردید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کی کارروائیوں کا ہدف پاکستان میں حملے کرنے والے عسکریت پسند ہیں، جبکہ افغانستان پاکستان کے ان الزامات کی تردید کرتا ہے کہ وہ عسکریت پسندوں کو پناہ دے رہا ہے۔

افغان طالبان نے کیا کہا

افغان طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ فضائی حملوں میں جنوبی صوبے ہلمند اور مشرقی صوبے کنڑ میں شہریوں کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان کے مطابق تین مکانات تباہ ہوئے، 9 خواتین اور بچے ہلاک اور 11 دیگر شہری زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا، ''ہم اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں اور اسے جارحیت اور ایسا جرم سمجھتے ہیں جو عالمی سطح پر تسلیم شدہ تمام اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔''

پاکستان کا ردعمل

پاکستان کی وزارت اطلاعات نے کہا ہے کہ افغانستان میں کیے گئے فضائی حملے ''قابل اعتماد انٹیلی جنس معلومات'' کی بنیاد پر کیے گئے اور دو مقامات پر دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ وزارت نے ایکس پر جاری بیان میں کہا، ''اہداف کو درستگی کے ساتھ تباہ کیا گیا اور ابتدائی اطلاعات کے مطابق 22 دہشت گرد ہلاک ہوئے ہیں۔'' بیان میں کہا گیا کہ ان ٹھکانوں پر ذخیرہ کیا گیا بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود بھی تباہ کر دیا گیا۔ پاکستانی وزارت اطلاعات نے کہا، ''پاکستان کو لاحق خطرہ افغانستان سے جنم لے رہا ہے۔ ہماری کارروائی میں دہشت گردوں کے مراکز کو درست طور پر نشانہ بنایا گیا۔'' بیان میں کہا گیا، ''زیادہ سے زیادہ احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ کوئی ضمنی نقصان نہ ہو۔'' وزارت نے مزید کہا کہ عسکریت پسندوں کے خطرے کو ختم کرنے کے لیے اس کی کارروائیاں ''پوری رفتار سے جاری رہیں گی۔'' پاکستان کا الزام ہے کہ افغانستان کی طالبان حکومت عسکریت پسندوں، بالخصوص تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی)، کو افغان سرزمین سے کارروائیاں کرنے اور پاکستان میں حملے کرنے کی اجازت دے رہی ہے۔ ٹی ٹی پی افغان طالبان سے الگ تنظیم ہے، تاہم دونوں کے درمیان اتحاد ہے۔ افغان طالبان نے 2021 میں اقتدار سنبھالا تھا۔ کابل ٹی ٹی پی کو محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنے کے الزام کی تردید کرتا ہے اور پاکستان کے دعوؤں کو مسترد کرتا رہا ہے۔ پاکستان نے گزشتہ دو ہفتوں کے دوران افغانستان پر متعدد فضائی حملے کیے ہیں۔ اسلام آباد کے مطابق ان کارروائیوں میں دہشت گردوں کے کیمپوں کو نشانہ بنایا گیا اور عسکریت پسند ہلاک ہوئے۔ کابل کا موقف ہے کہ ان حملوں میں شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ افغانستان اور پاکستان کے درمیان رواں سال کے آغاز میں جنگ ہوئی تھی، جبکہ مارچ میں جنگ بندی کے بعد بھی وقفے وقفے سے حملے جاری ہیں، کیونکہ سکیورٹی سے متعلق تنازعات کا کوئی مستقل حل تلاش نہیں کیا جا سکا۔

یو این اے ایم اے نے دونوں فریقوں پر شہریوں کے تحفظ اور بین الاقوامی انسانی قانون کی پاسداری پر زور دیتے ہوئے امتیاز، تناسب اور احتیاط کے اصولوں پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔

معاہدہ نہ ہونے پر وسط مدتی انتخابات کے بعد

ایران پر دوبارہ فوجی کارروائی ممکن: ٹرمپ

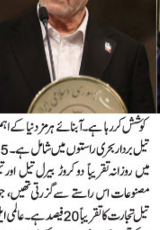
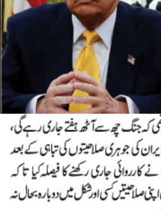

واشنگٹن، یکم اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ اطمینان بخش معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں امریکہ وسط مدتی انتخابات کے بعد تہران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کر سکتا ہے، تاہم انہوں نے ایران کے ساتھ دیرپا امن کے امکان پر بھی سوال اٹھایا۔

ٹائم میگزین کو دیے گئے انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے سے متعلق ایرانی تجویز مسترد کر دی کیونکہ اس کی شرائط ان کی توقعات کے مطابق نہیں تھیں۔ ان کے بقول ایران نے آبنائے کے صرف کچھ حصوں کو کھولنے کی پیشکش کی تھی۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقی نے کہا تھا کہ تہران نے آبنائے ہرمز سات روز میں دوبارہ کھولنے کا منصوبہ امریکہ کو پیش کیا ہے۔ بعد میں ایرانی حکام اور سرکاری میڈیا نے بتایا کہ واشنگٹن نے جوابی تجویز دی ہے جس پر تہران غور کر رہا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائی حالیہ ہفتوں میں بڑی حد تک رک گئی ہے، تاہم ضرورت پڑنے پر اسے دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے۔ وسط مدتی انتخابات کے بعد نئے حملوں کے امکان سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا، یہ ممکن ہے، اور امریکہ کے پاس بہت سے ہتھیار موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابتدا میں انہیں توقع تھی کہ جنگ چھ سے آٹھ ہفتے جاری رہے گی، لیکن ایران کی جوہری صلاحیتوں کی تباہی کے بعد انہوں نے کارروائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تاکہ تہران اپنی صلاحیتیں کسی اور شکل میں دوبارہ بحال نہ کر سکے۔

دوسری جانب ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے کہا ہے کہ تہران واشنگٹن کے ساتھ مذاکرات کے لیے تیار ہے، باوجود اس کے کہ ان کے مطابق مذاکرات کے دوران امریکہ نے ایران پر تین حملے کیے۔ انہوں نے کہا، ہم نے کبھی مذاکرات سے گریز نہیں کیا اور نہ کریں گے۔

پیزشکیان نے کہا کہ ایران اقتصادی مسائل حل کرنے اور پاکستان، عراق، ترکمانستان اور آذربائیجان کے راستے تجارتی روابط بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کے اہم ترین تیل بردار بحری راستوں میں شامل ہے۔ 2025 میں روزانہ تقریباً دو کروڑ بیرل تیل اور تیل کی مصنوعات اس راستے سے گزرتی تھیں، جو عالمی تیل تجارت کا تقریباً 20 فیصد ہے۔ عالمی ایل این جی کی تقریباً 20 فیصد تجارت بھی آبنائے سے ہوتی ہے، جس میں قطر کا نمایاں حصہ ہے۔ ایران کے شمال میں واقع آبنائے ہرمز کے جنوب میں عمان اور متحدہ عرب امارات ہیں اور یہ خلیج فارس کو بحیرہ عرب سے ملاتی ہے۔ یہ آبنائے توانائی کے علاوہ ایل این جی، کھاد، خوراک، ادویات اور دیگر اشیا کی عالمی ترسیل کے لیے بھی اہم ہے۔ عالمی کھاد تجارت کا تقریباً ایک تہائی حصہ معمول کے حالات میں اسی راستے سے گزرتا ہے۔

ایران امریکہ سے مذاکرات کی کوشش جاری رکھے گا: پیزشکیان

تہران، یکم اکتوبر (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے مذاکرات کے دوران ایران پر تین حملوں کے باوجود تہران واشنگٹن کے ساتھ بات چیت کی کوشش جاری رکھے گا۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق کاروباری شخصیات سے ملاقات میں پیزشکیان نے کہا، ہم نے کبھی مذاکرات سے گریز نہیں کیا اور نہ کریں گے، اگرچہ امریکہ نے ہمارے ملک کو تین بار نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کاروباری شعبے کو درپیش مسائل حل کرنے کے لیے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے اور ایرانی قیادت معاشی مشکلات سے نمٹنے کی کوششوں میں ہم آہنگی پیدا کر رہی ہے۔ پیزشکیان نے کہا کہ آبنائے ہرمز کے ذریعے بحری آمدورفت میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایران پاکستان، عراق، ترکمانستان اور آذربائیجان سمیت پڑوسی ممالک کے راستے تجارتی روابط بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ادھر آبنائے ہرمز میں بحری نقل و حمل میں جاری رکاوٹوں پر عالمی سطح پر توانائی اور غذائی تحفظ کے حوالے سے تشویش بڑھ رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکریٹری جنرل اور آبنائے ہرمز ٹاسک فورس کے سربراہ جارج موریرا دا سلوا نے یورپی پارلیمنٹ کی خارجہ امور کمیٹی کو بتایا کہ بحران عالمی توانائی اور غذائی تحفظ کو متاثر کر رہا ہے، جبکہ خلیج سے کھاد کی درآمد پر انحصار کرنے والے ترقی پذیر ممالک خاص طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے سوڈان، صومالیہ، موزمبیق اور تنزانیہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان ممالک کی کھاد کی 50 سے 60 فیصد ضروریات خلیجی خطے سے پوری ہوتی ہیں۔ دا سلوا کے مطابق بحران کے باعث کھاد کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ اور اس کے استعمال میں کمی آئی ہے، جس سے زرعی پیداوار متاثر ہونے اور غذائی عدم تحفظ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ نے آبنائے ہرمز سے کھاد کی ترسیل جاری رکھنے کے لیے ایک مجوزہ طریقہ کار تیار کیا ہے۔ اس کے تحت شپنگ ایجنسیاں کھاد کی ترسیل کے لیے درخواستیں رجسٹر کریں گی اور منظوری کے بعد اقوام متحدہ متعلقہ فریقوں اور ریاستوں کے ساتھ رابطہ کر کے بحری جہازوں کے لیے محفوظ راستہ یقینی بنانے میں مدد کرے گا۔

زاہدان میں چھ 'دہشت گرد' ہلاک کر دیے، ایران

ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق پاسداران انقلاب نے جمعرات کو ایک ''دہشت گرد گروہ'' کے چھ ارکان کو ہلاک کر دیا۔ یہ ہلاکتیں ایران کے جنوب مشرقی صوبے سیستان و بلوچستان کے دارالحکومت زاہدان میں ہوئیں۔ یہ صوبہ پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر واقع ہے اور منشیات کی اسمگلنگ کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے۔ یہ خطہ اکثر سکیورٹی فورسز اور مسلح گروہوں کے درمیان جھڑپوں کی زد میں رہتا ہے۔ مسلح گروہوں میں سنی عسکریت پسند اور علیحدگی پسند بھی شامل ہیں۔ ارنا کی رپورٹ کے مطابق سکیورٹی فورسز نے دھماکہ خیز مواد بھی ضبط کیا ہے۔ رپورٹ میں ہلاک شدگان کی شناخت ظاہر نہیں کی گئی اور واقعے کی مزید تفصیل بھی نہیں دی گئی۔ تہران بعض مسلح گروہوں پر غیر ملکی طاقتوں سے روابط اور سرحد پار اسمگلنگ میں ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم حال وش نے بتایا کہ جمعرات کی صبح فوجی و سکیورٹی دستوں اور مسلح افراد کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی تھی۔

جنوبی کوریا امریکہ میں 200 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا

واشنگٹن، یکم اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز اعلان کیا ہے کہ جنوبی کوریا امریکی توانائی اور اسٹریٹجک منصوبوں بشمول جوہری توانائی، مائع قدرتی گیس اور قدرتی گیس کے انفراسٹرکچر میں 200 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ان سرمایہ کاریوں پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سائیڈ لائنز پر نیویارک میں جنوبی کوریا کے صدر لی جے میانگ کے ساتھ ان کی حالیہ ملاقات کے دوران اتفاق ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سرمایہ کاریاں، بشمول امریکہ میں آٹھ بڑے پیمانے کے جوہری ری ایکٹرز کی تعمیر کے لیے 120 بلین ڈالر کا جوہری توانائی کا پروگرام، اس 350 بلین ڈالر کے کوریا اسٹریٹجک ٹریڈ اینڈ انویسٹمنٹ ڈیل کے تحت آتی ہیں جو انہوں نے گزشتہ سال صدر لی کے ساتھ طے کی تھی۔ ٹرمپ نے کہا کہ واشنگٹن اور سیول نے 50 بلین ڈالر کے الاسکا ایل این جی منصوبے پر بھی تعاون کرنے پر اتفاق کیا ہے، اور مزید کہا کہ یہ ''الاسکا کے لوگوں کے لیے ایک انقلابی تبدیلی لائے گا۔'' انہوں نے بتایا کہ اس پیکیج میں ٹیکساس کے شہر اینسینل میں 22 بلین ڈالر کا 4.6 گیگاواٹ کا قدرتی گیس سے چلنے والا پاور پروجیکٹ بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا، یہ سودے ہمارے تجارتی معاہدوں کے مرہونِ منت ہیں۔ ہم کوریا کے سرمایہ کاری کے وعدوں کو تعمیرات کے بڑے منصوبوں اور لاکھوں امریکی ملازمتوں میں تبدیل کر رہے ہیں۔

غزہ میں اسرائیلی حملے میں ہلاک 105 فلسطینیوں کی اجتماعی تدفین

غزہ سٹی، یکم اکتوبر (یو این آئی) فلسطینی حکام نے جمعرات کو غزہ سٹی میں 2023 کے اسرائیلی حملے میں ہلاک ہونے والے 105 افراد کی باقیات کی اجتماعی تدفین کی۔ غزہ کی سول ڈیفنس کے مطابق شہدا کی باقیات تابوتوں میں رکھ کر اہل خانہ کی شرکت کے ساتھ جلوس کی شکل میں شیخ رضوان قبرستان لے جائی گئیں۔ یہ افراد 25 اکتوبر 2023 کو یرموک اسکوائر کے علاقے میں اسرائیلی فضائی حملوں میں ہلاک ہوئے تھے۔ حملوں میں کم از کم 20 بم گرائے گئے، جس سے سات منزلہ التاج 3 عمارت اور متعدد رہائشی عمارتیں ملبے میں تبدیل ہو گئیں۔ سول ڈیفنس کے مطابق ملبے سے لاشیں نکالنے کی کارروائی مصری کمیٹی کے تعاون سے کی گئی۔ آپریشن کے ڈائریکٹر عبدالماجد لاوی نے کہا کہ حملے کے وقت لاشوں تک پہنچنا ممکن نہیں تھا کیونکہ سول ڈیفنس کی بھاری مشینری بھی براہ راست نشانہ بنی تھی۔ متاثرہ خاندان کے ایک فرد اسامہ شرف نے بتایا کہ حملے میں ان کے خاندان کے 37 افراد مارے گئے، جن میں ان کے والد، والدہ اور تمام بہن بھائی شامل تھے۔ الجزیرہ کے مطابق گزشتہ سال اکتوبر میں جنگ بندی کے اعلان کے باوجود غزہ میں اسرائیلی حملے جاری ہیں۔ فلسطینی محکمہ صحت کے مطابق جنگ بندی کے بعد اب تک کم از کم 1,431 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ تقریباً 5,000 خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں۔

عراق سے امریکی انخلا 'تاریخی فتح' ہے، پاسداران انقلاب

ایران کے پاسداران انقلاب نے عراق سے امریکی افواج کے انخلا کو ''تاریخی فتح'' قرار دیتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کیا کہ امریکی فوجی مشرق وسطیٰ چھوڑ دیں۔ پاسداران انقلاب نے اپنے سرکاری ذرائع ابلاغ پر جاری بیان میں ''عراق کی باوقار قوم، اسلامی مزاحمت کے متحدہ محاذ اور عالم اسلام کے انقلابی جنگجوؤں کو اس تاریخی فتح پر مبارکباد'' پیش کی۔ بدھ کو امریکہ کی قیادت میں قائم اتحاد نے، جسے 2014ء میں داعش کے خلاف لڑنے کے لیے عراق اور شام میں تعینات کیا گیا تھا، باضابطہ طور پر اپنا مشن ختم کر کے انخلا مکمل کر لیا۔ پاسداران انقلاب نے اپنے بیان میں کہا، ''امریکہ کو خطہ چھوڑ دینا چاہیے اور سلامتی کا انتظام خود اقوام کے سپرد کر دینا چاہیے۔'' بیان میں مزید کہا گیا، ''دو دہائیوں کے قبضے نے ثابت کر دیا کہ امریکی موجودگی نے سلامتی نہیں دی بلکہ وہی مغربی ایشیا میں عدم تحفظ، دہشت گردی اور عدم استحکام کا سرچشمہ تھی۔'' بغداد اور واشنگٹن نے 2024ء میں اتحاد کا مشن بتدریج ختم کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ اس کے بعد اتحادی فوجی ملک بھر کے اڈوں سے مرحلہ وار نکلتے گئے اور ان کی موجودگی شمالی خودمختار کرد علاقے تک محدود رہ گئی۔ عراقی حکومت کا کہنا ہے کہ اتحاد کے انخلا سے وہ جواز ختم ہو گیا ہے جسے ایران نواز طاقتور مسلح دھڑے اپنے ہتھیار رکھنے کے لیے پیش کرتے رہے ہیں۔ جمعرات کو عراقی وزیر اعظم علی الزیدی نے مسلح دھڑوں کے لیے ہتھیار ریاست کے حوالے کرنے کی نئی مہلت 30 جون 2027ء مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

کییف کے اہم پل کے قریب روس کے دو ڈرون حملے

کییف کے میئر ویتالی کلچکو نے جمعرات کو بتایا کہ روس کے دو ڈرون شہر کے مشرقی اور مغربی حصوں کو ملانے والے اہم ''جنوبی پل'' کے سہارا دینے والے حصے کے قریب لگے۔ کلچکو نے ٹیلی گرام پر لکھا، ''فی الحال پل پر میٹرو سروس اور زمینی عوامی ٹرانسپورٹ روک دی گئی ہے۔'' ان کے مطابق ماہرین ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کا جائزہ لینے کے لیے پل کا معائنہ کر رہے ہیں۔ دریائے دنیپر پر واقع یہ پل شہر کی ایک اہم شہ رگ ہے اور اس سے سڑک کی ٹریفک اور میٹرو ٹرینیں دونوں گزرتی ہیں۔ یوکرین کو طویل عرصے سے خدشہ تھا کہ روس دنیپرو کے پلوں کو نشانہ بنائے گا، جو کییف کے اندازاً تیس لاکھ باشندوں کے لیے ''زندگی کی شہ رگ'' ہیں۔ حالیہ مہینوں میں روس نے کییف پر ڈرون اور میزائل حملے تیز کر دیے ہیں، جس سے شہر تقریباً مسلسل الرٹ پر رہتا ہے۔ روس اب جیٹ انجن والے تیز رفتار ڈرون بھی استعمال کر رہا ہے، جنہیں ایرانی شاہد پر مبنی روایتی ڈرونز کے مقابلے میں مار گرانا زیادہ مشکل ہے۔ بدھ کو روس نے کہا کہ اس نے یوکرین کے توانائی کے ڈھانچے کو نشانہ بنایا۔ کییف کے مطابق یہ آنے والے موسم سرما میں بجلی اور حرارتی نظام منقطع کرنے کی متوقع مہم کا پہلا وار ہے۔

سوڈان میں یونیورسٹی ہاسٹل پر آر ایس ایف کا ڈرون حملہ، پانچ ہلاک

الابیض، یکم اکتوبر (یو این آئی) سوڈان کے وسطی شہر الابیض میں کوردوفان یونیورسٹی کے ہاسٹل پر نیم فوجی دستے ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے ڈرون حملے میں کم از کم پانچ شہری ہلاک اور 47 زخمی ہو گئے۔ سوڈان ڈاکٹرس نیٹ ورک کے مطابق حملہ بدھ کو ہوا۔ طبی تنظیم نے اسے شہریوں اور بنیادی شہری ڈھانچے کے خلاف آر ایس ایف کے جاری حملوں کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کی رہائش اور تعلیمی مراکز کو نشانہ بنانا بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ تنظیم نے اقوام متحدہ اور بین الاقوامی انسانی حقوق و امدادی اداروں سے حملے کی مذمت، ذمہ داروں کے احتساب اور زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ شمالی کوردوفان ریاست کے دارالحکومت الابیض میں حالیہ مہینوں کے دوران ڈرون حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔ 20 ستمبر کو بھی آر ایس ایف کے ڈرون حملوں میں شہر کے رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا تھا، جس میں دو افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے تھے۔ سوڈانی حکام اور انسانی حقوق کی تنظیمیں آر ایس ایف پر شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کے الزامات عائد کرتی رہی ہیں۔ آر ایس ایف نے انفرادی الزامات پر عموماً براہ راست ردعمل نہیں دیا، تاہم اس کا کہنا ہے کہ وہ شہریوں کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہے۔ سوڈان میں اپریل 2023 سے فوج اور آر ایس ایف کے درمیان جنگ جاری ہے۔ انسانی امدادی اداروں کے مطابق تنازع میں دسیوں ہزار افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں۔

امریکہ نے جرنیلوں اور ایڈمرلز کی تعداد میں 20 فیصد کمی کر دی

امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے بدھ کو اعلان کیا کہ امریکہ نے جرنیلوں اور ایڈمرلز کی تعداد میں 20 فیصد کمی کر دی ہے۔ ان کے بقول یہ اقدام ''احتساب'' کے لیے ہے۔ ہیگسیتھ نے اشارہ دیا کہ کٹوتیاں ان افسران کے خلاف ہوئیں، جنہوں نے ان کی اس کوشش میں ساتھ نہیں دیا کہ فوج گزشتہ انتظامیہ کی ''ووک'' (لبرل سماجی نظریات کے ناقدین کی اصطلاح) پالیسیوں کے بجائے جنگی صلاحیت پر توجہ دے۔ انہوں نے ان کٹوتیوں کو اپنی کامیابی قرار دیا۔ کوانٹیکو کے فوجی اڈے پر اہلکاروں سے خطاب میں انہوں نے کہا، ''اعداد و شمار کے ماہرین کے مطابق ہم نے پوری فورس میں 10 فیصد جرنیلوں اور ایڈمرلز کو برطرف کیا۔ ہم نے جنرل افسران کی مجموعی اسامیوں میں بھی مزید 10 فیصد کمی کی ہے۔ تو ہاں، ہر سطح پر 20 فیصد کمی۔ میڈیا اسے 'تطہیر' کہتا ہے، میں اسے احتساب کہتا ہوں، جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔'' نچلے درجے کے افسروں اور سپاہیوں سے یہ خطاب ایک سال بعد ہوا ہے، جب انہوں نے اعلیٰ افسران کے سامنے ایسی ہی تقریر میں کہا تھا کہ امریکی فوج ضرورت سے زیادہ بھاری ہے، بائیں بازو کے ''ووک'' نظریات پر حد سے زیادہ توجہ دیتی ہے اور اسے بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بدھ کو انہوں نے کہا کہ جن اعلیٰ افسران نے پچھلی تقریر پر ''مثبت ردعمل'' دیا، وہ ''نئی توجہ، نئے اختیارات اور نظم و ضبط والی فارمیشنز کی قیادت کر رہے ہیں''، جبکہ باقی ''اب یہاں کام نہیں کرتے۔''

ٹرمپ کی معاشی پالیسیوں کی منظوری 26 فیصد کی نئی کم ترین سطح پر

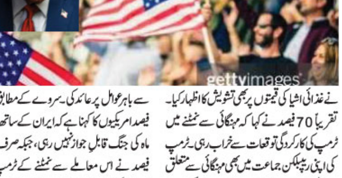

واشنگٹن، یکم اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی معیشت سے نمٹنے کی کارکردگی کی منظوری کی شرح 26 فیصد کی نئی کم ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس-نورک کے تازہ سروے کے مطابق صرف 26 فیصد امریکی بالغوں نے صدر کی معاشی کارکردگی کو منظور کیا۔ سروے میں صرف 17 فیصد افراد نے مہنگائی اور روزمرہ اخراجات سے نمٹنے کے ٹرمپ کے طریقہ کار کی تائید کی، جبکہ 65 فیصد نے کہا کہ مسلسل بلند قیمتوں کی زیادہ ذمہ داری ٹرمپ کی پالیسیوں پر عائد ہوتی ہے۔ ٹرمپ کی معاشی منظوری مارچ 2025 کے مقابلے میں 14 فیصد پوائنٹس کم ہوئی ہے۔ تقریباً نصف امریکیوں نے پٹرول کی قیمت برداشت کرنے کے حوالے سے شدید تشویش ظاہر کی، جبکہ تقریباً اتنی ہی تعداد نے غذائی اشیا کی قیمتوں پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ تقریباً 70 فیصد نے کہا کہ مہنگائی سے نمٹنے میں ٹرمپ کی کارکردگی توقعات سے خراب رہی۔ ٹرمپ کی اپنی ریپبلکن جماعت میں بھی مہنگائی سے متعلق عدم اطمینان پایا گیا، تاہم 67 فیصد ریپبلکنز نے بلند قیمتوں کی زیادہ ذمہ داری صدر کے دائرۂ اختیار سے باہر عوامل پر عائد کی۔ سروے کے مطابق 69 فیصد امریکیوں کا کہنا ہے کہ ایران کے ساتھ سات ماہ کی جنگ قابلِ جواز نہیں رہی، جبکہ صرف 28 فیصد نے اس معاملے سے نمٹنے کے ٹرمپ کے طریقے کی منظوری دی۔ تجارت کے حوالے سے بھی صرف 30 فیصد نے ان کی کارکردگی کو منظور کیا، جبکہ 64 فیصد نے دوسرے ممالک پر عائد ٹیرف کو حد سے زیادہ قرار دیا۔ دوسری جانب امریکی معیشت نے 2026 کی دوسری سہ ماہی میں سالانہ بنیاد پر 2.2 فیصد کی شرح سے ترقی کی۔ محکمہ تجارت کے نظرثانی شدہ اعداد و شمار کے مطابق صارفین کے اخراجات اور کاروباری سرمایہ کاری بھی مضبوط رہی۔ سروے میں مجموعی طور پر تقریباً 30 فیصد امریکیوں نے ٹرمپ کی مجموعی کارکردگی کی منظوری دی، جبکہ تقریباً 60 فیصد نے کہا کہ ان کی دوسری مدت شروع ہونے کے مقابلے میں ملک کی صورتحال اب بدتر ہے۔ اے پی-نورک سروے میں 24 سے 28 ستمبر کے دوران 140,2 امریکی بالغ افراد سے رائے لی گئی۔ سروے میں نمونہ جاتی غلطی کا امکان 2.9 فیصد پوائنٹس ہے۔

مستقبل کی جنگیں، پینٹاگون کے منصوبے میں ایلون مسک کو شامل کرنے کا اعلان

امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے بدھ کو اعلان کیا کہ ٹیک ارب پتی ایلون مسک مستقبل کی جنگوں کا جائزہ لینے والے پینٹاگون کے نئے منصوبے میں قائدانہ کردار ادا کریں گے۔ ورجینیا میں میرین کور بیس کوانٹیکو میں اہلکاروں سے خطاب کرتے ہوئے ہیگسیتھ نے بتایا کہ ''پروجیکٹ میریڈین'' کی مشترکہ قیادت مسک، ڈرون ٹیکنالوجی کے کاروباری پامر لکی اور سابق اسپیکر نیوٹ گنگرچ کریں گے۔ امریکہ کو توقع ہے کہ یہ منصوبہ 120 دن میں اپنے نتائج پیش کر دے گا۔ ہیگسیتھ کے مطابق اس کا مقصد تخلیقی انداز میں مستقبل میں جھانکنا اور ان میدانوں کی نشاندہی کرنا ہے جنہیں ہمیں فتح کرنا ہے اور ان صلاحیتوں کی جن میں ہمیں مہارت حاصل کرنی ہے۔ انہوں نے خودکار جنگ کا بھی ذکر کیا، یعنی ایسے ہتھیار اور مصنوعی ذہانت کے نظام، جو براہ راست انسانی مداخلت کے بغیر کام اور حملے کر سکیں۔ ان کا کہنا تھا، ''ہمیں آنے والی دہائیوں تک میدان جنگ پر تکنیکی اور فوجی برتری کے لیے مستقبل کی طرف دیکھنا ہو گا۔'' انہوں نے امریکی فوج میں خودکار اور روبوٹک نظاموں کا استعمال بڑھانے کے لیے ایک نئی چار ستارہ ''خودکار جنگی کمان'' کے قیام کا اعلان بھی کیا۔ خودکار ہتھیاروں کا معاملہ حال ہی میں پینٹاگون اور امریکی مصنوعی ذہانت کمپنی اینتھروپک کے تنازع میں سامنے آیا تھا۔

اسپین میں رہائشی بحران کے خلاف احتجاج، میڈرڈ میں ایک ہزار سے زائد خیمے نصب

میڈرڈ، یکم اکتوبر (اسپوتنک/یو این آئی) اسپین میں رہائشی بحران کے خلاف احتجاج میں شدت کے درمیان میڈرڈ کے پورتا ڈیل سول چوک میں احتجاجی کیمپ میں خیموں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہے اور مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ اطلاع ریا نووستی کے نمائندے نے دی۔ میڈرڈ میں رہائشی بحران کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج 87 سالہ ماری کارمن آباسکال کوان کے کرائے کے مکان سے بے دخل کیے جانے کے بعد شروع ہوا۔ اس کے ردعمل میں ہسپانوی حکومت نے کرایہ داروں کے تحفظ کے لیے دو فرمان منظور کیے، جن میں بے دخلی سے تحفظ میں توسیع اور کرایہ داری کے معاہدوں کی خودکار تجدید سمیت متعدد اقدامات شامل ہیں۔ پارلیمنٹ کے ایوان زیریں، کانگریس آف ڈپٹیز میں ان فرمانوں پر جمعہ کو غور کیا جائے گا۔ کرایہ داروں کی تنظیم سندیکاتو دے انکولیناس کے رضاکاروں نے ریا نووستی کو بتایا کہ بدھ کی شام تک چوک میں تقریباً 1,200 خیمے نصب کیے جا چکے تھے۔ خیموں نے پورتا ڈیل سول کے تقریباً پورے مرکزی حصے کو گھیر لیا ہے۔ احتجاجی کیمپ میٹرو کے داخلی راستوں تک پہنچ گیا ہے اور آہستہ آہستہ ملحقہ آرینال اور پریسیادوس سڑکوں کی جانب بھی پھیل رہا ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ وہ جمعہ تک ہسپانوی دارالحکومت کے مرکز میں موجود رہیں گے، جب کانگریس آف ڈپٹیز حکومت کے منظور کردہ ان فرمانوں پر ووٹنگ کرے گی۔

فلائی دبئی کے طیارے میں کاک پٹ چاقوزنی کی تحقیقات کا حکم

دبئی، یکم اکتوبر (یو این آئی) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے دبئی سے تل ابیب جانے والی فلائی دبئی کی پرواز میں پائلٹ پر چاقو سے حملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ حکام اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آیا یہ واقعہ دہشت گردانہ سرگرمی سے منسلک تھا یا پہلے سے اس کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ متحدہ عرب امارات کے اٹارنی جنرل حمد سیف الشمسی نے بدھ کو فلائٹ ایف زیڈ 1073 میں پیش آنے والے واقعے کی تحقیقات کا حکم دیا۔ کاک پٹ میں جھگڑے کے بعد طیارے کا رخ سعودی عرب کے تبوک کی جانب موڑ دیا گیا تھا۔ متحدہ عرب امارات کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے جمعرات کو بتایا کہ تحقیقات میں واقعے کے حالات اور محرکات کا جائزہ لیا جائے گا، جس میں یہ بھی معلوم کیا جائے گا کہ آیا اس کا دہشت گردانہ سرگرمی سے کوئی تعلق تھا یا اس کے پیچھے پہلے سے کوئی منصوبہ بندی یا ہدایت کارفرما تھی۔ یو اے ای نے کہا کہ طیارہ ملک میں رجسٹرڈ اور اسی کے پرچم کے تحت پرواز کرتا ہے، اس لیے اس کے عدالتی حکام کو تحقیقات کا اختیار حاصل ہے۔ اماراتی حکام کے مطابق ملکی قانون کسی طیارے میں کیے گئے جرائم پر بھی لاگو ہوتا ہے، خواہ وہ ملک کی سرحدی حدود سے باہر ہی کیوں نہ پیش آئے ہوں۔ فلائی دبئی نے کہا کہ کاک پٹ میں جھگڑا ہوا تھا، جس کے بعد طیارے کا رخ تبوک کی جانب موڑ دیا گیا جہاں اس نے بحفاظت لینڈنگ کی۔ ایئر لائن نے کہا کہ واقعے کی وجوہات ابھی معلوم نہیں اور تحقیقات جاری رہنے کے دوران قبل از وقت قیاس آرائیوں سے گریز کیا جائے۔ یو اے ای کی جنرل سول ایوی ایشن اتھارٹی نے کہا کہ پرواز کو ایک سکیورٹی واقعے کا سامنا ہوا جس پر قابو پا لیا گیا۔ اسرائیلی حکام کے مطابق دورانِ پرواز معاون پائلٹ نے ہندوستانی شہری کیپٹن سمیت مجھر پر حملہ کیا اور کاک پٹ میں انہیں چاقو مارا۔ اس کے بعد طیارہ 30 سیکنڈ سے بھی کم وقت میں تقریباً 14 ہزار فٹ نیچے آ گیا، تاہم مسافروں اور عملے نے مداخلت کی۔ مسافروں اور عملے کے ارکان نے کاک پٹ میں داخل ہو کر معاون پائلٹ پر قابو پا لیا، جبکہ فلائی دبئی کے دو دیگر پائلٹ، جو اسی پرواز میں مسافروں کے طور پر سفر کر رہے تھے، نے طیارے کا کنٹرول دوبارہ حاصل کرنے میں مدد کی، جس کے بعد اسے تبوک میں بحفاظت اتارا گیا۔ بعد میں مسافر متبادل فلائی دبئی طیارے کے ذریعے تل ابیب پہنچے۔ واقعے کے 10 گھنٹے سے زائد وقت بعد وہ اپنی منزل پر پہنچ سکے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل حملے کے پس پردہ محرکات کا پتہ لگانے کی کوشش کرے گا، جس میں یہ بھی معلوم کیا جائے گا کہ آیا معاون پائلٹ کے کوئی ساتھی تھے یا ایران اس میں ملوث تھا۔ نیتن یاہو نے فوکس نیوز کو انٹرویو میں کہا، ہم اس حملہ آور کے معاملے کی تہہ تک پہنچیں گے، یہ بھی معلوم کریں گے کہ آیا اس کے کوئی ساتھی تھے اور آیا ایران اس کے پیچھے تھا۔ میرے خیال میں ہمیں بہت جلد اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایران کے ممکنہ ملوث ہونے کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا، یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے۔ حملہ آور پائلٹ سے اس وقت سعودی عرب میں تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

گاندھی اور شاستری کی زندگی و نظریات پر طلبہ نے پیش کی تقاریر

گورنر آنندی بین پٹیل نے محنت، نظم و ضبط اور اظہارِ خیال پر دیا زور

لکھنؤ: 01 اکتوبر۔ اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی تحریک، رہنمائی اور باوقار موجودگی میں آج جن بھون واقع آدرش ثانوی اسکول کے طلبہ کی جانب سے بابائے قوم مہاتما گاندھی جی اور سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری جی کی شخصیت اور کارناموں پر مبنی تقریری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں طلبہ نے دونوں عظیم قومی رہنماؤں کی زندگی، جدوجہد، نظریات اور قوم کی تعمیر میں ان کے تعاون پر اپنے خیالات پیش کیے۔ مہاتما گاندھی جی کی زندگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے طلبہ نے ان کے سچائی اور عدم تشدد کے اصولوں کو آزادی کی تحریک کی بنیادی طاقت قرار دیا۔ طلبہ نے جنوبی افریقہ میں ان کی جدوجہد سے لے کر ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں ان کے تعاون تک کے مختلف واقعات کا ذکر کیا۔ اسی سلسلے میں طلبہ نے سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری جی کی زندگی اور ملک کی خدمت پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بچوں نے شاستری جی کی سادہ زندگی، ایمانداری، انکساری، نظم و ضبط اور فرض شناسی کو ان کی شخصیت کی اہم خصوصیات کے طور پر بیان کیا۔ اس موقع پر گورنر نے طلبہ کی تقریروں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ بچوں نے آج اچھی کوشش کی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو اپنی تقریر کی پہلے سے تیاری کرنے اور موضوع کو سمجھ کر اپنے ذہن سے بولنے کے لیے تحریک دی۔ انہوں نے اساتذہ سے کہا کہ طلبہ کو مہاتما گاندھی جی اور لال بہادر شاستری جی کی زندگی اور کاموں کو واقعات اور زمانی ترتیب کے مطابق تیار کرایا جانا چاہیے۔ گورنر نے کہا کہ طلبہ کو یہ معلومات ہونی چاہیے کہ گاندھی جی نے کب اور کس صورتحال میں کون سی تحریک چلائی، اس کا مقصد کیا تھا اور آزادی کی تحریک پر اس کا کیا اثر پڑا۔ طلبہ میں موضوع کی سمجھ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی بات مؤثر طریقے سے پیش کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی جانی چاہیے۔ انہوں نے اساتذہ کو بچوں کی اظہار کی صلاحیت، خود اعتمادی اور عمومی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے مسلسل کوشش کرنے کی ہدایات دیں۔ گورنر نے کہا کہ دسویں جماعت کے طلبہ کا نتیجہ صد فیصد آنا چاہیے۔ کمزور طلبہ کی شناخت کر کے ان کے لیے اضافی کلاسوں اور خصوصی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ انہوں نے اسکول میں طلبہ کی صد فیصد حاضری یقینی بنانے کے لیے بھی ضروری کوشش کرنے کو کہا۔ گورنر نے بچوں کی صحت پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ جن بھون اسپتال کی جانب سے فراہم کی گئی ابتدائی طبی امداد کی کٹ کے استعمال کے سلسلے میں اسکول میں مقرر تمام اساتذہ کو ضروری تربیت دی جائے۔ کسی بچے کے بیمار ہونے پر اسکول میں دستیاب سہولیات کے ذریعے ضروری ابتدائی طبی امداد یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کی صحت کی باقاعدہ نگرانی تعلیمی نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔ انہوں نے اساتذہ کو طلبہ کے ہوم ورک کی باقاعدگی سے جانچ کرنے کی ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ اساتذہ جتنے چوکس اور فعال رہیں گے، بچے بھی اتنے ہی نظم و ضبط کے پابند اور چوکس رہیں گے۔ طلبہ سے بات چیت کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ یہ عمر محنت اور جدوجہد کرنے کا وقت ہے۔ مہاتما گاندھی جی نے بھی عام ماحول سے آگے بڑھ کر اپنے پختہ عزم، نظم و ضبط اور مسلسل محنت سے ملک اور دنیا کو سمت دی۔ انہوں نے بچوں کو تحریک دیتے ہوئے کہا کہ اگر زندگی میں آگے بڑھنا ہے تو محنت کرنا ہی ہوگا۔ جو بات سمجھ میں نہ آئے، اسے بلا جھجک استاد سے دوبارہ پوچھیں اور موضوع کو پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ گورنر نے کہا کہ گاندھی جی نے صفائی کو اپنی زندگی اور سماجی فکر میں خصوصی اہمیت دی۔ طلبہ کو اپنے اردگرد کے ماحول کے ساتھ ساتھ خود اپنی صفائی کا بھی باقاعدگی سے خیال رکھنا چاہیے۔ انہوں نے اساتذہ سے کہا کہ استاد کا کام صرف طلبہ کو نصاب پڑھانا نہیں ہے بلکہ ان کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کام کرنا بھی ہے۔ بچوں کو اچھا، صاف ستھرا، صحت مند، نظم و ضبط کا پابند اور حساس شہری بنانا بھی اسکول اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔ گورنر نے اسکول میں فراہم کیے جانے والے کھانے کے معیار پر بھی توجہ دینے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ خود کھانے کے معیار کی جانچ کریں اور یہ یقینی بنائیں کہ بچوں کو مقررہ مینو کے مطابق ہی غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کیا جائے۔ گورنر نے کہا کہ جن بھون میں منعقد ہونے والے نوراتری اور گربا پروگرام میں بچے اپنے اہل خانہ کے ساتھ شرکت کریں۔ اس موقع پر خواتین بہبود، اطفال ترقی اور غذائیت کی وزیر محترمہ بےبی رانی موریہ، خصوصی افسر گورنر (ایڈیشنل چیف سکریٹری سطح) ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے سمیت جن بھون کے افسران و ملازمین اور اسکول کے اساتذہ و طلبہ موجود رہے۔

یوپی میں یوگی آدتیہ ناتھ نے تیار کیا 'ون ڈسٹرکٹ، ون مافیا' کا ماڈل، کانگریس کا سنگین الزام

یوپی پولیس کے بارے میں الہ آباد ہائی کورٹ کے انتہائی سخت تبصرے پر کانگریس نے ریاستی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اس معاملے پر کانگریس لیڈران راجندر پال گوتم، ابھے دوبے اور عمران مسعود نے پریس کانفرنس کی۔ کانگریس دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ایس سی ڈپارٹمنٹ کے قومی صدر راجندر گوتم نے کہا کہ "سپریم کورٹ اور الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی پولیس کو لے کر انتہائی سخت تبصرے کیے ہیں۔ جسٹس سنجے کمار اور جسٹس سنجیو سچدیوا کی بنچ نے مجرمانہ معاملات کی جانچ میں یوپی پولیس کے طریقۂ کار پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ عدالت نے اپنے تبصروں میں یوپی میں بی جے پی کی حکومت کے دوران جاری بدانتظامی کا ذکر کیا ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ یوپی پولیس کو تحلیل کر دینا چاہیے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "بی جے پی کی حکومت میں جرائم پیشہ افراد اور اقتدار کے درمیان گٹھ جوڑ دلتوں، متاثرین اور استحصال زدہ لوگوں کے خلاف ہے اور بااثر افراد کے لیے کام کرتا ہے۔ یوپی میں اوسطاً روزانہ 9 قتل، 10 اقدام قتل، عصمت دری کے 9، اغوا کے 33 اور تقریباً 235 پرتشدد جرائم کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔" راجندر پال گوتم نے کہا کہ "لوگوں نے موٹر سائیکل سوار ایک مجرم کو پکڑ کر اسے یوپی پولیس کے حوالے کیا، لیکن پولیس نے اسے 'نامعلوم' لکھ دیا۔ عدالت میں جب یہ معاملہ گیا تو سی سی ٹی وی فوٹیج مانگی گئی جس پر جواب دیا گیا کہ کیمرے بند ہیں۔ جبکہ پیمنٹ ہونے کے بعد بھی کئی علاقوں میں سی سی ٹی وی نہیں لگایا گیا۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے تو یوپی پولیس کو 'جھوٹوں کا جھنڈ' تک کہہ دیا۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "عام آدمی جرم کرے تو فوراً مقدمہ درج ہوتا ہے، لیکن اگر پولیس ہی جرم کرے تو کارروائی کون کرے گا؟ عدالت نے اس معاملے میں ایس ایچ او پر پنالٹی لگاتے ہوئے کہا کہ کیا ہر معاملے میں جانچ کرائم برانچ یا سی بی آئی کو دینی پڑے گی؟"

SKD اکیڈمی گومتی نگر میں بچوں کو POCSO ایکٹ کے بارے میں آگاہ کیا گیا

لکھنؤ: 01 اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، لکھنؤ کے زیر اہتمام آج مورخہ یکم اکتوبر 2026 کو ایس کے ڈی اکیڈمی اسکول، گومتی نگر، لکھنؤ میں ایک خصوصی بیداری کیمپ کا انعقاد کیا گیا اور طلباء کو POCSO (پروٹیکشن آف چلڈرن فرام سیکسوئل آفنس ایکٹ) قانون کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئی۔ یہ کیمپ معزز ڈسٹرکٹ جج / چیئرمین، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، لکھنؤ کی رہنمائی میں اور سکریٹری جناب کنور متریش سنگھ کشواہا کی صدارت میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ایس کے ڈی اکیڈمی کے پرنسپل، تمام اساتذہ، وتسالیہ سنستھا کے ڈاکٹر نیلم سنگھ اور پیرا لیگل رضا کار موجود تھے۔ سکریٹری جناب کنور متریش سنگھ کشواہا نے وضاحت کی کہ کیمپ کا بنیادی مقصد بچوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنا اور انہیں ان کے حقوق سے آگاہ کرنا ہے۔ آسان اور قابل فہم زبان میں، اس نے بچوں کو "گڈ ٹچ" اور "بیڈ ٹچ" کے درمیان فرق سمجھا دیا اور بتایا کہ وہ کس طرح کسی بھی ناخوشگوار یا غیر آرام دہ صورت حال کی صورت میں اپنے والدین، اساتذہ یا براہ راست حکام کے پاس بلا خوف شکایت درج کر سکتے ہیں۔ انہوں نے انہیں POCSO-2012 کی اہم دفعات، بچوں کے حقوق، خواتین اور بچوں کے تحفظ سے متعلق قانونی انتظامات اور قانون کی خلاف ورزی کے قانونی نتائج کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں بچوں کو قانون کی بنیادی معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ کئی بار شعور کی کمی کی وجہ سے بچے استحصال کا شکار ہو جاتے ہیں اور خوف یا ہچکچاہٹ کی وجہ سے بتانے سے قاصر رہتے ہیں۔

غیر سرکاری امداد یافتہ کالجوں کے اساتذہ کے مسائل کو لے کر تحریک چلائی جائے گی: پروفیسر پردیپ کمار سنگھ

لکھنؤ، یکم اکتوبر۔ اتر پردیش یونیورسٹی مہاودیالیہ ٹیچر مہاسنگھ (فپوکٹا) کی جانب سے آج ایک پریس کانفرنس میں فیڈریشن کے عہدیداران نے مشترکہ طور پر بیان جاری کیا اور امداد یافتہ کالجوں کے اساتذہ کے مختلف مسائل سے متعلق مطالبات کے خط اور مستقبل میں چلائی جانے والی تحریک کی حکمت عملی کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں اعلیٰ تعلیمی اساتذہ کی تحریک میں ڈھائی دہائی قبل بعض وجوہات کی بنا پر ایک بڑا بکھراؤ ہوا تھا، جس کے نتیجے میں اساتذہ کی تحریک دو دھڑوں FUPUCTA اور FUPUCTA (رجسٹرڈ) میں تقسیم ہو گئی تھی۔ ڈھائی دہائی بعد آج پھر FUPUCTA کی دونوں تنظیموں کا انضمام اور متحدہ عاملہ کا تشکیل پانا انتہائی خوش آئند اور اساتذہ کی تحریک کے لیے نئی توانائی فراہم کرنے والا ہے۔ انضمام کے بعد فیڈریشن کی انتظامی عاملہ کی فہرست کو ڈپٹی رجسٹرار فرمز، سوسائٹیز اینڈ چٹس، لکھنؤ کی جانب سے رجسٹرڈ/منظوری دے دی گئی ہے۔ موجودہ وقت میں اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تعلیمی اساتذہ کی تحریک متعدد سنگین چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہے۔ ایسی صورت حال میں اساتذہ کے حقوق، احترام اور مفادات کے مؤثر تحفظ کے لیے ایک مضبوط، منظم، جدوجہد کرنے والی، جمہوری اور مؤثر اساتذہ کی تنظیم کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ ایسے وقت میں فپوکٹا کے دونوں دھڑوں کا ایک ہو جانا یہ اعتماد پیدا کرتا ہے کہ اتر پردیش کی اساتذہ کی تحریک کو نئی سمت، نئی طاقت اور وسیع اتحاد فراہم ہوگا اور اساتذہ کے تعلیمی، پیشہ ورانہ اور ملازمت سے متعلق مفادات کے زیادہ مؤثر طریقے سے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ فپوکٹا (رجسٹرڈ) اور فپوکٹا نے اپنی اپنی انتظامی عاملاؤں سے اس انضمام کی تجویز منظور کرانے کے بعد ایک طویل عمل مکمل کرتے ہوئے دونوں تنظیموں کو ملا کر متحدہ انتظامی عاملہ تشکیل دی۔ اس متحدہ انتظامی عاملہ کو ڈپٹی رجسٹرار فرمز، سوسائٹیز اینڈ چٹس، لکھنؤ منڈل، لکھنؤ کی جانب سے رجسٹرڈ/منظور کرنے کی کارروائی بھی مکمل کر لی گئی۔ اس متحدہ عاملہ کو ممکن بنانے کے لیے فپوکٹا رجسٹرڈ نے اپنے آئین میں ترمیم کی اور اس کے تمام عہدیداران نے خوش دلی سے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا، جس سے متحدہ عاملہ کے لیے راستہ ہموار ہو سکا۔ ڈاکٹر ہریندر کمار رائے، سرپرست، ڈاکٹر وریندر سنگھ چوہان، صدر، ڈاکٹر ہمانشو سنگھ، نائب صدر، ڈاکٹر شری پرکاش یادو، نائب صدر، ڈاکٹر پردیپ شرما، نائب صدر، ڈاکٹر اجے کمار مشرا، نائب صدر، ڈاکٹر ارچنا دکشت، نائب صدر (خواتین)، ڈاکٹر پردیپ کمار سنگھ، جنرل سکریٹری، ڈاکٹر ٹی۔ ایس۔ چوہان، تنظیمی سکریٹری، ڈاکٹر ڈی۔ سی۔ کٹیار، جوائنٹ سکریٹری، ڈاکٹر گنگیش دکشت، جوائنٹ سکریٹری، ڈاکٹر روی چورسیا، جوائنٹ سکریٹری، ڈاکٹر امیت کمار رائے، جوائنٹ سکریٹری، ڈاکٹر ونیتا دوبے، جوائنٹ سکریٹری (خواتین) ڈاکٹر انیل یادو، خزانچی۔ ڈاکٹر منیش ہندوی، دفتر سکریٹری و میڈیا انچارج، ڈاکٹر ڈی۔ سی۔ ڈی۔ آر۔ پانڈے، معاون سکریٹری۔ ڈاکٹر شیو راج سنگھ، زونل سکریٹری، ڈاکٹر بھارتندو مشرا، زونل سکریٹری، ڈاکٹر شیو کمار سنگھ، زونل سکریٹری، ڈاکٹر آر۔ ایس۔ یادو، زونل سکریٹری، ڈاکٹر راکیش کمار، زونل سکریٹری، اس پریس کانفرنس سے اتر پردیش یونیورسٹی مہاودیالیہ ٹیچر مہاسنگھ (FUPUCTA) کے سرپرست ڈاکٹر ہریندر کمار رائے، صدر پروفیسر وریندر سنگھ چوہان، جنرل سکریٹری پروفیسر پردیپ کمار سنگھ اور تنظیمی سکریٹری ڈاکٹر ٹی۔ ایس۔ چوہان نے خصوصی طور پر خطاب کیا۔ اس پریس کانفرنس میں ان کے علاوہ نائب صدر ڈاکٹر پردیپ شرما، نائب صدر ڈاکٹر ہمانشو سنگھ، نائب صدر ڈاکٹر شری پرکاش یادو، نائب صدر ڈاکٹر اجے کمار مشرا، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر گنگیش دکشت، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر امیت کمار رائے، زونل سکریٹری ڈاکٹر راکیش کمار، دفتر سکریٹری و میڈیا انچارج جناب منیش ہندوی، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر ڈی۔ سی۔ کٹیار، نائب صدر خواتین ڈاکٹر ارچنا دکشت موجود رہے۔

دفاعی لیکھا محکمے نے 279 واں یوم تاسیس شاندار طریقے سے منایا

لکھنؤ: وزارتِ دفاع کے تحت کام کرنے والے حکومتِ ہند کے سب سے قدیم شعبوں میں سے ایک، دفاعی لیکھا محکمے (Defence Accounts Department) کا 279 واں یوم تاسیس 1 اکتوبر 2026 کو ریجنل ٹریننگ سینٹر، لکھنؤ کے رامائن پریکشا گرہ (Ramayan Auditorium) میں نہایت تزک و احتشام اور وقار کے ساتھ منایا گیا۔ یومِ تاسیس کی شام سے قبل 'سوچھتا ہماری ذمہ داری' مہم، 'آیورویدڈے' کے موقع پر ایک خصوصی سیمینار اور 'بلڈ ڈونیشن کیمپ' کا اہتمام کیا گیا، جس میں محکمے کے تمام افسران اور ملازمین نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ مختلف ثقافتی اور ورزشی مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی، پرنسپل کنٹرولر آف ڈیفنس اکاؤنٹس (PCDA) جناب سنجے کمار چودھری نے دفتر کے افسران اور ملازمین کے لیے تزئین و آرائش شدہ نئے کینٹین/ریفریشمنٹ روم کا افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے محکمے کے معتبر ہندی میگزین 'رکشا لیکھا بھارتی' کے 18 ویں ایڈیشن کا شاندار اجراء بھی کیا۔ پروگرام کے اختتام پر پرنسپل کنٹرولر سنجے کمار چودھری نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکاء کو انعامات سے نوازا۔ انہوں نے محکمے کی شاندار تاریخ، باہمی اتحاد اور کام سے لگن کی تعریف کی۔ اس تقریب میں انڈین ڈیفنس اکاؤنٹس سروس کے سابق سینئر افسران سمیت مینک بشٹ (انٹیگریٹڈ فنانشل ایڈوائزر)، پشکر راج بھارتی اور چندر پرکاش (ایڈیشنل کنٹرولر)، ہمانشو ترپاٹھی (جوائنٹ انٹیگریٹڈ فنانشل ایڈوائزر)، کے۔ ہری پریتی (ڈپٹی کنٹرولر)، نیز اسسٹنٹ کنٹرولرز سوارنم، اجے کمار اگروال، کرن سنگھ، سنجے ٹگا اور ایس کے گپتا خاص طور پر موجود رہے۔

غصے سے بھڑک اٹھے لکھنؤ یونیورسٹی کے طلبا، کھانے میں بچھو کا الزام لگاتے ہوئے احتجاج

لکھنؤ: یکم اکتوبر (پی این ایس) لکھنؤ یونیورسٹی (LU) کے طلباء بدھ کو میس کھانے کے ناقص معیار پر غصے میں آ گئے۔ کیلاش ہاسٹل کے طلباء نے منگل کی رات احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ ان کا الزام ہے کہ پہلے کھانے میں کیڑے پائے گئے اور پھر بدھ کی دوپہر کو ایک بچھو ملا۔ اس واقعہ کے بعد مشتعل طلباء وائس چانسلر کے دفتر پہنچے اور یونیورسٹی کے گیٹ نمبر 1 پر شام دیر گئے تک شدید احتجاج کیا۔ طلباء کا کہنا ہے کہ بارہا شکایات کے باوجود کوئی بہتری نہیں آئی۔ منگل کی رات دیر گئے میس کا کھانا کھانے سے پانچ طالب علم بیمار ہو گئے، اور انہیں پیٹ کی خرابی اور دیگر مسائل کے ساتھ ہسپتال لے جایا گیا۔ ایک ہفتہ قبل انہوں نے اس معاملے پر وائس چانسلر سے بات چیت کی لیکن صورتحال جوں کی توں ہے۔ یونیورسٹی میں گزشتہ دو ہفتوں سے کھانے کے معیار پر عدم اطمینان پایا جاتا ہے۔ کیلاش اور نیو کیمپس کے طلباء نے میس فوڈ کے ناقص معیار کے خلاف احتجاج بھی کیا۔ طلباء کا الزام ہے کہ بار بار شکایت کے باوجود دکاندار کے خلاف کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ کل رات دیر گئے، LU نے میس کو معطل کر دیا۔ یہ حکم چیف پرووسٹ آشیش او ستھی نے جاری کیا۔ وہ جائے وقوعہ پر پہنچے اور طلبہ سے احتجاج ختم کرنے کو کہا۔ یہ پابندی صرف کیلاش ہاسٹل میس پر لگائی گئی تھی۔

مرادآباد کی مصطفیٰ مسجد کے خلاف ایم ڈی اے نے وجہ بتاؤ نوٹس واپس لیا

لکھنو: یکم اکتوبر (پی این ایس) مرادآباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) نے پاکبڑا، مرادآباد میں واقع مصطفیٰ مسجد کے خلاف جاری کیا گیا وجہ بتاؤ نوٹس واپس لے لیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت کے دوران اتھارٹی نے تسلیم کیا کہ یہ نوٹس واضح نہیں تھا۔ عدالت نے اس بیان کو ریکارڈ میں لیتے ہوئے عرضی نمٹا دی۔ یہ معاملہ مسجد کے متولی ذیشان احمد فرید کی جانب سے دائر کی گئی رٹ عرضی کی سماعت کے دوران سامنے آیا۔ انہوں نے ایم ڈی اے کی جانب سے 21 اگست کو اتر پردیش اربن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 1973 کی دفعہ 27(1) کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کو چیلنج کیا تھا۔ جسٹس سدھارتھ ورما اور جسٹس کنال روی سنگھ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے 28 ستمبر کو معاملے کی سماعت کی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل ایم سی چترویدی نے عدالت کو بتایا کہ سابقہ نوٹس مبہم ہونے کی وجہ سے واپس لے لیا گیا ہے اور قانون کے مطابق نیا نوٹس جاری کیا جائے گا۔ عدالت نے اس بیان کو ریکارڈ میں لے لیا اور رٹ عرضی نمٹا دی۔ عرضی گزار نے مؤقف اختیار کیا تھا کہ نوٹس میں معاملے سے متعلق کئی اہم قانونی اور دستاویزی پہلوؤں کو واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا تھا۔ عرضی میں یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ قانونی طریقہ کار پر عمل کیے بغیر مسجد کے خلاف کسی بھی طرح کی مسماری یا جبری کارروائی نہ کی جائے۔ مصطفیٰ مسجد سے متعلق قانونی کارروائی جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی رہنمائی میں کی جا رہی ہے۔ وکیل محمد طاہر حکیم، وکیل محمد نظام پاشا اور جمعیت علماء ہند گجرات کے جنرل سکریٹری پروفیسر نصیر احمد انصاری نے قانونی کارروائی کی تیاری اور پیروی میں حصہ لیا۔ مسجد کی جانب سے الہ آباد ہائی کورٹ میں سینئر وکیل ششی نندن اور ایڈووکیٹ آن ریکارڈ آدتیہ پریہار پیش ہوئے۔ 24 ستمبر کو ہونے والی سماعت کے دوران مقامی انتظامیہ نے بھی عدالت کو یقین دلایا تھا کہ عدالت کے حکم کے بغیر مسجد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس پیش رفت پر جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ سابقہ نوٹس واپس لیا جانا ایک اہم پیش رفت ہے، تاہم اس معاملے میں قانونی عمل ابھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہماری قانونی کوشش صرف ایک مسجد کے تحفظ تک محدود نہیں ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھی ہے کہ کسی شہری یا مذہبی مقام کے خلاف کوئی بھی کارروائی قانونی طریقہ کار اور عدالتی ہدایات کے مطابق ہی کی جائے۔" مولانا مدنی نے کہا کہ مذہبی مقامات سے متعلق معاملات میں خاص احتیاط اور حساسیت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

بزرگوں کے تجربے اور برکتوں سے معاشرہ مالا مال ہوگا: جناب اسیم ارون

لکھنؤ: 01 اکتوبر 2026 بزرگ شہریوں کے تعاون، جن کے تجربات نے نسلوں کی رہنمائی کی ہے اور جن کی برکات نے خاندانوں کی خوشی کو یقینی بنایا ہے، کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے محکمہ سماجی بہبود، ہیلپ ایج انڈیا اور بزرگ شہریوں کی مہاسبھا کے مشترکہ زیر اہتمام عالمی یوم معمر افراد کے موقع پر ایک خصوصی اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جمعرات کو گومتی نگر کے بھاگیداری بھون میں منعقدہ پروگرام میں مہمان خصوصی، سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب اسیم ارون نے محترمہ للتی دیوی، محترمہ دانی کپور اور جسٹس (ریٹائرڈ) شری کملیشور ناتھ جنہوں نے 100 سال کی عمر مکمل کر لی ہے کو شتایو سمان (صد سالہ اعزاز) پیش کیا۔ چار بزرگ شہریوں بشمول جناب ونود کمار شکلا، جناب للت سنگھ پوکھریا، معروف مورخ اور مصنف ڈاکٹر روی بھٹ اور ڈاکٹر کشن ویر سنگھ شاکیہ کو سینئر اچیور ایوارڈ سے نوازا گیا۔ وزیر مملکت جناب اسیم ارون نے کہا کہ معاشرہ بزرگ شہریوں کے تجربات اور برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔ وہ ہمارے تجربات، ثقافت اور اقدار کا انمول خزانہ ہیں۔ ان کا احترام کرنا ہماری سماجی ذمہ داری ہے اور اسے ہمارے طرز زندگی کا حصہ بننا چاہیے۔ ریاستی حکومت بزرگ شہریوں کی صحت، حفاظت، وقار اور سماجی تحفظ کے لیے پابند عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی دیکھ بھال کی معیشت کو روزگار اور سماجی تحفظ سے جوڑنے کے لیے کام کیا جا رہا ہے، بزرگوں کی دیکھ بھال کے لیے تربیت یافتہ دیکھ بھال کرنے والوں کی دستیابی میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ والدین اور بزرگ شہریوں کی دیکھ بھال اور بہبود ایکٹ اور بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے قومی اولڈ ایج پنشن اسکیم موجود ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی سربراہی میں تمام 75 اضلاع میں مینٹیننس ٹریبونل قائم کیے گئے ہیں۔ پروگرام میں محکمہ کے اولڈ ایج ہوم کی سہولیات پر ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔ بی ڈی اے برانچ کے بچوں نے 'اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھاؤ' گانے پر ثقافتی پریزنٹیشن دیا۔ نوجوانوں نے بزرگ شہریوں کا احترام کرنے کا عہد بھی کیا۔ پروگرام میں سماجی بہبود کے ڈائریکٹر جناب سنجیو سنگھ، ہیلپ ایج انڈیا کے ریاستی سربراہ جناب انوپ پنت، شیڈیولڈ کاسٹ ٹرائب کمیشن کے چیئرمین جناب بیجناتھ راوت، جوائنٹ ڈائریکٹر جناب آر پی سنگھ، ضلع سماجی بہبود افسر محترمہ انامیکا سنگھ اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔

'کلوزر رپورٹ پر اعتراض نہ کرنا بدانتظامی نہیں'

الہ آباد ہائی کورٹ نے آئی اے ایس افسر کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی کو کیا مسترد

لکھنؤ: یکم اکتوبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے سی بی آئی کی کلوزر رپورٹ پر اعتراض نہ کرنے کی بنیاد پر ایک آئی اے ایس افسر کے خلاف شروع کی گئی محکمانہ کارروائی کو منسوخ کر دیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ کسی افسر کے خلاف بدتمیزی کا الزام صرف اسی صورت میں ٹھہر سکتا ہے جب اس نے جان بوجھ کر ایک قائم، واضح اور قطعی اصول کی خلاف ورزی کی ہو۔ محکمانہ توقعات کے مطابق فیصلہ نہ کرنے کو محض بدتمیزی نہیں سمجھا جا سکتا۔ جسٹس آلوک ماتھر اور امیتابھ کمار رائے کی بنچ نے آئی اے ایس افسر راجیش کمار سنگھ کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے، سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، لکھنؤ کے 19 دسمبر 2025 کے حکم کو بھی مسترد کر دیا۔ عدالت نے چارج شیٹ، محکمانہ کارروائی، اور اسی کی بنیاد پر منظور کیے گئے تمام تعزیری احکامات کو منسوخ کر دیا، اور درخواست گزار کو 12 ہفتوں کے اندر تمام سروس مراعات، ترقیوں اور مالیاتی فوائد میں بحال کرنے کی ہدایت کی۔ یہ کیس اس وقت سے متعلق ہے جب درخواست گزار مرکزی حکومت کے محکمہ بھاری صنعت میں جوائنٹ سکریٹری اور چیف ویجیلنس آفیسر تھے۔ محکمہ کی ہدایات پر، اس نے برج اینڈ روف کمپنی انڈیا لمیٹڈ کے اس وقت کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر ایم کے سنگھ کے خلاف سی بی آئی میں ایف آئی آر درج کرائی۔ جانچ کے بعد سی بی آئی نے کلوزر رپورٹ داخل کی۔ درخواست گزار کو بعد میں ٹرانسفر کر دیا گیا۔ کلوزر رپورٹ پر سماعت کے دوران سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے انہیں شکایت کنندہ کے طور پر حاضر ہونے کو کہا۔ محکمہ نے 20 اگست 2018 کو ایک خط جاری کیا تھا، جس میں انہیں عدالت میں پیش ہونے اور محکمہ کی طرف سے پیش ہونے کو کہا گیا تھا۔ جب وہ یکم ستمبر 2018 کو عدالت میں پیش ہوئے تو پراسیکیوٹنگ آفیسر کے مشورے پر درخواست گزار نے کلوزر رپورٹ پر کوئی اعتراض نہیں کا اظہار کیا۔ بعد ازاں عدالت نے رپورٹ منظور کر لی۔ مرکزی حکومت نے اس بنیاد پر ان کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کی۔ الزام تھا کہ انہوں نے محکمانہ ہدایات کے برعکس کلوزر رپورٹ کی مخالفت نہیں کی اور حکومتی مفادات کے تحفظ میں ناکام رہے۔ ہائی کورٹ نے 20 اگست 2018 کے خط کا جائزہ لینے پر پایا کہ کلوزر رپورٹ کی مخالفت یا احتجاجی پٹیشن دائر کرنے کی کوئی واضح ہدایت نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ محکمہ نے خود ایک تفصیلی تحقیقاتی رپورٹ اور سی بی آئی سے دوبارہ تفتیش کی درخواست کی تھی۔ رپورٹ کا مطالعہ کیے بغیر احتجاج جائز نہیں۔ اگر محکمہ احتجاج کرنا چاہتا تھا تو اسے عدالت میں احتجاجی درخواست دائر کرنی چاہیے تھی۔ درخواست گزار کے خلاف بدنیتی، ملی بھگت، یا بدعنوانی کے ارادے کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ لہٰذا ان کے بیان کو درست سمجھا گیا اور محکمانہ کارروائی کو کالعدم قرار دیا گیا۔

کاکوری میں خانقاہ کاظمیہ پر عرس 3 اکتوبر سے 5 اکتوبر تک

لکھنو سے ۱۸ کلومیٹر کے فاصلے پر بسا قصبہ کاکوری اپنے پاکیزہ روحانی اور علمی امتیاز کی وجہ سے عالمی شہرت کا حامل ہے۔ یہاں کی خانقاہ کاظمیہ ایک منفرد انداز کا ایسا مرکز ہے جو قومی ہم آہنگی انسانیت اور اخلاقیات کے فروغ کی راہ میں گامزن ہے۔ جس کے بانی حضرت شاہ محمد کاظم قلندر تھے زمانہ قدیم سے ان کا عرس ۲۱ ربیع الثانی کو ہوتا ہے جو اس سال ۳، ۴، ۵/ اکتوبر ۲۰۲۶ء حسب ذیل پروگرام کے مطابق ہوگا۔ اس بابرکت موقع پر ملک و بیرون ملک سے زائرین حاضری دینے آتے ہیں۔ خانقاہ میں تینوں دن زائرین کے لئے لنگر عام جاری رہتا ہے۔

۳/ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز دوشنبہ کو صبح ۱۱ بجے افتتاحی محفل سماع میں تلاوت کلام پاک سے عرس کا آغاز ہوگا بعد نماز عصر حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ حیدر قلندرؒ کا قل شریف ہوگا اور بعد نماز عشاء محفل سماع ہوگی۔

۴/ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز اتوار کو صبح ۱۰ بجے محفل سماع ہوگی جو قبل نماز ظہر اختتام پذیر ہوگی بعد نماز عصر بانی خانقاہ حضرت شاہ محمد کاظم قلندرؒ کا قل شریف ہوگا اور بعد نماز عشاء محفل سماع منعقد ہوگی۔

۵/ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز دوشنبہ کو ۱۰ بجے سے نماز ظہر تک محفل سماع ہوگی اور نماز عصر سے قبل حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ تراب کاکوروی کا قل شریف ہوگا۔ اسی کے ساتھ عرس کی تقاریب کا اختتام ہوگا۔

یہ اطلاع خانقاہ کاظمیہ کے سجادہ نشین حضرت شاہ عین الحید رقلندر (ضیاء میاں) صاحب نے دی ہے۔

گنا کاشتکاروں کو راحت، کمیٹی کی رکنیت کی آخری تاریخ میں 10 روز کی توسیع

لکھنؤ: 10 اکتوبر 2026 ریاستی گنا کمشنر نے جائزہ میٹنگ میں بتایا کہ حالیہ قدرتی آفات کی وجہ سے کسانوں اور ان کے نمائندوں کے مطالبے کے پیش نظر کرشنگ سیزن 2026-27 کے لیے کمیٹی کی رکنیت میں 10 اکتوبر 2026 تک توسیع کر دی گئی ہے، جو کسان ابھی تک کمیٹی کے ممبر نہیں بنے ہیں انہیں کرشنگ سیزن میں سپلائی کا فائدہ اٹھانے کے لیے 10 دن کا اضافی موقع دیا گیا ہے۔ اس سے قبل کرشنگ سیزن 2026-27 کے لیے جاری کردہ پالیسی میں گنا کمیٹی کی رکنیت اور پیداوار میں اضافے کی آخری تاریخ صرف 30 ستمبر 2026 تک مقرر کی گئی تھی۔ شوگر کین کمشنر نے پہلی بار گنے کی کاشت کرنے والے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کمیٹی کے ممبر بنیں اور ریاستی حکومت کی طرف سے اعلان کردہ قیمت کی شرح پر گنے کی سپلائی سے فائدہ اٹھائیں۔ گنے کے مزید کاشتکار کمیٹی کے نئے ممبر بننے سے گنے کی دستیابی میں بھی اضافہ ہوگا۔ کمشنر نے بتایا ہے کہ جن کاشتکاروں کے گنے کی پیداوار ضلع کی اوسط پیداوار سے زیادہ ہے، وہ 10 اکتوبر 2026 تک پیداوار میں اضافے کے لیے اپنا درخواست فارم جمع کرا سکیں گے، صرف ان گنے کے کاشتکاروں کو پیداوار میں اضافے کے نظام کا فائدہ دیا جائے گا، جنہوں نے مقررہ تاریخ تک پیداوار میں اضافے کے لیے درخواست جمع کرائی ہے۔ گنا کاشتکاروں کی خدمت کے لیے وقف گنے کی ترقی کے محکمے نے کسانوں کے مسائل کے فوری اور 24x7 حل کے لیے ہیڈکوارٹر کی سطح پر ایک ٹول فری فارمر کال سینٹر 18001213203 قائم کیا ہے۔ کسی بھی مسئلے کی صورت میں کسانوں کو کسی بھی وقت فون کرنا چاہیے۔

گاندھی کی تعظیم سے گوڈسے کی تحسین تک

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

02 کتوبر 1869 کو گجرات کے پوربندر میں پیدا ہونے والے موہن داس کرم چند گاندھی صرف ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے رہنما نہیں تھے، بلکہ ان شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے سیاست کو اخلاق سے، طاقت کو عدم تشدد سے اور آزادی کو انسانی عزت سے جوڑا۔ ان کی وفات کو تقریباً آٹھ دہائیاں گزر چکی ہیں، مگر گاندھی آج بھی دنیا میں امن اور عدم تشدد کی علامت ہیں۔ کسی شخصیت کی اصل عظمت شاید یہی ہوتی ہے کہ اس کے جانے کے بعد بھی اس کے خیالات زندہ رہیں۔ گاندھی کے پاس نہ فوج تھی، نہ سرکاری خزانہ اور نہ جدید ہتھیار۔ ان کی قوت سچ، ستیہ گرہ، عدم تشدد اور عوامی اخلاقی طاقت تھی انہوں نے برطانوی سلطنت کے مقابلے میں عام آدمی کو کھڑا کیا اور ثابت کیا کہ آزادی اجتماعی جدوجہد، قربانی اور اخلاقی قوت سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسی لیے ان کی تحریک ہندوستان کی سرحدوں سے باہر بھی پہنچی اور دنیا بھر کی آزادی کی تحریکوں نے ان سے اثر لیا۔ گاندھی کے سیاسی فیصلوں اور بعض نظریات پر تنقید کی جاسکتی ہے۔ لیکن کسی کے خیالات سے اختلاف اور اس کے قتل کو درست قرار دینا دو بالکل مختلف باتیں ہیں۔ یہی بنیادی فرق آج گاندھی اور ناتھورام گوڈسے کی بحث میں دانستہ طور مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اگرچہ مہاتما گاندھی بیسویں صدی کے ہندوستان کی عظیم ترین شخصیت تھے لیکن اپنی انسانی عظمت کے حوالے سے وہ سارے عالم کے لئے نشانِ راہ ہیں۔ کتنی حیرت اور افسوس کا مقام ہے کہ آج ان کے مخالفین ان کی اہنسا کو بزدلی سے تعبیر کرتے ہیں۔ آج بھی ان کے فلسفے پر عمل کر کے ہی ملک میں عدم برداشت اور تشدد کے ماحول پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

02 اکتوبر آتا ہے تو ملک گاندھی جی کو یاد کرتا ہے ان کی تصویروں پر پھول چڑھائے جاتے ہیں وزیر اعظم نریندر مودی بھی گاندھی جینتی پر انہیں Fatther Of Nation کہہ کر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور ان کے سچ اور عدم تشدد کو دنیا کا قابلِ احترام ورثہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن کتنا حیرت انگیز ہے کہ آج بہت سے لوگ گاندھی جی کے قتل ناتھورام گوڈسے کو دیش بھگت قرار دیتے ہیں اور اس کی تعریف اور تحسین کرتے ہیں۔ در اصل فرقہ پرست جماعتوں اور متعصب لوگوں کا اثر و رسوخ پہلے بہت کم تھا لیکن ملک کی تقسیم نے اس کو اچانک بڑھنے کا موقع فراہم کر دیا تھا۔ انہوں نے عوام کو گاندھی جی سے بددل کرنے کے لئے ان کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ ان کو مسلمانوں کا حامی اور ہندوؤں کا مخالف قرار دیا گیا۔ ملک کی تقسیم کا مجرم بھی کہا گیا اور پاکستان کا ہمدرد بتایا گیا۔ اسکے نتائج خطرناک ہی نکلنے تھے۔ فرقہ پرستوں کی نفرت یہاں تک پہونچی کہ ایک بار ان پر بم بھی پھینکا گیا۔ نفرت کے اس طوفان نے ان کے مخالفین کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب کر لیں تھیں۔ گوڈسے نے 30 جنوری 1948 کو برلا ہاؤس میں پوجا کے لیے جاتے ہوئے گاندھی جی کو گولی ماردی۔ اس سے پہلے 20 جنوری کو بھی ان کے خلاف حملے کی سازش ہو چکی تھی۔ گوڈسے نے اپنے عمل کو سیاسی اور نظریاتی اعتراضات کے ذریعے درست ثابت کرنے کی کوشش کی، مگر مقدمے کے بعد اسے 15 نومبر 1949 کو پھانسی دے دی گئی۔ سوال یہ ہے کہ تقریباً اسی برس بعد بھی کچھ لوگ اس قتل کو کارنامہ، قربانی یا حب الوطنی کیوں قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے جس ذہنیت سے متاثر ہو کر گوڈسے نے قتل کیا تھا وہ پھلتی پھولتی رہی اور اب ایک نہایت تناور شکل اختیار کر گئی ہے۔ گوڈسے کا تعلق پہلے آر ایس ایس سے تھا بعد میں ہندو مہاسبھا سے جڑاؤ ہوا۔ مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد وزیر داخلہ سردار پٹیل نے آر ایس ایس پر پابندی لگا دی تھی ان کا کہنا تھا "گاندھی کے قتل کے لئے وہ فرقہ وارانہ زہر ذمہ دار ہے جسے پورے ملک میں پھیلایا گیا ہے"۔ حالانکہ آر ایس ایس نے صفائی دی کہ ناتھو رام گوڈسے کافی پہلے آر ایس ایس چھوڑ چکا تھا۔

گاندھی جی اور گوڈسے آج دو افراد سے زیادہ دو نظریات کی علامت بن چکے ہیں۔ گاندھی سچ، عدم تشدد، مذہبی رواداری، ہندو مسلم اتحاد اور کمزور انسان کے حق کی علامت ہیں، جبکہ گوڈسے کو بعض حلقے اس شخص کے طور پر پیش کرتے ہیں جس نے تقسیم کے ذمہ دار سمجھے جانے والے گاندھی کو سزا دی۔ یہاں ایک نمایاں تضاد سامنے آتا ہے۔ جب ہندوستان کا کوئی وزیر اعظم دنیا کے سامنے امن اور عدم تشدد کی بات کرتا ہے تو گاندھی کا ذکر تقریباً ناگزیر ہو جاتا ہے۔ لیکن ملک کے اندر صورت حال کا دوسرا رخ بھی موجود ہے۔ گزشتہ برس میرٹھ میں ہندو مہاسبھا سے وابستہ ایک پروگرام میں گوڈسے کو خراج پیش کیا گیا، گاندھی کے قتل کی تحسین کی گئی اور حکومت سے گاندھی کا "Father of the Nation" لقب واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ گزشتہ برسوں میں گوڈسے کے مجسموں، اس کے نام پر تقریبات، گاندھی کے پتلے پر گولی چلانے کی نمائش اور "گوڈسے زندہ باد" جیسے نعروں کے واقعات بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی گاندھی کو تقسیم کا واحد ذمہ دار ثابت کرنے کی کوشش جاری رہی ہے۔ حالانکہ تقسیم ہند کسی ایک شخص کے فیصلے کا نتیجہ نہیں تھی۔ اس کے پیچھے برطانوی سامراج کی سیاست، مسلم لیگ کا دو قومی نظریہ، ہندو مسلم کشیدگی، کانگریس اور مسلم لیگ کے اختلافات، 1940 کی دہائی کے حالات اور برطانوی حکومت کی جلد بازی سمیت کئی عوامل کارفرما تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ گاندھی تقسیم کے حامی نہیں تھے۔ وہ آخری وقت تک ہندو مسلم اتحاد کے لیے کوشاں رہے۔ جب دہلی میں آزادی کا جشن منایا جا رہا تھا، وہ فرقہ وارانہ خونریزی کے درمیان نواکھالی میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سیاسی اختلاف کا جواب قتل نہیں ہوسکتا۔ کسی شخص کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ خود جج، خود عدالت اور خود جلاد بن جائے۔ اگر ہر فرد اپنے مخالف کو ملک دشمن، قوم دشمن یا مذہب دشمن قرار دے کر اس کے قتل کو جائز سمجھنے لگے تو معاشرہ قانون کے بجائے انتقام کے اصول پر چلنے لگے گا۔ آج گاندھی کے قتل کو درست قرار دینے والا کل کسی دوسرے رہنما کے قتل کو بھی اسی طرح سے جائز ٹھہرا سکتا ہے۔ تشدد کبھی ایک طرف نہیں رکتا ہے۔

گاندھی کے عدم تشدد کو بزدلی کہنا بھی تاریخ سے ناواقفیت ہے۔ آزادی کی جنگ میں گوڈسے کا کردار کیا تھا۔ برطانوی حکومت کے خلاف وہ عوامی تحریکیں، جن میں کروڑوں ہندوستانی شریک ہوئے، ان میں گوڈسے کہاں کھڑا تھا۔ آج کا دوغلا پن یہی ہے کہ ایک طرف گاندھی کو دنیا کے سامنے ہندوستان کی امن پسند تہذیب کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، دوسری طرف بعض حلقوں میں گوڈسے کی تعریف اور تحسین ہوتی ہے۔ گاندھی کو "بابائے قوم" کہنا ہو یا نہ کہنا ہو، ان کی تاریخی اہمیت کسی سرکاری لقب کی محتاج نہیں، اسے کسی لقب سے نہ بڑا کیا جا سکتا ہے نہ چھوٹا۔ اسی طرح گوڈسے کو محب وطن کہہ دینے سے وہ آزادی کا مجاہد نہیں بن جاتا۔ گوڈسے نے ایک گاندھی کو قتل کیا تھا، مگر اگر معاشرہ نفرت کو قبول کرلے تو ہر دور میں نئے گوڈسے پیدا ہوتے رہیں گے۔ آج بھی ایک طرف گاندھی کھڑے ہیں، ہاتھ میں کوئی ہتھیار نہیں، زبان پر سچ اور سامنے نفرت کا طوفان؛ دوسری طرف گوڈسے ہے، جس کی پہچان ہی گاندھی کے قتل سے ہے۔ اب فیصلہ ہمارے معاشرے کو کرنا ہے۔ مہاتما گاندھی کے قتل کو جائز ٹھہرانے کے لئے جو دلائل برسہا برس تک سرگوشیوں میں دئے جاتے رہے وہی دلائل اب ببانگ دہل دئے جا رہے ہیں۔ جس ناتھورام گوڈسے پر لعنت بھیجی جاتی رہی تھی، کھلے عام اس کی حمایت کے بارے میں بولنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اس کی حمایت میں بڑے بڑے پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں۔ ان پروگراموں میں گوڈسے کی عظمت کے گیت گائے جاتے ہیں اور گاندھی پر لعن طعن کی جاتی ہے۔ لاکھوں لوگ سوشل میڈیا پر "گوڈسے ہمارا ہیرو ہے" جیسے جملے ٹرینڈ کرا رہے ہیں اور گاندھی کی تضحیک اور توہین کرتے ہوئے کروڑوں میسج سوشل میڈیا پر آ رہے ہیں، اس کے باوجود بہت سے لوگوں اور کچھ سیاسی رہنما ساری دنیا میں انکے احترام سے مجبور ہو کر دل پر جبر کرتے ہوئے گاندھی جی کو رسمی تعظیم بھی دیتے ہیں اور دل سے گوڈسے کی تحسین بھی کرتے ہیں۔

اب تو مظلوم بغاوت پہ اُتر آئے ہیں

عبدالعزیز

بادشاہت کے زمانے میں میدانِ جنگ میں لڑائی ہوتی تھی جب کہیں جا کر حکومتیں بدلتی تھیں۔ جمہوریت کا زمانہ آیا تو انتخابی میدان میں پارٹیاں آپس میں لڑنے لگیں۔ جمہوریت میں جو پارٹی یا لیڈر عوام میں مقبول ہوتا ہے عام طور پر اس کی جیت ہوتی ہے۔ اس طرح تبدیلیٔ حکومت ہوا کرتی ہے۔ ہندستان میں جنگِ آزادی کے بعد جمہوریت کا دور شروع ہوا۔ انتخابات میں جو پارٹی کامیاب ہوتی تھی اس کی حکومت ہوتی تھی۔ انتخابات میں کشمکش ہوتی تھی۔ تشدد کا استعمال بھی کہیں کہیں ہوا کرتا تھا مگر ہر الیکشن کمشنر آزادانہ اور صاف ستھرا الیکشن کرانے کی کوشش کرتا تھا۔ سابقہ الیکشن کمشنروں میں ٹی۔ این سیشن دیگر کمشنروں کے مقابلے میں ایماندارانہ اور آزادانہ انتخاب ہر حال میں کراتے تھے جس کی وجہ سے آج تک ان کا نام اچھے لفظوں میں لیا جاتا ہے۔ پہلے ایک ہی الیکشن کمشنر ہوتا تھا لیکن بعد میں تین الیکشن کمشنر مقرر کئے جانے لگے، جس میں ایک چیف الیکشن کمشنر ہوتا ہے۔ تینوں الیکشن کمشنرز کا درجہ برابر ہوتا ہے۔ قانون کے مطابق فیصلہ اتفاق رائے سے کیا جاتا ہے یا کثرتِ رائے سے۔ بھاجپا کی حکومت آنے کے بعد انتخابی ادارہ بالکل بدل گیا ہے۔ الیکشن کمشنروں کے انتخاب کا معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچا۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ کمشنروں کا انتخاب ایک کمیٹی انجام دے گی۔ کمیٹی چیف جسٹس آف انڈیا، وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر پر مشتمل ہوگی جب تک پارلیمنٹ میں اس سلسلے میں کوئی قانون نہیں بنایا جاتا۔ مودی اور شاہ کی جوڑی نے لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے اس وقت یہ قانون پاس کرا لیا جب اسپیکر نے 141 ممبرانِ پارلیمنٹ کو معطل کر دیا تھا۔ اس قانون کے مطابق کمیٹی وزیر اعظم، کابینہ کا ایک وزیر اور اپوزیشن لیڈر پر مشتمل ہوگی۔ یہ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں وزیر اعظم جس کو بھی چاہیں گے کمشنر مقرر کر دیں گے۔ اپوزیشن لیڈر کی اس کمیٹی میں کوئی حیثیت اور قدر و قیمت نہیں ہوگی کیونکہ کمیٹی میں جو کابینہ کا وزیر ہوتا ہے وہ بھی وزیر اعظم کی رائے کے خلاف نہیں جاسکتا۔ یہیں سے الیکشن کا نظام بالکل بدل گیا۔ الیکشن کمشنرز حکومت کے اشارے پر ہر کام انجام دینے لگے۔ جب سے گیانیش کمار گپتا کی سربراہی میں انتخابی کمیشن قائم ہوا اس وقت سے چیف الیکشن کمشنر نے بھاجپا حکومت کے اشارے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ جب انتخابی کمیٹی پورے طور پر حکومت یا مودی اور شاہ کے کنٹرول میں آ گئی تو مودی اور شاہ نے 50 سال حکومت کرنے کے منصوبے کا اعلان کر دیا۔ ووٹوں کی چوری، ایم ایل اے، ایم پی کی چوری اور پارٹیوں کی چوری کا سلسلہ شروع ہوا۔ چوری ڈکیتی کی شکل اختیار کر گئی جس کی وجہ سے انتخابی نظام پامال ہو گیا اور جمہوریت تباہ و برباد ہو گئی۔ مودی اور شاہ نے 'کانگریس مکت بھارت' اور 'اپوزیشن مکت بھارت' کا منصوبہ بنایا۔ دونوں کا منصوبہ کامیاب ہوتا رہا لیکن 2024ء میں تمام کوششوں، دھاندلیوں کے باوجود بھاجپا 240 سیٹوں پر سمٹ گئی۔ اس کے بعد بہت بڑے پیمانے پر چوری کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہریانہ اور مہاراشٹر میں لوک سبھا کے الیکشن میں اپوزیشن پارٹیوں کو بہت بڑی کامیابی ملی تھی لیکن جب ریاستی الیکشن ہوا تو ووٹوں کے حذف اور اضافے کے ذریعے ایک طرح سے حکومت نے ان ووٹروں کو چنا جو زیادہ تعداد میں ووٹ دے سکتے تھے۔ بہار کے اسمبلی الیکشن کا وقت آیا تو ووٹروں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کا پروسیس غیر قانونی طور پر شروع ہوا۔ ایس آئی آر کا کوئی ذکر دستور میں نہیں ہے۔ یہ بالکل غیر قانونی، غیر دستوری طریقہ کار تھا۔ ایس آئی آر کے ذریعے بہار کے لاکھوں ووٹروں کے نام ہٹا دیئے گئے تو معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچا۔ جتنی درخواستیں ایس آئی آر کو ختم کرنے کے لئے دی گئی تھیں ان درخواستوں کو سپریم کورٹ نے پس پشت ڈال دیا اور ایس آئی آر کو ہری جھنڈی دے دی۔ جتنے ووٹروں کو فہرست سے ہٹا دیا گیا تھا ان کو از سرِ نو درخواست دینے یا ووٹر بننے کا موقع تو دیا گیا لیکن انتخابی فارم 6 میں ایسی ایسی شرطیں شامل کی گئیں، ایسی ایسی دستاویز دکھانے کی شرط رکھی گئی جو غریب لوگوں کے لئے مہیا کرنا انتہائی مشکل تھا۔ بہت زیادہ جدوجہد کے بعد ان شرطوں میں آدھار کارڈ کو بھی شامل کیا گیا۔ لیکن ووٹوں کی چوری بڑے پیمانے پر کی گئی تھی اس لئے انتخابی نتیجہ نریندر مودی اور امیت شاہ کی مرضی کے مطابق ہوا۔

بہار کے الیکشن میں بھاجپا کی کامیابی کے بعد اپوزیشن پارٹیوں کے کان تو کھڑے ہوئے لیکن اس کے خلاف راہل گاندھی یا کانگریس کے علاوہ دیگر پارٹیاں نہ سڑکوں پر آئیں اور نہ کسی قسم کی جدوجہد کا آغاز کیا صرف بیان بازیوں پر اکتفا کرتی رہیں۔ راہل گاندھی ہریانہ اور مہاراشٹر میں ووٹ چوری کی داستان کو پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے پیش کرتے رہے۔ بہت سی اپوزیشن پارٹیاں جس میں ممتا بنرجی کی ترنمول کانگریس بھی شامل تھی وہ کانگریس کو لعنت ملامت کرتی رہی وہ بھاجپا سے مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ ممتا بنرجی راہل اور کانگریس کے راستے میں روڑے ڈالنے کی کوشش کرتی رہیں۔ راہل گاندھی کی 'بھارت جوڑو یاترا' میں رکاوٹ ڈالنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی کے بہت سے ابن الوقت اور چاپلوس ممتا بنرجی کو ہندستان کی وزیر اعظم بنانے کی بات بھی کرتے رہے، لیکن جب بڑے پیمانے پر مغربی بنگال کے ریاستی الیکشن میں ووٹوں کی چوری، ڈکیتی اور وہ تمام حربے، ہتھکنڈے مودی-شاہ کی جوڑی نے استعمال کئے تو ممتا بنرجی کی مقبولیت کے باوجود بھاجپا زور زبردستی الیکشن میں جیت درج کرانے میں الیکشن کمشنر کی مدد سے کامیاب ہوئی۔ اس کے بعد ہی ممتا بنرجی کا دماغ ٹھکانے آ گیا، ان کی پارٹی میں بغاوت شروع ہو گئی۔ 20 ایم پی اور 58 ایم ایل اے بے وفائی پر آمادہ ہو گئے۔

ممتا بنرجی 'انڈیا اتحاد' میں پہلے تو بڑے جوش و جذبے سے شامل ہوئی تھیں لیکن آہستہ آہستہ ان کا جذبہ سرد پڑ گیا تھا۔ کبھی وہ انڈیا اتحاد میں شامل ہوتیں اور کبھی کہتیں کہ مغربی بنگال میں انڈیا اتحاد نہیں ہے۔ گزشتہ روز (30 ستمبر) انڈیا اتحاد کے اجتماعی اجلاس میں سب سے پُرجوش ممتا بنرجی ہی نظر آئیں۔ انھوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ "مغربی بنگال میں ووٹوں کی چوری اور ڈکیتی ہوئی۔ ای وی ایم مشین جلائی گئی۔ ان پر ہر طرح کے حملے ہو رہے ہیں۔ اب انڈیا اتحاد کی ہر پارٹی دل و جان سے متحد ہو کر بھاجپا کو ہٹانے اور حکومت سے بے دخل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس میں اگر ان کی جان بھی چلی جائے تو کوئی پرواہ نہیں ہے مگر وہ گیانیش کمار کو ہٹا کر ہی دم لیں گی۔" ان کے علاوہ راہل گاندھی، ملکارجن کھرگے اور دیگر لوگوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس اجلاس میں اپوزیشن کی 18 پارٹیاں شامل تھیں۔ اس میں بہت بڑے بڑے فیصلے لئے گئے۔ 2/اکتوبر سے لے کر 8/اکتوبر تک ہر ضلع میں نریندر مودی، امیت شاہ اور گیانیش کمار کو ہٹانے کی تحریک چلے گی اور 6/اکتوبر کو تمام ممبرانِ پارلیمنٹ الیکشن کمیشن کے دفتر کی طرف مارچ کریں گے۔ ملک بھر میں پانچ بڑی ریلیوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ جمہوریت بچانے کے لئے اکتوبر سے لے کر نومبر تک ملک گیر پیمانے پر تحریک چلائی جائے گی۔ صدر جمہوریہ ہند کو ایک عرض داشت پیش کی جائے گی۔ اپوزیشن کی دو تین پارٹیوں نے شرکت نہیں کی، لیکن جو فیصلے کئے گئے ہیں ان کی حمایت ہی کی ہے مخالفت نہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو اپوزیشن کی تمام پارٹیاں وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور الیکشن کمشنر کو ہٹانے کے لئے 2/اکتوبر سے زور لگا دیں گی۔ کاکروچ پارٹی کی طرف سے بھی 2/اکتوبر سے وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور الیکشن کمشنر کو ہٹانے کی تحریک شروع ہوگی۔

(یکم اکتوبر) ہی سے ممبئی کے شیواجی پارک میں کاکروچ جنتا پارٹی کے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ بایاں محاذ کی طلبہ تنظیموں کی طرف سے بھی 2/اکتوبر ہی سے تحریک کے آغاز کا اعلان کیا گیا ہے۔ نیہا بورا نے اعلان کیا ہے کہ 2/اکتوبر سے جنتر منتر سے تحریک کا آغاز ہوگا۔ اس طرح ملک بھر میں 2/اکتوبر سے حکومت کے خلاف بہت بڑے پیمانے پر احتجاج اور مظاہرے کی شروعات ہوگی۔ جہاں تک بھاجپا کے مقابلے کا معاملہ ہے تو بھاجپا مقابلہ کرنے کے بجائے صرف اپوزیشن پارٹیوں پر یا احتجاج کرنے والوں پر تنقید کر رہی ہے یا مذاق اڑا رہی ہے۔ الیکشن کمشنر کی ووٹوں کی چوری ڈکیتی کا راز دو کمشنروں کے ذریعے جب سے طشت از بام ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک ہر روز کوئی نہ کوئی چوری کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اب ہر ایک کو معلوم ہو گیا ہے کہ پارلیمنٹ میں جو لوگ ممبر بنے ہیں وہ ووٹ چوری سے بنے ہیں۔ حکومت بھی ووٹ چوری سے عالم وجود میں آئی ہے۔ جو لوگ پارلیمنٹ میں قانون سازی کر رہے ہیں ان کو بھی قانون بنانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

پہلے راہل گاندھی جو کچھ کہا کرتے تھے اس پر اپوزیشن پارٹیاں زیادہ توجہ نہیں دیتی تھیں لیکن اب ساری پارٹیاں راہل گاندھی کی ہر بات کو تسلیم کر رہی ہیں اور ان کے سارے انکشافات کو ایک ایک کر کے تسلیم کر رہی ہیں۔ مودی اور شاہ نے انڈیا اتحاد کے خلاف شیوراج سنگھ چوہان کو لگا دیا ہے۔ شیوراج سنگھ چوہان کا بیان ہے کہ راہل گاندھی کے لوگ لیڈر نہیں مان رہے ہیں۔ دو تین پارٹیوں کے نہ آنے پر وہ کہہ رہے ہیں اب انڈیا اتحاد میں دراڑ پیدا ہو گئی ہے۔ جہاں تک راہل گاندھی کی قیادت منظوری یا نامنظوری کا سوال ہے تو اب راہل گاندھی اس قدر ہر طبقہ میں مقبولِ عام ہو گئے ہیں کہ اگر کوئی پارٹی خواہ 'عام آدمی پارٹی' ہو کوئی اور پارٹی ہو ان کو اپنا لیڈر تسلیم نہیں کرتی تو اس کی وجہ سے راہل گاندھی کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیونکہ ان کی مقبولیت نریندر مودی سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے۔ جو بات نریندر مودی کے لئے کہی جاتی تھی کہ ایک اکیلا سب پر بھاری اب وہ بات راہل گاندھی کے لئے کہی جا رہی ہے۔ جو پارٹیاں اتحاد میں شامل نہیں ہوں گی ان کو بھاجپا کھا جائے گی۔ 'این ڈی اے' میں شامل پارٹیاں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ہر پارٹی دیکھ رہی ہے کہ جمہوریت، دستور اور ملک خطرے میں ہے۔ اس خطرے کو سب نے بھانپ لیا ہے۔ جو پارٹی اتحاد میں شامل نہیں ہوگی ان کا ڈوبنا اور تباہ ہونا مقدر ہو جائے گا۔

یہ تو حال ہے اپوزیشن پارٹیوں کا حکومت کے خلاف بغاوت کا۔ مسلمان بھی حکومت کے خلاف آواز بلند کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ آئے دن مسجدوں، مدرسوں اور درگاہوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان کی ہر چیز، ان کے ہر نشان کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کئی ریاستوں میں بی جے پی نے یونیفارم سیول کوڈ (UCC) بنا کر مسلم پرسنل لا میں صریح مداخلت شروع کر دی ہے۔ مسلمان شریعت کے تحفظ کے لئے اور مسجدوں و مدرسوں کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کریں گے، کیونکہ مسلمانوں کے جسمانی اور معنوی وجود پر حملے ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی طبقہ جو کمزور ہے وہ آر ایس ایس اور بھاجپا کے حملے سے بچا ہوا نہیں ہے۔ عیسائی، دَلت اور آدیواسی بھی بھاجپا کے حملے کے شکار ہیں۔ مظلوموں کی بغاوت اب شروع ہو چکی ہے۔ بھاجپا اور آر ایس ایس کو ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔ سری لنکا، بنگلہ دیش اور نیپال میں جب جمہوریت ختم ہو گئی تو وہاں جو کچھ ہوا اس سے بھاجپا اور آر ایس ایس کو سبق لینے کی ضرورت ہے۔ مظلوم جب سڑکوں پر اتریں گے ان کا مقابلہ آر ایس ایس اور بھاجپا کے لوگوں سے نہیں ہوگا بلکہ پولس فورس سے ہوگا۔ پولس فورس بھی اپنے گھروں کے لڑکے لڑکیوں، اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو جب اپنے سامنے دیکھیں گے تو ایک وقت ضرور آئے گا جب وہ بھی حکومت کے اشارے اور ہدایت کو نظر انداز کر دیں گے۔ ایسی صورت میں حکومت کو جھکنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اگر بھاجپا اور آر ایس ایس کے لوگ حق بات سننے کے لئے بہرے، حق گوئی کے لئے گونگے اور حق بینی کے لئے اندھے ہو جائیں گے تو اس سے ان کی حکومت کو نیست و نابود ہونے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

اودھ نامہ

سب سے بڑا انسانی بحران

اگرچہ چیف الیکشن آفیسر گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن بہت پہلے سے ہی سرگرم ہے لیکن آجکل باقاعدہ مورچہ کھول رکھا ہے۔ کچھ لوگ ان کی گرفتاری کی مانگ کر رہے ہیں اور کچھ ان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ مطالبہ اس وقت تیزی پکڑ گیا جب ایک میڈیا رپورٹ یہ شائع ہو کہ الیکشن کمیشن کے بقیہ دونوں کمشنروں نے چیف سے بعض معاملات میں اختلاف کیا تھا یا کہ ان کت مشوروں کو نہیں مانا، جب سے یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے تب سے اپوزیشن نے ایک بار پھر چیف الیکشن کمشنر کے خلاف کمر کس لی ہے۔

آئین کے مطابق بھارت میں چیف الیکشن کمشنر محض ایک سرکاری عہدہ نہیں، بلکہ انتخابی جمہوریت کے نگہبان کا منصب ہے۔ ووٹر لسٹ میں کسی نام کی شمولیت یا خارج کرنا، انتخابی عمل کی نگرانی، سیاسی جماعتوں کے لیے یکساں میدان فراہم کرتے ہوئے انتخابات کی ساکھ کو برقرار رکھنا یوغیرہ یہ تمام ذمہ داریاں اسی ادارے سے وابستہ ہیں۔ اسی لیے جب چیف الیکشن کمشنر کے خلاف سنگین الزامات سامنے آتے ہیں یا لگائے جاتے ہیں تو سوال صرف ایک شخص کا نہیں رہتا، بلکہ پورے انتخابی نظام پر اعتماد کا سوال بن جاتا ہے۔ آج چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے بارے میں یہی سوال اٹھ رہا ہے کہ انھوں نے اپنے عہدے کے ساتھ انصاف نہیں کیا بلکہ انھوں نے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہونچانے والے کام انجام دئے۔ جسے ایک بہت بازاری قسم کا جملہ سے تعبیر کیا جانے لگا ہے اور وہ ہے ووٹ چوری اور ووٹ چور۔ کسی آئینی عہدے پر رہنے والے شخص کے خلاف اس طرح کے فقرے ایجاد کرنا اور اسے نعروں کی شکل میں جاری کرنا میں کم از کم اسے مناسب نہیں سمجھتا۔ اختلافات کی بھی کچھ مریادا ہونی چاہئے۔ کچھ وقار ہونا چاہئے لیکن موجودہ سیاست اس مقام پر پہونچ چکی ہے جہاں اخلاقیات کا تقاضہ کرنا یا امید کرنا ہی بے وقوفی ہے کیا۔ اس سے قطع نظر سوال کل یہ ابھی اہم ہے کہ کیا انہیں عہدے سے ہٹانا اتنا ہی آسان ہوگا؟ جتنا آسان ان کے استعفے کا مطالبہ کرنا ہے۔ لیکن پھر بھی نوبت ایس جا رسید تو جواب تلاش کرنا ہی پڑے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب سیاسی نعروں سے نہیں بلکہ آئین، قانون اور موجودہ واقعات کی روشنی میں ہی تلاش کیا جانا چاہیے۔

بتادیں کہ موجودہ چیف الیکشن آفیسر گیانیش کمار نے 19 فروری 2025 کو ہندوستان کے 26ویں چیف الیکشن کمشنر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔ ایس آئی آر کا موجودہ متنازعہ سلسلہ بھی انہیں کے حکم سے شروع ہوا ہے۔ جس کے بارے میں ایک سوشل ایکٹوسٹ کا دعوی ہے کہ اس نے الیکشن کمیشن نسے ایس آر کی فائل طلب کی تو بتایا گیا کہ ایس آئی آر کا فیصلہ الیکشن کمیشن کا فیصلہ نہیں ہے، پھر وہ سوال کرتی ہیں کہ پھر یہ فیصلہ کس کا ہے، اس پر وہ کہتی ہیں کہ کیا وزارت داخلہ کا یہ فیصلہ ہے لیکن اس پر خاموشی ہے۔ جہاں تک چیف الیکشن افسر کو ہٹانے کی بات ہے تو چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کا معاملہ عام سرکاری افسر کو ہٹانے سے بالکل مختلف ہے۔ نئے الیکشن کمیشن قانون 2023 کی دفعہ 11 کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کے لیے پارلیمنٹ میں ایک مخصوص کارروائی کی ضرورت ہوگی سپریم کورٹ کے جج کی طرح۔ دونوں ایوانوں میں مطلوبہ خصوصی اکثریت حاصل کرنا، الزامات کی بنیاد پر کارروائی کو آگے بڑھانا اور پھر صدر کے ذریعے عہدے سے برطرفی۔ اور ہم سب یہ جانتے ہیں کہ یہ راستہ آسان نہیں بلکہ ناممکن کی حد تک مشکل ہے۔ اس لیے یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانا قانونی طور پر ممکن ضرور ہے، مگر سیاسی اور پارلیمانی اعتبار سے نہایت مشکل عمل ہے۔ جبکہ دوسرے الیکشن کمشنروں کی برطرفی چیف الیکشن کمشنر کی سفارش سے ہو جاتی ہے۔ اس پورے معاملے میں 2023 کے قانون کی دفعہ 16 خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس دفعہ کے مطابق جو شخص چیف الیکشن کمشنر یا الیکشن کمشنر رہا ہو، اس کے خلاف سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران کیے گئے کسی فعل، کام یا کہی گئی بات کے خلاف عہدے پر رہتے ہوئے اور سبکدوش ہونے کے بعد کسی بھی عدالت میں دیوانی یا فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ اس دفعہ کو جنوری 2026 میں لوک پرہری نامی تنظیم نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ تاہم اس وقت تک دفعہ 16 پر حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا ہے۔ یہ اتنا بڑا اسر کشا کوچ ہے جسے بھیدنا آسان نہیں ہے۔ کسی بھی شخص کو اس کے کسی عہدے کے عوض میں تا زندگی قانون سے بالاتر رکھنا اپنے اپ میں ہی ایک فراڈ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اب یہیں سے سوال بھی جنم لیتا ہے کہ گیانیش جی کو اتنا بڑا اسر کشا کوچ کیوں دیا گیا ہے۔ کیا اس سے یہ اشارے نہیں ملتے کہ اس طرح کا قانو بنا کر انھیں آشوست کرنا کہ اب تم چاہے کچھ بھی کرو تم سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ امریکہ میں بھی امریکہ، فیڈرل الیکشن کمیشن یا مقامی الیکشن آفیسرز کو بھارت کے نئے الیکشن کمیشن قانون 2023 کی طرح زندگی بھر کی قانونی چھوٹ نہیں دیتا۔ سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ بھی نہیں، کوئی یوروپی ملک بھی زندگی بھر کا تحفظ کسی کو فراہم نہیں کرتا یہ صرف بھارت میں ہوتا ہے۔ ڈین مارک، فن لینڈ، آئس لینڈ، ناروے اور سویڈن جیسے نارڈک دیش شفافیت، جواب دہی قانون کی حکمرانی کے مضبوط اصولوں مبنی ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی بھی ملک نہیں ہے جہاں ایسا قانون ہو۔ خود بھارت کے صدر جمہوریہ کو اس طرح کا قانونی تحفظ فراہم نہیں ہے۔

مسئلہ اتنا بڑا ہو چکا ہے کہ بی جے پی کے اتحادی بھی سوال اٹھا رہے ہیں۔ تا کہ عوام سمجھیں کہ چراغ پاسوان سے لے کر چندر بابو نائیڈو تک غیر جانبدار اور انصاف پسند لیڈر رہیں۔ کروڑ لوگوں کا کیا ہوگا؟ اس کا جواب اس حکومت دے رہی ہے نہ اپوزیشن، سپریم کورٹ بھی اس معاملہ میں خاموش ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا انسانی بحران بن سکتا ہے۔

مسلمانوں کی سیاسی موجودگی: ووٹ کی طاقت سے نمائندگی کی حقیقت تک

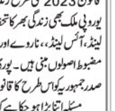

مولانا قاری اسحاق گورا

جمہوریت میں ووٹ صرف پرچی نہیں ہوتا، پرچی سے پیدا ہونے والی پرچھائیں بھی ہوتا ہے۔ یہ پرچھائیں کبھی ایوانوں میں نظر آتی ہے، کبھی اقتدار کے فیصلوں میں، کبھی پالیسیوں کے رخ میں اور کبھی صرف انتخابی موسم میں دروازے کھٹکھٹاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ سوال یہ نہیں کہ مسلمان ووٹ دیتے ہیں یا نہیں؛ سوال یہ ہے کہ ان کے ووٹ کی آواز کہاں تک پہنچتی ہے؟

بھارت کی سیاست میں مسلمانوں کی موجودگی ایک ایسی حقیقت ہے جسے نہ صرف انتخابی اعداد و شمار سے سمجھا جا سکتا ہے اور نہ صرف سیاسی نعروں سے۔ یہ ایک وسیع سماجی، جمہوری اور نمائندگی کا مسئلہ ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں 24 مسلمان امیدوار کامیاب ہو کر پارلیمنٹ پہنچے۔ یہ لوک سبھا کی کل تعداد کا تقریباً 4.42 فیصد بنتا ہے، جبکہ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ملک کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب تقریباً 14 فیصد تھا۔ یہ اعداد کسی جماعت کے حق یا مخالفت میں فیصلہ نہیں سناتے؛ مگر اعداد کبھی کبھی وہ سوال پوچھ دیتے ہیں جنہیں الفاظ ٹالتے رہتے ہیں۔

ووٹ موجود، نمائندگی کم کیوں؟ یہاں سے اصل بحث شروع ہوتی ہے۔ انتخابات کے دن مسلمان بھی ووٹ ڈالتے ہیں، پولنگ بوتھ پر قطار میں کھڑے ہوتے ہیں، سیاسی بحث میں حصہ لیتے ہیں اور اپنے پسندیدہ امیدوار کے لیے مہم بھی چلاتے ہیں۔ لیکن جب نتیجہ سامنے آتا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ووٹ دینے والوں کی تعداد اور فیصلہ سازی کی میز تک پہنچنے والوں میں اتنا فاصلہ کیوں ہے؟

2024 میں ملک بھر سے 78 مسلمان امیدوار لوک سبھا کا انتخاب لڑے، جن میں سے 24 کامیاب ہوئے۔ 2019 میں مسلمان امیدواروں کی تعداد اور کامیاب ہونے والوں کی تعداد دونوں مختلف تھیں؛ اس سال 26 مسلمان ارکان لوک سبھا پہنچے تھے۔ یہاں ایک نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہے: جمہوریت صرف نمائندہ چننے کا نام نہیں، نمائندہ پیدا کرنے کا نام بھی ہے۔ اگر کسی معاشرے کے پاس ووٹر تو بہت ہوں لیکن مقامی سطح سے قومی سطح تک تیار ہونے والا سیاسی، تعلیمی، قانونی اور سماجی قیادت کا ڈھانچہ کمزور ہو تو ووٹ کی طاقت ہمیشہ نمائندگی میں تبدیل نہیں ہوتی۔ اور شاید یہی وہ مقام ہے جہاں ہمیں صرف دوسروں سے سوال نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اپنے گریبان میں بھی جھانکنا چاہیے۔

انتخابی موسم میں یاد آنے والا معاشرہ، ہمارے ہاں انتخاب آتے ہیں تو لفظ بدل جاتے ہیں، لہجے بدل جاتے ہیں، وعدے بدل جاتے ہیں اور ترجیحات بھی بدل جاتی ہیں۔ کبھی مسلمان ووٹ بن جاتے ہیں، کبھی اقلیت، کبھی کسی اتحاد کا حصہ اور کبھی کسی انتخابی حساب کتاب کا عدد۔ لیکن انتخابات ختم ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے؟

کیا ہم نے کبھی سنجیدگی سے یہ حساب کیا کہ ہمارے علاقے سے کتنے لوگ بلدیاتی اداروں میں پہنچے؟ کتنے لوگ اسمبلی تک گئے؟ کتنے نوجوان سیاسی عمل کو سمجھتے ہیں؟ کتنے وکیل قانون سازی اور پالیسی کے معاملات پر کام کر رہے ہیں؟ کتنے محققین اعداد و شمار جمع کر رہے ہیں؟ کتنے ایسے افراد ہیں جو سیاست کو صرف تقریر نہیں بلکہ ادارہ سمجھتے ہیں؟ یہ سوال کسی ایک جماعت سے زیادہ بڑا ہے، کسی ایک انتخاب سے زیادہ پرانا ہے اور کسی ایک حکومت سے زیادہ وسیع ہے۔

سیاسی نمائندگی کا مطلب صرف دہلی کی پارلیمنٹ تک پہنچنا نہیں۔ [illegible] نالی، سڑک، اسکول، اسپتال، پانی اور روزگار کے مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ [illegible] جو شخص اپنے محلے کی ضرورت کو سمجھتا ہے، وہی آگے چل کر بڑے مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے اگر سیاسی موجودگی پر گفتگو ہو تو اس میں پنچایت سے پارلیمنٹ تک پورا سفر شامل ہونا چاہیے۔ بلدیاتی ادارے، ضلع سطح کی سیاست، طلبہ کی جمہوری سرگرمیاں، سماجی تنظیمیں، قانونی شعبہ، پالیسی ریسرچ، صحافت اور عوامی خدمت؛ یہ سب سیاسی تربیت کے میدان ہو سکتے ہیں۔ جو معاشرہ صرف منزل دیکھتا ہے، راستہ کھو دیتا ہے؛ اور جو راستے بناتا ہے، منزلیں اس کے لیے اجنبی نہیں رہتیں۔

قیادت صرف تقریر سے نہیں بنتی: ہمارے معاشرے میں مقررین کی کمی نہیں، لیکن کیا ہمیں صرف مقررین چاہییں یا مفکرین بھی؟ جذبات اپنی جگہ، مگر سیاست صرف جذبات سے نہیں چلتی۔ سیاست میں آئین پڑھنا پڑتا ہے، قانون سمجھنا پڑتا ہے، بجٹ دیکھنا پڑتا ہے، اعداد و شمار کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، حلقۂ انتخاب کی سماجی ساخت سمجھنی پڑتی ہے اور مخالف رائے سننے کا حوصلہ بھی پیدا کرنا پڑتا ہے۔

ایک سیاسی نمائندہ صرف وہ نہیں جو مائیک پر بول سکے؛ وہ بھی ہے جو فائل پڑھ سکے، قانون کی زبان سمجھ سکے، عوامی مسئلے کو دستاویز بنا سکے اور ایوان میں اس مسئلے کو مؤثر انداز میں پیش کر سکے۔ آواز بہت سوں کے پاس ہوتی ہے، مگر آواز کو دلیل بنانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔

کیا ہماری سیاست افراد کے گرد گھومتی ہے؟ مسلمانوں کی سیاسی موجودگی پر بحث کرتے ہوئے ایک اور سوال اہم ہے: کیا ہماری سیاسی [illegible] ایک امیدوار کامیاب ہوا تو گویا پوری قوم کی سیاسی کامیابی سمجھ لیا گیا۔ کوئی شکست کھا گیا تو گویا پوری سیاست ناکام ہو گئی۔

یہ طرزِ فکر کسی بھی معاشرے کے لیے طویل مدتی سیاسی منصوبہ نہیں بن سکتا۔

قیادت کا اصل امتحان یہ نہیں کہ ایک لیڈر کتنا بڑا ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ اس کے بعد کتنے لوگ کھڑے ہونے کے قابل ہیں۔ اگر ایک شخص کے جانے سے پورا سیاسی منظر خالی ہو جائے تو مسئلہ صرف شخص کا نہیں، سیاسی تربیت کے نظام کا بھی ہے۔ مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کا سوال صرف مذہبی شناخت کا سوال نہیں ہونا چاہیے۔ ایک مسلمان نمائندے سے اس کے حلقے کے ہر شہری کو روزگار، تعلیم، صحت، بنیادی سہولیات، قانون کی بالادستی اور ترقی کے سوال کا جواب بھی چاہیے۔ اسی طرح مسلمان ووٹر کے سامنے بھی صرف شناخت کا سوال نہیں بلکہ کارکردگی کا سوال ہونا چاہیے۔ کسی امیدوار کا تعلق کسی خاص مذہب یا برادری سے ہونا ایک شناخت ہو سکتی ہے؛ لیکن نمائندگی کی اصل آزمائش عوامی خدمت، آئینی ذمہ داری اور کارکردگی کے میدان میں ہوتی ہے۔ یہ فرق سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ جمہوریت میں شناخت دروازہ کھول سکتی ہے، مگر صلاحیت ہی کمرہ آباد کرتی ہے۔

نوجوان کہاں ہیں؟ آج کا سب سے بڑا سوال شاید یہ ہے کہ ہماری نئی نسل سیاست کو کس نظر سے دیکھتی ہے؟ کیا سیاست صرف جلسہ، نعرہ اور الیکشن ہے؟ یا سیاست معاشرے کو سمجھنے، مسائل کی جڑ تک پہنچنے، قانون سازی میں حصہ لینے اور عوامی خدمت کا نام بھی ہے؟ اگر نوجوان صرف سوشل میڈیا پر سیاسی بحث کریں گے لیکن آئین نہیں پڑھیں گے، اگر وہ سیاسی ویڈیوز تو دیکھیں گے لیکن اپنے شہر کا بجٹ نہیں سمجھیں گے، اگر وہ لیڈروں کے بیانات یاد رکھیں گے لیکن اپنے علاقے کے بنیادی مسائل کا ڈیٹا نہیں رکھیں گے تو پھر ہماری سیاسی گفتگو شور تو پیدا کر سکتی ہے، وزن نہیں۔

نئی نسل کو سیاست سے دور کرنا بھی حل نہیں اور اسے صرف جذبات کے حوالے کر دینا بھی حل نہیں۔ ضرورت ایک ایسے سیاسی شعور کی ہے جس میں جذبہ بھی ہو، جستجو بھی؛ شناخت بھی ہو، ذمہ داری بھی؛ آواز بھی ہو، دلیل بھی۔

مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کم ہے یا یہ ایک قابلِ بحث اور اعداد و شمار سے جانچا جانے والا مسئلہ ہے۔ لیکن صرف شکایت کافی نہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ کتنے مسلمان نوجوان سیاسی جماعتوں میں باقاعدہ کام کر رہے ہیں؟ کتنے مقامی انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں؟ کتنے لوگ پالیسی سازی، قانون، معیشت، تعلیم اور انتظامیہ کے میدان میں تیاری کر رہے ہیں؟

شکایت اگر سوال بن جائے تو راستہ کھولتی ہے؛ شکایت اگر عادت بن جائے تو راستہ بند بھی کر سکتی ہے۔ اس لیے شاید اب وقت ہے کہ ہم سیاسی سوال کو صرف "ہمیں کیا ملا؟" تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اس کے ساتھ یہ سوال بھی رکھیں:

"ہم نے کیا تیاری کی؟"

ووٹ کی عزت، ووٹر کی ذمہ داری: ووٹ کی طاقت کو سمجھنے کا مطلب کسی ایک جماعت یا امیدوار کی حمایت کرنا نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ووٹر اپنے حق کو شعوری طور پر استعمال کرے، امیدوار کے منشور، سابقہ کارکردگی، عوامی مسائل پر موقف اور آئینی ذمہ داریوں کو سمجھے۔ جمہوریت میں کسی بھی شہری کا ووٹ اس کی امانت ہے۔ اس امانت کا استعمال جذبات سے بھی ہو سکتا ہے اور شعور سے بھی۔ ووٹ انگلی پر لگنے والی سیاہی ہے، مگر اس سیاہی میں پانچ سال کی کہانی لکھی جا سکتی ہے۔ اسی لیے سیاسی شعور صرف انتخاب کے دن کی ضرورت نہیں؛ یہ پانچ سال کی ضرورت ہے۔ آخر ہم کہاں کھڑے ہیں؟ 2024 کی لوک سبھا میں 24 مسلمان ارکان کی موجودگی ایک حقیقت ہے، اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ تعداد ایوان کی مجموعی طاقت کے مقابلے میں تقریباً 4.42 فیصد بنتی ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے اعداد کے ساتھ اسے دیکھا جائے تو نمائندگی اور آبادی کے تناسب کے درمیان واضح فرق سامنے آتا ہے۔ لیکن اس فرق کو صرف سیاسی نعروں میں تبدیل کر دینا مسئلے کا حل نہیں۔ اصل سوال اس سے کہیں گہرا ہے۔

کیا ہم ووٹر سے نمائندہ بننے کا سفر طے کر رہے ہیں؟ کیا ہم شکایت سے حکمتِ عملی تک پہنچ رہے ہیں؟ کیا ہم افراد سے اداروں کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ کیا ہم نعروں سے دستاویزات، جذبات سے تحقیق اور انتخابی موسم سے مستقل سیاسی شعور کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ قوموں کی سیاسی طاقت صرف ان کے ووٹوں سے نہیں ناپی جاتی؛ ان کے علم، تنظیم، قیادت، اداروں اور مسلسل جدوجہد سے بھی ناپی جاتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی نہیں کہ مسلمان صرف یہ گنیں کہ کتنے ووٹ ہمارے پاس ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ یہ بھی گنیں کہ کتنے ماہرین ہمارے پاس ہیں، کتنے وکیل، کتنے محقق، کتنے اساتذہ، کتنے پالیسی ماہر، کتنے سماجی کارکن اور کتنے ایسے نوجوان ہیں جو کل کی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے تیار ہیں۔ [illegible]

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل سائٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

گاندھی جی کا تصورِ صحت اور ہندوستان میں صحتِ عامہ

نازش احتشام اعظمی

مہاتما گاندھی کی ہندوستان کی تاریخ اور تحریکِ آزادی میں خدمات کو عموماً عدمِ تشدد، ستیاگرہ اور سیاسی بیداری کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، لیکن ان کے افکار کا ایک اہم پہلو صحت، ذاتی حفظانِ صحت اور صفائی ستھرائی بھی ہے۔ گاندھی جی کے نزدیک صحت محض بیماری کی عدم موجودگی کا نام نہیں تھی بلکہ یہ انفرادی نظم وضبط، اخلاقی پاکیزگی، سماجی ذمہ داری اور قومی تعمیرِ نو کی بنیادی شرط تھی۔ ان کا ماننا تھا کہ ایک بیمار اور گندے معاشرے میں حقیقی آزادی کا تصور ادھورا رہتا ہے۔ اسی لیے انہوں نے صفائی، متوازن غذا، جسمانی محنت اور احتیاطی تدابیر کو اپنی سماجی جدوجہد کا اہم حصہ بنایا۔

گاندھی جی کا پختہ عقیدہ تھا کہ صحت کی پہلی ذمہ داری خود فرد پر عائد ہوتی ہے۔ وہ بیماری کے علاج سے زیادہ اس کی روک تھام پر زور دیتے تھے۔ ان کے نزدیک روزمرہ کی درست عادات، صاف ماحول، متوازن غذا، تازہ ہوا اور مناسب آرام انسان کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ان کا یہ تصور جدید علمِ صحتِ عامہ کے ان اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے جن میں صحت کی تعلیم، احتیاطی تدابیر اور عوامی شرکت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

صفائی اور سماجی مساوات

گاندھی جی کے نزدیک صفائی محض جسمانی عمل نہیں بلکہ اخلاقی فریضہ اور اجتماعی ذمہ داری تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ہندوستان کے دیہات، سڑکیں، گھر، کنویں اور عوامی مقامات صاف نہیں ہوں گے تو سیاسی آزادی کے مقاصد بھی مکمل نہیں ہو سکیں گے۔ انہوں نے صفائی کو سوراج کے تصور سے جوڑا اور اس کام کو کمتر سمجھنے والی ذات پات کی سوچ کو چیلنج کیا۔

اپنے آشرموں میں انہوں نے ہر فرد کے لیے بیت الخلاء کی صفائی کو ضروری قرار دیا، تاکہ یہ پیغام عام ہو کہ صفائی کا کام کسی مخصوص طبقے کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر انسان کا فرض ہے۔ اس طرح انہوں نے صحتِ عامہ کو انسانی وقار، مساوات اور سماجی انصاف سے وابستہ کر دیا۔

دیہی صحت اور صاف پانی

گاندھی جی کی قومی تعمیرِ نو کا مرکز دیہی ہندوستان تھا۔ وہ جانتے تھے کہ دیہات میں ناقص صفائی، آلودہ پانی، غذائی قلت اور طبی سہولیات کی کمی بیماریوں کے بڑے اسباب ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ دیہی صحت کی بہتری کے لیے مہنگے ہسپتالوں کے انتظار کے بجائے مقامی وسائل سے عملی اقدامات کیے جائیں۔ محفوظ کنویں، ہوا دار مکانات، نالیوں کی صفائی، فضلے کو کھاد میں تبدیل کرنا اور اجتماعی صفائی کی مہمات ان کے نزدیک صحت مند دیہی زندگی کے بنیادی تقاضے تھے۔

صاف پانی اور حفظانِ صحت کے باہمی تعلق کو بھی انہوں نے خاص اہمیت دی۔ آلودہ پانی اور ناقص صفائی سے ہیضہ، ٹائیفائیڈ اور دیگر متعدی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ گاندھی جی نے اپنے عملی کام کے ذریعے صاف پانی کے تحفظ، گھریلو صفائی اور فضلے کے مناسب تصرف کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کا یہ نقطۂ نظر آج کے صحتِ عامہ کے ان پروگراموں سے ہم آہنگ ہے جو پانی، صفائی اور حفظانِ صحت کو بیماریوں کی روک تھام کے لیے بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔

غذا، جسمانی محنت اور صحت مند زندگی

گاندھی جی نے اپنی زندگی میں غذا کے متعدد تجربات کیے۔ وہ سادہ، قدرتی غذا اور اعتدال کے حامی تھے۔ ان کے نزدیک کھانے پینے میں ضبط اور شعورِ صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اگرچہ ان کی بعض غذائی آراء ذاتی تجربات اور اپنے عہد کے حالات سے وابستہ تھیں، تاہم سادگی اور اعتدال کا اصول آج بھی اہمیت رکھتا ہے۔

اسی طرح وہ جسمانی محنت اور سرگرمی کو انسانی صحت کے لیے لازمی سمجھتے تھے۔ روزانہ پیدل چلنا اور سوت کاتنے جیسے کام ان کی زندگی کا حصہ تھے۔ آج جب ہندوستان میں ذیابیطس، موٹاپے اور بلند فشارِ خون جیسے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے، تو باقاعدہ جسمانی سرگرمی، سادہ طرزِ زندگی اور نشہ آور اشیا سے پرہیز کے حوالے سے ان کی تعلیمات کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

صحت اور سماجی ومعاشی حالات

گاندھی جی اس حقیقت سے واقف تھے کہ صحت کا تعلق صرف فرد کی ذاتی عادات سے نہیں بلکہ اس کے معاشی اور سماجی حالات سے بھی ہے۔ غربت، ناخواندگی، گنجان آبادی اور غیر صحت مند ماحول تندرستی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ایک غریب خاندان جو آلودہ ماحول میں رہنے پر مجبور ہو، صرف ذاتی احتیاط سے مکمل صحت حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لیے ان کی صحت سے متعلق جدوجہد کو دیہی ترقی، غربت کے خاتمے اور انسانی مساوات کے تصورات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

گاندھی جی نے اپنے قول وفعل کے ذریعے صفائی اور صحت کا پیغام عام کیا۔ ان کا طریقۂ کار یہ واضح کرتا ہے کہ صحت کے بارے میں آگاہی صرف معلومات فراہم کرنے سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے عوامی شرکت، عملی مثال اور سماجی شعور بھی ضروری ہے۔

صفائی کے کارکنوں کا وقار

صفائی کے کارکنوں کو عزت اور مساوی مقام دینا گاندھی جی کی اصلاحی فکر کا ایک اہم حصہ تھا۔ وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ معاشرے کو بیماریوں اور گندگی سے محفوظ رکھنے والے افراد احترام کے مستحق ہیں۔ ان کے نزدیک صاف ستھرا ملک اسی وقت تشکیل پا سکتا ہے جب صفائی کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے بجائے ایک باوقار سماجی خدمت تسلیم کیا جائے۔

آج صحتِ عامہ کے شعبے میں صفائی کے کارکنوں کے تحفظ، مناسب اجرت اور سماجی احترام کی جو اہمیت تسلیم کی جاتی ہے، وہ گاندھی جی کے اسی تصورِ مساوات سے معنوی مطابقت رکھتی ہے۔

موجودہ دور میں گاندھی جی کے تصورِ صحت کی اہمیت

آزادی کے بعد ہندوستان نے طبی سائنس، ہسپتالوں، ادویات اور صحت کی ٹیکنالوجی میں نمایاں ترقی کی ہے، لیکن آلودگی، ناقص صفائی، فضلے کے نامناسب انتظام اور صحت کی سہولیات تک غیر مساوی رسائی جیسے مسائل آج بھی موجود ہیں۔ ملک کو متعدی بیماریوں کے ساتھ ساتھ طرزِ زندگی سے متعلق دائمی امراض کا بھی سامنا ہے۔

ان مسائل سے نمٹنے کے لیے جدید طبی ترقی کے ساتھ احتیاط، ذاتی بیداری، صاف ماحول اور اجتماعی ذمہ داری کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے۔ گاندھی جی کا تصورِ صحت جدید سائنس اور طبی ترقی کا متبادل نہیں بلکہ ایک ایسا اخلاقی اور سماجی نقطۂ نظر فراہم کرتا ہے جو صحت مند معاشرے کی تشکیل میں معاون ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ گاندھی جی کے نزدیک صحت مند افراد اور صاف ستھرا ماحول ایک آزاد اور خوددار قوم کی بنیادی ضرورت ہیں۔ ان کا پیغام تھا کہ ہر شخص اپنی صحت کی ذمہ داری قبول کرے، اپنے ماحول کو صاف رکھے اور ہر انسان کے ساتھ مساوات اور احترام کا برتاؤ کرے۔ اگر ہم ان اصولوں کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا لیں تو ایک صحت مند، منصفانہ اور باشعور معاشرے کی تشکیل کی جانب مؤثر قدم اٹھا سکتے ہیں۔**

☆☆☆☆

islahihealthcarefoundation@gmail.com

گاندھی جی: تحریکِ آزادی کے عظیم رہنما اور اہنسا و سچائی کے پیغامبر

سید قمر عباس نقوی، نئی دہلی

قومی تحریکِ آزادی کے عظیم رہنما موہن داس کرم چند گاندھی اہنسا، سچائی، مساوات اور انسانیت کے علم بردار کے طور پر یاد کیے جاتے ہیں۔ انہیں نہ صرف ہندوستان کی تحریکِ آزادی بلکہ عالمی سطح پر امن، حریت اور عدمِ تشدد کے مؤثر ترجمان کی حیثیت سے بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

موہن داس کرم چند گاندھی، جنہیں محبت اور احترام سے "باپو" اور "مہاتما" کہا جاتا ہے، 2 اکتوبر 1869ء کو گجرات کے ساحلی شہر پوربندر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کرم چند گاندھی ریاستِ کاٹھیاواڑ میں دیوان کے منصب پر فائز رہے، جب کہ ان کی والدہ پتلی بائی مذہبی مزاج رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر سال 2 اکتوبر کو ان کی یاد میں "گاندھی جینتی" منائی جاتی ہے، جب کہ اقوامِ متحدہ نے بھی اس دن کو "عالمی یومِ عدمِ تشدد" قرار دیا ہے۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم

گاندھی جی کی ابتدائی تعلیم پوربندر اور راج کوٹ میں ہوئی۔ دورِ طالب علمی ہی سے ان کی شخصیت میں سچائی اور خود احتسابی کے اوصاف نمایاں تھے۔ ایک مرتبہ اسکول میں غیر حاضری کی وجہ بتانے کے باوجود استاد نے انہیں جھوٹا قرار دیا۔ اس واقعے نے ان کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا اور انہیں یہ احساس دلایا کہ سچائی کے ساتھ احتیاط اور ذمہ داری بھی ضروری ہے۔

1888ء میں وہ قانون کی تعلیم حاصل کرنے انگلستان گئے اور 1891ء میں بیرسٹر بن کر ہندوستان واپس آئے۔ لندن میں مختلف مذاہب، فلسفوں اور اخلاقی تصورات کے مطالعے نے ان کی شخصیت میں غور وفکر اور خود احتسابی کے رجحان کو مزید پختہ کیا۔

جنوبی افریقہ کا تجربہ اور ستیاگرہ

گاندھی جی کی عملی زندگی کا فیصلہ کن موڑ جنوبی افریقہ میں آیا، جہاں وہ 1893ء میں ایک قانونی مقدمے کے سلسلے میں گئے۔ وہاں انہیں نسلی امتیاز اور ناانصافی کا سامنا کرنا پڑا۔ 31 مئی 1893ء کو پیٹر مارٹزبرگ ریلوے اسٹیشن پر فرسٹ کلاس کا ٹکٹ رکھنے کے باوجود انہیں صرف غیر سفید فام ہونے کی بنا پر ڈبے سے باہر پھینک دیا گیا۔

اس واقعے نے ان کے اندر ظلم اور نسلی امتیاز کے خلاف مزاحمت کا عزم پیدا کیا۔ تاہم انہوں نے تشدد کے بجائے سچائی، اخلاقی قوت اور عدمِ تشدد کا راستہ اختیار کیا۔ یہی فکر آگے چل کر "ستیاگرہ" کی صورت میں سامنے آئی، جو ان کی جدوجہد کا بنیادی اصول بنا۔

ہندوستان واپسی اور تحریکِ آزادی

تقریباً دو دہائیاں جنوبی افریقہ میں گزارنے کے بعد گاندھی جی جنوری 1915ء میں ہندوستان واپس آئے۔ انہوں نے ملک کے مختلف علاقوں کا سفر کیا اور عوامی زندگی کے مسائل کو قریب سے سمجھا۔ جلد ہی وہ قومی تحریکِ آزادی کے مرکزی رہنماؤں میں شامل ہو گئے۔

عدمِ تشدد، سچائی، سول نافرمانی، عدمِ تعاون اور عوامی بیداری ان کی جدوجہد کے نمایاں ذرائع تھے۔ چمپارن، کھیڑا، احمد آباد، نمک مارچ اور بھارت چھوڑو تحریک جیسے اہم مراحل میں ان کی قیادت نے ہندوستان کی قومی سیاست پر گہرا اثر ڈالا۔ قید وبند کی صعوبتوں کے باوجود ان کا عزم متزلزل نہ ہوا۔ انہیں یقین تھا کہ پُرامن مگر پُرعزم مزاحمت جابرانہ اقتدار کے مقابلے میں ایک مؤثر اخلاقی قوت بن سکتی ہے۔

رفقائے کار اور مسلمانوں کا کردار

ہندوستان کی تحریکِ آزادی کسی ایک فرد یا جماعت کی جدوجہد نہیں تھی۔ اس میں مختلف مذاہب، علاقوں اور طبقات سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں نے حصہ لیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل، خان عبدالغفار خان، مولانا محمد علی، مولانا ابوالکلام آزاد، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، مولانا حسین احمد مدنی اور سروجنی نائیڈو سمیت متعدد شخصیات اس جدوجہد سے وابستہ رہیں۔

مسلمانوں اور ان کے مذہبی، سیاسی وسماجی اداروں نے بھی قومی تحریک میں فعال کردار ادا کیا۔ جمعیت علمائے ہند، مجلسِ احرار، مومن کانفرنس اور خدائی خدمت گار تحریک جیسی تنظیموں نے برطانوی اقتدار کے خلاف جدوجہد میں حصہ لیا۔ یہ تحریک ہندوستان کی مشترکہ قومی جدوجہد اور اتحاد کی ایک نمایاں مثال تھی۔

صحافت اور تصنیف وتالیف

گاندھی جی ایک صاحبِ مطالعہ قلم کار اور صحافی بھی تھے۔ انہوں نے صحافت کو عوامی بیداری اور اصلاحِ معاشرہ کا مؤثر ذریعہ بنایا۔ "انڈین اوپینین"، "ینگ انڈیا" اور "ہریجن" جیسے اخبارات وجرائد کے ذریعے انہوں نے سیاسی آزادی، سماجی اصلاح، مذہبی رواداری، غربت، چھوت چھات اور انسانی مساوات کے موضوعات پر اپنے خیالات پیش کیے۔

ان کی مشہور خودنوشت "سچائی کے تجربات" میں انہوں نے اپنی کامیابیوں کے ساتھ کمزوریوں، لغزشوں اور ذاتی تجربات کو بھی بے لاگ انداز میں بیان کیا۔ ان کی تحریریں آج بھی ان کی فکری اور اخلاقی جدوجہد کو سمجھنے کا اہم ذریعہ ہیں۔

زبان اور قومی یکجہتی

گاندھی جی زبان کو قومی یکجہتی اور عوام سے براہِ راست رابطے کا اہم وسیلہ سمجھتے تھے۔ وہ ہندی اور ہندوستانی کے فروغ کے حامی تھے اور چاہتے تھے کہ قومی زندگی میں ایسی زبانوں کو اہمیت دی جائے جو عام لوگوں کی سمجھ میں آسانی سے آسکیں۔ ان کے نزدیک آزادی محض سیاسی اقتدار کی منتقلی نہیں بلکہ عوام کو اپنی زبان، تہذیب اور اجتماعی خود اعتمادی سے جوڑنے کا نام بھی تھی۔

گاندھی جی کی شہادت

30 جنوری 1948ء کو نئی دہلی میں ایک دعائیہ اجتماع کی طرف جاتے ہوئے ناتھورام گوڈسے نے گاندھی جی کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ ان کی شہادت آزاد ہندوستان کے ابتدائی دور کا ایک عظیم قومی سانحہ تھی۔ دنیا بھر میں اس خبر پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا۔ یہ ایک المناک حقیقت ہے کہ جس شخص نے اپنی پوری زندگی نفرت اور تشدد کے بجائے سچائی، امن اور انسانی ہم آہنگی کا پیغام دیا، وہ خود تشدد کا نشانہ بن گیا۔

گاندھی جی کا پیغام اور آج کا دور

گاندھی جی کی زندگی اس حقیقت کی گواہ ہے کہ سیاسی جدوجہد صرف طاقت اور تصادم کا نام نہیں، بلکہ اخلاقی قوت، سچائی، عوامی بیداری اور پُرامن مزاحمت بھی تاریخ کا رخ بدل سکتی ہے۔

آج دنیا جنگ، نفرت، عدمِ برداشت اور انتہا پسندی جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے ماحول میں گاندھی جی کے عدمِ تشدد، انسانی مساوات اور مذہبی رواداری کے تصورات پر غور کرنے کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ان کے بعض سیاسی اور معاشی نظریات سے اختلاف ممکن ہے، لیکن انسانی وقار، امن اور عدمِ تشدد کے حوالے سے ان کا فکری ورثہ آج بھی اہمیت رکھتا ہے۔

اگر ہم واقعی "باپو" کو خراجِ عقیدت پیش کرنا چاہتے ہیں تو محض رسمی تقریبات کافی نہیں۔ ہمیں اپنے معاشرے میں نفرت کے بجائے محبت، تعصب کے بجائے مساوات، تشدد کے بجائے مکالمے اور انتقام کے بجائے انصاف کو فروغ دینا ہوگا۔

آیئے، گاندھی جینتی کے موقع پر یہ عہد کریں کہ سچائی، انسانیت، رواداری اور امن کو محض تقریبات کا موضوع نہیں بلکہ اپنی عملی زندگی اور قومی کردار کا حصہ بنائیں گے۔ یہی گاندھی جی کی یاد کو بامعنی خراجِ عقیدت پیش کرنے کا معتبر راستہ ہے۔

☆☆☆☆

مہاتما گاندھی نے تحریک کے لیے عدم تشدد کو شرط قرار دیا

ڈاکٹر شجاعت حسین

02 اکتوبر کو مہاتما گاندھی کی ولادت باسعادت کے روز دنیا کے گوشے گوشے میں خراجِ تحسین ادا کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں جابجا یہ تقریب دھوم دھام سے انجام دی جاتی ہے۔ آپ کی 157ویں یومِ پیدائش منائی جا رہی ہے۔

مہاتما گاندھی کا پورا نام موہن داس کرم چند گاندھی ہے اور آپ کے والد کا نام کرم چند اتم چند گاندھی ہے۔ 02 اکتوبر 1869ء میں گجرات کا کاٹھیاواڑ کے ایک قصبہ پوربندر کو آپ کی ولادت سے شرف حاصل ہوا۔ معاشرے، ملک اور دنیا کے لوگوں کے ذہن میں سوال ہے کیا آج، جب پوری دنیا جنگ کی آگ میں جھلس رہی ہے، تیسری عالمی جنگ دہانے پر ہے اور انسانیت سسک رہی ہے، ہمیں گاندھی جی کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ محسوس نہیں ہوتی؟

موجودہ حالات کا جائزہ لیا جائے کہ جن زی سڑکوں پر ہیں نعرہ بلند ہے "ووٹ چور گدی چھوڑ" وجوہات متعدد ہیں اور اہلِ وطن واقف ہیں۔ ان لوگوں سے یہ سوال ہے کہ جو اس رجحان کو مضبوط بنانے میں حصہ لے رہے ہیں کہ کیا وہ اپنے بچے کی پرورش اس طرح کرنا چاہیں گے کہ وہ گاندھی بنے یا گوڈسے، اڈولف ہٹلر، بچوں کے قاتل بنیامین نیتن یاہو، انسانیت کا قاتل جارج بش، امن وامان کا مخالف اور جھوٹ بولنے والی مشین ڈونلڈ ٹرمپ یا نواسہ رسول خداؐ یزید جن کا نام ظالم اور قاتلوں میں شمار ہوتا ہے، جنہیں دنیا کے شرفاء اور انسانیت، آشتی وامن پسند افراد ناپسند کرتے ہیں؟ والدین اپنے بچوں کو گیانیش گپتا، ان مفسدین یا مہاتما گاندھی کا اوتار بنانا پسند کریں گے۔ اس سوال کا جواب شاید ہماری گہری جڑ پکڑ چکی پریشانیوں کے حل کی طرف اشارہ کر سکتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ مہاتما گاندھی نے عدم تعاون کی تحرک شروع کی اور لوگوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا اور آزادی کی تڑپ پیدا کی۔ آپ نے ہندوستان میں اتحاد قائم کیا۔ نفرت کی بیج نہیں بویا۔ آزادی کی لڑائی میں سب سے اہم کردار ادا کیا وہ صدا تھی "اتحاد ہی قوت ہے"۔ اس قوت و عزم سے انگریز گھبرا گئے اور ان کی فکر متزلزل ہو کر رہ گئی۔ ان کے قدموں میں لغزش پیدا ہو گئی۔ یاددہانی کے لیے ضروری ہے کہ مہاتما گاندھی نے "عدم تعاون تحریک کے لیے عدم تشدد کو شرط قرار دیا"۔

موہن داس کرم چند گاندھی کا تعرف چند جملوں میں کرنا ممکن نہیں، یہ ویسے ہی ہے جیسے سورج کو دیا دکھانا۔ آج کے پر آشوب ماحول میں ضروت و اہمیت اور آپ کے کردار کی افادیت پر روشنی ڈالی جائے۔ آپ دنیا کی عظیم اور نامور ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی عظمت کے قائل نہ صرف اہلِ وطن ہیں بلکہ اہلِ عالم بھی ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں اس قدر عزت اور شہرت حاصل کی کہ آپ کے عقیدت مندوں نے آپ کی مورتی جگہ جگہ نصب کر لیے بلکہ کئی جگہ مندروں میں آپ کی مورتی کی پوجا ہونے لگی۔

کیا حقیقت ہے کہ نیکی، عدم تشدد، قربانی، امن، محبت، آشتی کا یہ دیوتا آج ساری دنیا کا آئیڈیل رہنما ہے۔ بڑے بڑے سیاستدان آپ کے فلسفے کے قائل ہیں۔ آپ کے ایک ایک نقطے پر دانشمند سرخم کرتے ہیں۔ سارا جہاں آپ کا گرویدہ ہے۔

مہاتما گاندھی کا امام حسین علیہ السلام سے آزادی کا سبق حاصل کرنے اور عدم تشدد کی تحریک کے حوالے سے غیر مسلم مصنفین کا امام حسین اور کربلا کو خراجِ عقیدت گہرا فکری تعلق رہا ہے۔

تاریخی پس منظر اور

مشہور قول ہے کہ گاندھی سے یہ قول منسوب کیا جاتا ہے کہ "میں نے حسینؑ سے سیکھا کہ مظلوم ہو کر بھی فتح کیسے حاصل کی جاتی ہے۔"

موهن داس کرم چند گاندهی کا تعارف چند جملوں میں کرنا ممکن نهیں، یه ویسے هی هے جیسے سورج کو دیا دکهانا۔ آج کے پر آشوب ماحول میں ضروت و اهمیت اور آپ کے کردار کی افادیت پر روشنی ڈالی جائے۔ آپ دنیا کی عظیم اور نامور هستیوں میں شمار هوتے هیں۔ آپ کی عظمت کے قائل نه صرف اهل وطن هیں بلکه اهل عالم بهی هیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں اس قدر عزت اور شهرت حاصل کی که آپ کے عقیدت مندوں نے آپ کی مورتی جگه جگه نصب کر لیے بلکه کئی جگه مندروں میں آپ کی مورتی کی پوجا هونے لگی۔

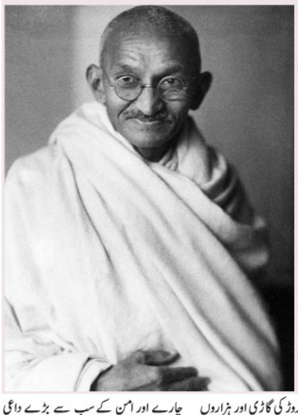

انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ کاش امام حسین علیہ السلام کے اصحاب کے کردار نما میرے ساتھ ہوتے!"

تحقیقی حیثیت ہے کہ مؤرخین اور محققین کے مطابق اس مخصوص اور لفظی قول کا براہِ راست تحریری اور تاریخی حوالہ گاندھی کی مستند تحریروں میں ملتا ہے۔ اور اس سلسلے میں تحقیق جاری ہے۔

تاریخ دان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ گاندھی کربلا کے واقعے اور امام حسین علیہ السلام کی قربانی کو ظلم، ناانصافی اور استبداد کے خلاف ڈٹ جانے کی ایک عظیم اخلاقی مثال مانتے تھے۔

مہاتما گاندھی کی انسانیت دوستی اور سادگی نہ صرف تحریکِ آزادیٔ ہند بلکہ پوری دنیا کے لیے امن، اخوت اور سچائی کی ایک روشن مثال ہے۔

گاندھی جی نے انتہائی سادہ لباس (صرف ایک دھوتی) اپنایا اور غریب ترین انسان کی زندگی کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کیا۔ آج کے نیتا کے جیسے 10 لاکھ کا سوٹ، ایک لاکھ کا قلم، تین لاکھ کا چشمہ، 10 کروڑ کی گاڑی اور ہزاروں کروڑ کے جہاز کا استعمال نہیں کیا۔ مہاتما گاندھی کا اسلحہ "سچائی اور عدم تشدد" تھا۔ آج کے نیتا جھوٹ اور نفرت کو کاری ضرب بنا رکھا ہے۔

وہ محلات یا پُرتعیش زندگی کے بجائے آشرموں میں رہے، اپنے کپڑے خود کاتتے (چرخہ چلاتے) اور چھوٹے موٹے کام خود کرنا پسند کرتے تھے۔

ان کی سادگی کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ دنیا کے معاملات سے بے خبر تھے؛ بلکہ وہ اعلیٰ درجے کے حکمتِ عملی اور معاملہ فہم انسان تھے جو صاف گوئی کو ترجیح دیتے تھے۔

گاندھی جی کا نظریہ تھا کہ تمام انسان مذہب، نسل، ذات اور رنگ سے بالاتر ہو کر برابر ہیں۔ عدل، انصاف، مساوات، امن، سچائی اور عدم تشدد کے پجاری تھے۔

انہوں نے دنیا کو یہ سکھایا کہ جبر اور ظلم کا مقابلہ بغیر تشدد کے، محبت اور سچی اخلاقی طاقت سے کیا جا سکتا ہے۔ وہ تمام مذاہب کی عزت کرتے تھے اور ہندوستانی معاشرے میں بھائی چارے اور امن کے سب سے بڑے داعی تھے۔

گاندھی جی نے معاشرے کے کمزور طبقوں اور جنہیں اچھوت سمجھا جاتا تھا، ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی اور انہیں گلے لگایا۔

آج کے پرتشدد اور مادہ پرست دور میں مہاتما گاندھی کی انسانیت، سادگی اور عدم تشدد کا فلسفہ پہلے سے کہیں زیادہ معتبر اور مشعلِ راہ ہے۔

موہن داس کرم چند گاندھی اپنی اعلیٰ شخصیت اور کارنامے سے مہاتما بنے۔ انہوں نے اپنے آپ کو وشوا گرو کہلوانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھا۔ وہ سادگی کی ایک ہی قسم کو جانتے ہیں یعنی طفلانہ سادگی۔ یہ حضرات جب سنتے تھے کہ مہاتما گاندھی ایک مذہبی آدمی ہیں اور انتہائی سادگی کی زندگی بسر کرتے ہیں تو لوگ ان کے پیروکار بنتے چلے گئے۔ مہاتما گاندھی انقلابی سوچ کے حامل، انسانیت کے محسن تھے۔

مہاتما گاندھی کے افکار اور اصول آج کے دور میں بھی اتنے ہی اہم اور مفید ہیں جتنے وہ تحریکِ آزادی کے وقت تھے۔

مسائل کا حل بندوق کی بجائے بات چیت اور پُرامن جدوجہد سے نکالنے کی ضرورت آج پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

گاندھی جی تمام مذاہب کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کے زبردست حامی تھے۔

موجودہ معاشرتی اور سیاسی کشیدگی کے دور میں ان کی تعلیمات ہمیں باہمی احترام اور رواداری کا درس دیتی ہیں۔

ستیہ گرہ (حق اور سچ کی خاطر جدوجہد) سے دنیا واقف ہے۔ ناانصاری اور ظلم کے خلاف پُرامن طریقے سے آواز اٹھانے کا اصول یعنی ستیہ گرہ آج بھی دنیا بھر کی جمہوری اور شہری حقوق کی تحریکوں کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے۔

اگر گلوب پر نظر ڈالی جائے تو تقریباً دنیا کے 50 سے زیادہ ممالک خونریز تنازعات میں الجھے ہوئے ہیں۔ امریکہ اپنے دولت مند اتحادیوں کے ساتھ ایران جیسے عدل، انصاف، امن و مساوات پسند ملک کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ ان کے رہبرِ معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای رحمت اللہ علیہ کو ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ شہید کر دیا۔ ان کے ساتھ جنرل، کمانڈر، اعلیٰ مشیر و صلاح کار بھی شہید ہوئے۔ میناب اسکول میں 170 بچیوں کو شہید کیا اور سینکڑوں اسکول، کالج، یونیورسٹی، اسپتال، ہزاروں رہائش مسمار کیا۔ پر دنیا خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہوئی ہے۔ امریکہ نے اس عالمی انسانیت اور شہر کے تصور کو ہی تباہ کر دیا ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد تو اپنے آپ کو دنیا کا حکمران سمجھ بیٹھا ہے۔ لیکن ایران نے اس کی عسکریت، حکمرانی، غرور اور خود ساختہ ورلڈ آرڈر کو آبنائے ہرمز میں غرق کر دیا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب امریکہ کا مطلب دنیا بھر کی صلاحیتوں اور ذہانت کا ایک ایسا مرکز تھا جہاں مختلف ممالک کے لوگ آکر اس معاشرے کا حصہ بنتے تھے۔ ہر ایک نے امریکہ کو عظیم بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اور اس ملک نے غیر منصفانہ راستہ اپنایا، برے نتائج سامنے ہیں۔

مساوات اور بھائی چارہ ہی وہ مرہم تھے جو دو عالمی جنگوں سے پیدا ہونے والے زخموں کو بھر سکتے تھے۔ ان دنوں مہاتما گاندھی، البرٹ آئن اسٹائن اور ژاں پال سارتر جیسے عظیم مفکرین کی اپیلیں اور خیالات صرف ان کے اپنے ممالک یا علاقوں تک محدود نہیں تھے۔ اس زمانے میں دنیا میں خواندگی کی شرح محدود تھی، اس کے باوجود خیالات خود ہی دور دور تک پھیل جاتے تھے۔

کئی دہائیوں تک یہ نظام مؤثر طریقے سے چلتا رہا۔ دنیا بھر کے ترقی پسند لوگ مارٹن لوتھر کنگ کی جدوجہد اور نیلسن منڈیلا کی جدوجہد کو اپنی جدوجہد سمجھتے تھے۔ ان تحریکوں کا دنیا بھر کی حکومتوں پر بھی مثبت اثر پڑتا تھا۔

آج ہر ملک صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسانی بھائی چارے کے وہ رشتے کمزور ہوتے جا رہے ہیں جنہوں نے صدیوں تک معاشروں کو جوڑے رکھا۔ آج کوئی ایسا عالمی ادارہ یا نظریہ موجود نہیں جو آمرانہ حکمرانوں کو قابو میں رکھ سکے۔ آج کی دنیا غریب ممالک اور ان کے شہریوں کے مسائل کے بارے میں بھی زیادہ فکرمند نظر نہیں آتی۔

ایک اور رجحان جو ہم وطنوں نے گزشتہ کئی برسوں کے دوران دیکھا ہے، وہ یہ ہے کہ ناتھورام گوڈسے سے متعلق پھیلائی جانے والی من گھڑت کہانیاں گاندھی کی مقبولیت اور پیغام پر غالب آرہی ہیں۔

ان لوگوں سے یہ سوال کرنا ہوگا جو اس رجحان کو مضبوط بنانے میں حصہ لے رہے ہیں کہ کیا وہ اپنے بچے کی پرورش اس طرح کرنا چاہیں گے کہ وہ گاندھی بنے یا گوڈسے، یزید، بنیامن نیتن یاہو یا جھوٹے، مکار اور انسانیت وامن کے تباہکاری کے ملزم؟ امید کی کرنیں نظر آنے لگی ہیں کہ جن زی کی تحریک نئی تاریخ رقم کرے گی۔

وطن پرستوں کی دعا ہے کہ اہلِ وطن مہاتما گاندھی کے راستے پر چلیں یا کوئی اور گاندھی وطن کی رہنمائی کے لیے آجائے!

موبائل 7060888223

گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ،

یوتھ کانگریس کا نائٹ مارچ پُرتشدد جھڑپ میں تبدیل

ایس ایف آئی کی ہڑتال، 200 سے زائد افراد پر ناقابلِ ضمانت مقدمات درج

ترواننت پورم: الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرنے کے لیے بدھ کے روز نکالی جانے والی یوتھ کانگریس کا نائٹ مارچ ٭ مظاہرین اور اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی) کارکنوں کے بیچ پرتشدد جھڑپ میں تبدیل ہو گیا۔ پولیس نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے لاٹھی چارج کا سہارا لیا اور اس سلسلے میں 200 سے زائد افراد کے خلاف ناقابلِ ضمانت مقدمات درج کر لیے ہیں۔ اس جھڑپ اور اس کے نتیجے میں ہونے والی پولیس کارروائی کے خلاف احتجاج کے طور پر، ایس ایف آئی نے جمعرات کو ریاست بھر کے تعلیمی اداروں میں ہڑتال کی کال دی ہے۔ یوتھ کانگریس کے کارکنوں کا دعویٰ ہے کہ جب وہ رات تقریباً آٹھ بجے پالایم میں کیرالہ یونیورسٹی مینز ہاسٹل کے قریب گیانیش کمار کا پتلا جلا رہے تھے، تو یونیورسٹی ہاسٹل کے اندر سے ان پر بیئر کی بوتلیں اور پتھر پھینکے گئے۔ مبینہ طور پر اس سے اشتعال میں آ کر، یوتھ کانگریس کے مظاہرین نے بھی جوابی حملے کرتے ہوئے جلتا ہوا پتلا اور مشعلیں ہاسٹل کے احاطے کے اندر پھینک دیں۔ نتیجتاً، ہاسٹل کے احاطے میں آگ بھڑک اٹھی، جس کے باعث فائر اینڈ ریسکیو سروسز کے اہلکاروں کو فوری طور پر موقعے پر پہنچ کر شعلوں پر قابو پانا پڑا۔ پولیس کی مداخلت کے بعد، یوتھ کانگریس کے کارکنان سکریٹریٹ کی طرف پیچھے ہٹ گئے۔ تاہم، صورتحال اس وقت دوبارہ کشیدہ ہو گئی جب ایس ایف آئی اور ڈیموکریٹک یوتھ فیڈریشن آف انڈیا کے ارکان بڑی تعداد میں جمع ہو گئے اور انہوں نے سکریٹریٹ کی طرف مارچ کیا، جس کے نتیجے میں ایک تصادم ہوا۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پی وجین، اپوزیشن لیڈر پنارائی وجین اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ کے اسٹیٹ سکریٹریٹ ممبر وی سیوان کٹی سمیت اعلیٰ پولیس حکام اور رہنماؤں نے جائے وقوع پر پہنچ کر صورتحال کو پرامن بنانے کی کوشش کی۔ تصادم کے دوران کئی طلبہ اور پولیس اہلکار، بشمول ایس ایف آئی کے ریاستی سکریٹری پی ایس سنجیو اور یونیورسٹی یونین کے عہدیدار اچو، زخمی ہوئے جنہیں ایمبولینسوں کے ذریعے فوری طور پر جنرل ہسپتال منتقل کیا گیا۔ سازش کا الزام لگاتے ہوئے، ایس ایف آئی کی قیادت نے کانگریس اور پولیس پر شدید تنقید کی۔ ایس ایف آئی کے رہنما وی کے سنوج نے الزام لگایا کہ کینٹونمنٹ سرکل انسپکٹر اور سب انسپکٹر نے جان بوجھ کر ایس ایف آئی کے رہنماؤں کو نشانہ بنایا اور ان پر تشدد کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پولیس نے ان رہنماؤں کو بے رحمی سے پیٹا جو دراصل تصادم کو روکنے کے لیے وہاں پہنچے تھے۔ ایس ایف آئی کی قیادت نے مزید الزام لگایا کہ اس تشدد کے پیچھے کانگریس رہنماؤں کی ایک سازش تھی، جس کا مقصد یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کے وزراء کے خلاف حال ہی میں لگنے والے کرپشن کے الزامات سے عوام کی توجہ ہٹانا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یوتھ کانگریس کے ارکان نے آگے بڑھ کر پی ایس سنجیو سمیت ان افراد پر حملہ کیا جو ہاسٹل میں پھینکے گئے جلتے ہوئے پتلے سے لگنے والی آگ کو بجھانے کے لیے پولیس کی درخواست پر کام کر رہے تھے۔ انہوں نے پولیس پر کانگریس رہنماؤں کے ساتھ ساز باز کا الزام بھی لگایا۔ اس واقعے کے بعد مختلف سیاسی دفاتر پر وسیع پیمانے پر حملے شروع کر دیے گئے، جن میں ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اور کیرالہ ریاستی کانگریس کمیٹی کے دفاتر کے ساتھ ساتھ بی جے پی کا ریاستی کمیٹی دفتر، مارار جی بھون بھی شامل ہیں۔ ریاست بھر میں احتجاج کی کال دیتے ہوئے، ایس ایف آئی نے جمعرات کو تعلیمی اداروں میں ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ طلبہ تنظیم نے بیان دیا کہ جمعرات کو دوپہر 12 بجے تمام ضلع پولیس ہیڈ کوارٹرز اور سکریٹریٹ کی طرف احتجاجی مارچ نکالے جائیں گے۔

ایس آئی آر معاملے میں بمبئی ہائی کورٹ کی الیکشن کمیشن کو سخت پھٹکار

کانگریس کا چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ

ایس آئی آر سے متعلق ایک معاملہ میں بامبے ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن کو سخت پھٹکار لگائی ہے۔ یہ خبر کئی اخبارات میں شائع ہوئی ہے، جن میں سے ایک خبر کا تراشہ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کر کہا ہے کہ ''سطح در سطح گیانیش کمار کے سیاہ کارنامے سامنے آ رہے ہیں۔'' ساتھ ہی اپوزیشن پارٹی نے ایک بار پھر چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے سب سے پہلے بامبے ہائی کورٹ کا ایک تبصرہ پیش کیا ہے، جس میں عدالت نے الیکشن کمیشن کی خوب کلاس لگائی ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے سخت رخ اختیار کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے کہا کہ ''سارے قانون بھول جاؤ اور صرف سافٹ ویئر کے پیچھے بھاگو۔'' کانگریس نے مطلع کیا ہے کہ الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کی دھاندلی سے گوا میں گڑبڑی کی تھی، جس کے خلاف لوگ ہائی کورٹ پہنچے، وہیں الیکشن کمیشن کو عدالت سے یہ پھٹکار لگی۔ کانگریس نے بتایا کہ عرضی پر سماعت کے دوران عدالت نے الیکشن کمیشن سے کہا کہ ایس آئی آر نے حقیقی معنوں میں پورے سسٹم کو سسپنڈ کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ سارے قوانین کو بھول جاؤ اور صرف سافٹ ویئر کو مانو، لیکن ایسا بالکل نہیں چل سکتا۔ ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ ''ہمیں قانون دکھائیں کہ بغیر سماعت کے نام ہٹانے کا اختیار الیکشن کمیشن کو کس نے دیا؟'' بامبے ہائی کورٹ کے مطابق الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ کوئی بھی ووٹر نہ چھوٹے، لیکن 6 لوگ عدالت پہنچ گئے ہیں اور معلوم نہیں مزید کتنے ہیں جو عدالت نہیں پہنچ سکے۔ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں بتایا ہے کہ یہ معاملہ گوا کے ایک ہی کنبہ کے 6 لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے کاٹنے سے جڑا تھا، جبکہ انھوں نے اپنا پتہ بدلنے کی جانکاری فارم-8 بھر کر الیکشن کمیشن کو دی تھی۔ کانگریس کے مطابق جب یہ معاملہ عدالت پہنچا تو الیکشن کمیشن کو واضح لفظوں میں کہا گیا کہ ای آر او کے پاس سافٹ ویئر کی مکمل رسائی ہونی چاہیے تاکہ وہ اس میں جانکاری ڈال یا ہٹا سکیں۔ یہ رسائی کسی تیسرے شخص کے پاس نہیں ہو سکتی۔ اس پورے معاملہ کو سامنے رکھنے کے بعد کانگریس نے حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''صاف ہے، مودی کے حکم پر گیانیش کمار 'ووٹ چوری' کو انجام دے رہے ہیں، اور اب سطح در سطح ان کے سیاہ کارنامے سامنے آ رہے ہیں۔'' ساتھ ہی پارٹی نے مطالبہ کیا کہ ''گیانیش کمار کو فوراً عہدہ سے ہٹانا چاہیے اور ان کی گرفتاری ہونی چاہیے۔''

گیانیش کمار نے بنگال میں انتخابی عمل کو متاثر کیا

ووٹروں کے حقوق چھینے: ممتا بنرجی

نئی دہلی، یکم اکتوبر (یواین آئی) (مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی صدر ممتا بنرجی نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر ووٹروں کے حقوق چھیننے اور ووٹر لسٹ کے خصوصی تفصیلی نظرثانی (ایس آئی آر) کے ذریعے انتخابی عمل کو متاثر کرنے کے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شہریوں کے حقوق 'غائب' کر دیے ہیں۔ انہوں نے یہاں ابھیشیک بنرجی کی سرکاری رہائش گاہ پر جمعرات کے روز منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وہ مسٹر گیانیش کمار کو 'ونیش کمار' کہتی ہیں، کیونکہ ان کے مطابق انہوں نے لوگوں کا ووٹ دینے کا حق 'ونیش' (غائب) کر دیا ہے۔ محترمہ بنرجی نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر کے دوران بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام ہٹائے گئے اور اس سے انتخابی عمل متاثر ہوا۔ محترمہ بنرجی نے کہا کہ مغربی بنگال میں انتخابات اپریل میں ہونے تھے، جبکہ ایس آئی آر کا عمل ستمبر میں شروع کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ترنمول کانگریس 100 متاثرین کو لے کر عدالت بھی گئی، لیکن ان کی بات نہیں سنی گئی۔ انہوں نے ایس آئی آر سے جڑے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ترنمول 2021 میں کولکاتا اسمبلی حلقے میں تقریباً 4.55 لاکھ ووٹوں سے جیتی تھی۔ اس سیٹ سے ایس آئی آر میں تقریباً 6.97 لاکھ نام ہٹائے گئے۔ ندیہ میں ترنمول کی جیت کا فرق 20,903 ووٹ تھا، جبکہ ان کے مطابق ایس آئی آر میں 4,87,565 نام ہٹائے گئے۔ شمالی 24 پرگنہ میں جیت کا فرق 9,13,943 ووٹ تھا، جبکہ ایس آئی آر میں 12,60,096 نام ہٹائے گئے۔ محترمہ بنرجی نے کہا " ,شمالی دناج پور میں 2021 میں ترنمول کی جیت کا فرق 2,44,744 ووٹ تھا، جبکہ ایس آئی آر میں 3,63,646 نام ہٹائے گئے۔ پوربا بردمان میں 2021 میں ترنمول کی جیت کا فرق 2,75,905 ووٹ تھا اور 2026 میں 4,35,864 نام ہٹائے گئے۔ پوربا مدنی پور میں ہم 2,00,464 ووٹوں سے جیتے تھے، جبکہ ایس آئی آر میں 2,73,707 ووٹ ہٹا دیے گئے۔''انہوں نے کہا" , کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو ووٹر لسٹ سے کیسے غائب کیا؟ لوگوں کو ووٹر لسٹ سے کیسے محروم کیا؟ یہ اعداد و شمار ایس آئی آر کے دوران اپنائے گئے طریقے کو دکھاتے ہیں۔''ترنمول کانگریس کی سربراہ نے انتخابات کے دوران مرکزی فورسز کے کردار پر بھی الزامات عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ ایک انتخابی حلقے میں پارٹی کے ایجنٹوں کو مبینہ طور پر مار کر اور پیٹ کر باہر کر دیا گیا نیز اس کے بعد سی ٹی وی کو بلاک کر دیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پارٹی تقریباً 15,000 ووٹوں سے آگے چل رہی تھی، لیکن بعد میں اس سیٹ سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) جیت گئی۔ انہوں نے اسے انتخابی عمل کو 'کیپچر'، 'ہائیجیک' اور 'سنٹرلائز' کیے جانے کا معاملہ بتایا۔ محترمہ بنرجی نے ایس آئی آر کو لے کر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب 'اسپیشل اینٹینسو رویژن' ہے، لیکن انہوں نے اسے 'اسپیشل انسٹیو فار رولنگ پارٹی' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر مہاراشٹر، بہار اور ہریانہ سمیت دیگر مقامات پر بھی ہوا ہے، لیکن ان کی پارٹی نے بنگال میں اس عمل کا نقطہ بہ نقطہ مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے انتخابات کے بعد ای وی ایم اور وی وی پیٹ مشینوں میں آگ لگنے کے واقعے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نو منزلہ عمارت میں ان منزلوں پر آگ لگی جہاں ای وی ایم رکھی ہوئی تھیں۔

میر فراست علی باقری نے بی ایل سنتوش سے ملاقات کی، علمِ بی بی مبارک کا پورٹریٹ پیش کیا

نئی دہلی۔ یکم/اکتوبر (پریس نوٹ) بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری (آرگنائزیشن) بی ایل سنتوش سے بی جے پی تلنگانہ کے سابق ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری نے نئی دہلی میں بی جے پی کے مرکزی دفتر میں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر میر فراست علی باقری نے انہیں علمِ بی بی مبارک کا پورٹریٹ پیش کیا جو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، دخترِ رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ایک مقدس علم ہے جسے حیدرآباد میں عام طور پر ''بی بی کا علم'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بی بی کا علم حیدرآباد، تلنگانہ کی ایک قدیم، تاریخی اور قابلِ احترام مذہبی و ثقافتی روایت کی علامت ہے۔ علمِ مبارک کی پیشکش کے ذریعے حیدرآباد کی گراں قدر مذہبی، ثقافتی اور تاریخی وراثت کو اجاگر کیا گیا۔

داعش سے منسلک گروپ کے مبینہ رکن محمد شہزاد کمال کو ضمانت

پانچ سال سے زائد حراست، دہلی ہائی کورٹ نے رہائی کا حکم دیا

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات کو انسدادِ دہشت گردی قوانین کے تحت درج ایک مقدمے میں داعش (آئی ایس آئی ایس) سے منسلک گروپ حرکت الحرب اسلام ٭ کے مبینہ رکن محمد شہزاد کمال کو ضمانت دے دی۔ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کے مطابق، کمال نے دیگر شریک ملزمان کے ساتھ مل کر دہشت گردانہ سرگرمیاں انجام دینے کی مجرمانہ سازش رچی اور کالعدم تنظیم داعش سے منسلک دہشت گرد گروہ حرکت الحربِ اسلام ٭ کی ''جہادی سرگرمیوں'' کے لیے فنڈز کی فراہمی میں جان بوجھ کر مدد کی۔ الزام ہے کہ کمال نے متعدد مواقع پر دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لیے رقوم فراہم کیں۔ انہیں 31 اگست 2021 کو غیر قانونی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ ٭ (یو اے پی اے) کے تحت 2018 میں درج این آئی اے کے ایک مقدمے کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے یہ ضمانت اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے دی کہ وہ پانچ سال سے زائد عرصے سے حراست میں ہیں اور مقدمے کی سماعت کے جلد مکمل ہونے کا امکان نہیں ہے۔ جسٹس نوین چاولہ اور جسٹس ارون بھردواج پر مشتمل ڈویژن بنچ نے اسپیشل این آئی اے کورٹ کے 29 مئی 2024 کے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا جس میں کمال کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ تاہم، عدالت نے واضح کیا کہ اس کے مشاہدات صرف ضمانت کی درخواست پر فیصلہ کرنے کے لیے تھے اور ان کا مقدمے کے میرٹ (حقائق) پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کمال کے وکیل نے دلیل دی کہ وہ پہلے ہی حراست میں تقریباً پانچ سال گزار چکے ہیں اور استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے 161 گواہوں میں سے فی الحال صرف ایک (PW-42) کا بیان ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے استغاثہ کے اس دعوے کو بھی چیلنج کیا جس میں انہیں کچھ چیٹس سے جوڑا گیا تھا، اور کہا کہ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ ان بات چیت میں استعمال ہونے والا فون نمبر ان کا تھا۔ ضمانت کی درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے، این آئی اے نے مؤقف اختیار کیا کہ کمال نے مبینہ سازش میں فعال کردار ادا کیا تھا اور مقدمے کی سماعت میں تاخیر، بذات خود، یو اے پی اے کے تحت مقدمے میں ضمانت دینے کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ استغاثہ نے مزید دلیل دی کہ عدالت کو ان شواہد کا جائزہ نہیں لینا چاہیے جو اسپیشل کورٹ کی جانب سے ضمانت کی درخواست مسترد کیے جانے کے بعد ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ ہائی کورٹ نے نوٹ کیا کہ کمال پانچ سال سے زائد عرصے سے حراست میں ہیں اور استغاثہ کے 161 گواہوں میں سے فی الحال صرف ایک کا بیان لیا جا رہا ہے۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ کچھ شریک ملزمان، بشمول وہ شخص جس کے ساتھ کمال نے مبینہ طور پر چیٹس کا تبادلہ کیا تھا، کو پہلے ہی ضمانت دی جا چکی ہے۔ بنچ نے مشاہدہ کیا کہ اس مرحلے پر ایسا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مبینہ طور پر قابلِ اعتراض چیٹس کمال نے بھیجی تھیں یا موصول کی تھیں۔ عدالت نے کہا کہ اس مسئلے پر حتمی فیصلہ استغاثہ کی جانب سے تمام شواہد پیش کیے جانے کے بعد ہی کیا جائے گا۔ بنچ نے ان اہم گواہوں کے بیانات کا بھی جائزہ لیا جنہیں مقدمے کی سماعت کے دوران پہلے ہی سنا جا چکا تھا۔ عدالت نے مقدمے کی کارروائی پر اثر انداز ہو سکنے والی شواہد سے متعلق تفصیلات ظاہر کیے بغیر یہ ریمارکس دیے کہ یہ ایسا مقدمہ نہیں ہے جس میں مقدمے کے جلد ختم ہونے کا کوئی امکان نہ ہونے کے باوجود ملزم کو مزید حراست میں رکھا جائے۔ غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کے مقدمات میں طویل حراست کے حوالے سے، ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے ان فیصلوں کا حوالہ دیا جن کے تحت 'فوری ٹرائل' (مقدمے کی جلد سماعت) کا حق آرٹیکل 21 کے تحت ایک آئینی ضمانت ہے۔ تاہم، عدالت نے واضح کیا کہ تاخیر کی وجہ سے ملزم خود بخود ضمانت کا حقدار نہیں ٹھہرتا، بلکہ الزامات کی نوعیت، ملزم کا کردار، مقدمے کی موجودہ صورتحال اور دیگر متعلقہ حالات جیسے عوامل کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

بچوں کی کردار سازی اور شخصیت کی تعمیر میں تخلیقی سرگرمیاں اہم: پروفیسر غضنفر

ادبِ عالیہ کا وسیع تصور ادبِ اطفال کو بنیادی حیثیت دیے بغیر ممکن نہیں: ڈاکٹر محمد شمس اقبال

قومی اردو کونسل کے صدر دفتر میں 'کریٹیو رائٹنگ اینڈ چلڈرنس لٹریچر' پینل کی میٹنگ

نئی دہلی: آج قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں 'کریٹیو رائٹنگ اینڈ چلڈرنس لٹریچر' پینل کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت پینل کے چیئرمین، معروف فکشن نگار و اسکالر پروفیسر غضنفر نے کی۔ میٹنگ کے آغاز میں ڈائرکٹر، قومی اردو کونسل، ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے پینل کے چیئرمین پروفیسر غضنفر اور تمام معزز اراکین کا خیر مقدم کیا۔ پینل کے اراکین میں ڈاکٹر امجد حسین حافظ کرناٹکی (معروف مصنف و شاعر)، محترمہ شائستہ یوسف (معروف فکشن نگار و مترجم)، ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا (معروف ادیبہ)، ڈاکٹر سید مشیر عالم (ممبر گورننگ کونسل) اور جناب اقبال برکی (بچوں کے ادیب) شامل تھے۔ میٹنگ میں 'کریٹیو رائٹنگ اینڈ چلڈرنس لٹریچر' پینل کے ایجنڈے سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا اور حالیہ کارکردگیوں کا جائزہ لینے کے ساتھ مستقبل کے لائحۂ عمل پر بھی غور کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے کہا کہ ادبِ عالیہ کا وسیع تصور ادبِ اطفال کو بنیادی حیثیت دیے بغیر ممکن نہیں۔ انھوں نے کہا کہ بچوں کے لیے ادب تخلیق کرنے میں جہاں بعض نئے تجربات سامنے آتے ہیں، وہیں متعدد چیلنجز کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسے میں اس پہلو پر سنجیدگی کے ساتھ پیش رفت کی ضرورت ہے۔ قومی اردو کونسل نے اس حوالے سے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات کیے ہیں، جن میں ادبِ اطفال کے تعلق سے منعقد کی جانے والی ورکشاپس اور قلیل مدت میں 40 سے زائد باتصویر کہانیوں پر مشتمل کتابوں کی اشاعت اہمیت کی حامل ہے۔ اس سلسلے میں مزید اہم کتابیں بھی زیرِ طبع ہیں۔ میٹنگ کے صدر پروفیسر غضنفر نے ادبِ اطفال کی اہمیت و افادیت کو واضح کرتے ہوئے متعدد تجاویز پیش کیں۔ انھوں نے کہا کہ ادبِ اطفال کے میدان میں اس طور پر بھی اچھی پیش رفت کی جا سکتی ہے کہ بڑے قلم کاروں کی منتخب کہانیوں کو بچوں کی ذہنی سطح اور فہم کے مطابق آسان زبان میں پیش کیا جائے۔ اس سے بچے ابتدائی مرحلے ہی میں ادبِ عالیہ کی تفہیم حاصل کر سکیں گے اور ان میں معیاری ادب سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ لسانی کھیلوں کے لیے مواد فراہم کرنا بھی بچوں کی دلچسپی اور زبان سے ان کی وابستگی کے لیے اہم ثابت ہو سکتا ہے، جس سے بچوں کی دلچسپیاں مزید بڑھیں گی اور وہ ذوق و شوق کے ساتھ اپنی علمی و تخلیقی سرگرمیوں میں مصروف رہ سکیں گے۔ میٹنگ میں پینل کے اراکین نے بھی ادبِ اطفال، تخلیقی تحریر اور بچوں کے لیے معیاری ادبی مواد کی تیاری سے متعلق اہم اور مفید مشورے پیش کیے، ساتھ ہی اس ضمن میں کونسل کی شاندار پیش رفت کو سراہا۔ کونسل نے موجودہ ڈائرکٹر کی زیر نگرانی بچوں کے ادب کی بہترین کتابیں شائع کی ہیں جو اضافے کا درجہ رکھتی ہیں۔ اراکین نے موجودہ دور کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بچوں کے لیے ایسے ادبی و تخلیقی مواد کی تیاری کی ضرورت پر زور دیا جو ان کی زبان دانی، فکری صلاحیتوں، تخلیقی قوت اور کردار سازی میں معاون ثابت ہو۔ آخر میں ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اسسٹنٹ ڈائرکٹر، اکیڈمک) نے پینل کے چیئرمین پروفیسر غضنفر اور تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ میٹنگ میں ڈاکٹر مسرت (ریسرچ آفیسر)، محترمہ نہاں رباب (اسسٹنٹ ایڈیٹر)، محترمہ ذیشان فاطمہ (ریسرچ اسسٹنٹ) سمیت قومی اردو کونسل کے دیگر اراکین بھی موجود رہے۔

ڈاکٹر پنکج نے دہلی اسٹیٹ ہیلتھ مشن کا معائنہ کیا

نئی دہلی، یکم اکتوبر (یواین آئی) دہلی کے وزیر صحت ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے جمعرات کو دہلی اسٹیٹ ہیلتھ مشن (ڈی ایس ایچ ایم) کے دفتر کا دورہ کیا اور مشن کے تحت چلائے جانے والے مختلف ہیلتھ پروگراموں کے نفاذ اور طریقہ کار کا جائزہ لیا۔ دہلی اسٹیٹ ہیلتھ مشن کے تحت ٹی بی کے خاتمے، بیماریوں کی نگرانی، زچگی اور بچوں کی دیکھ بھال، ویکسینیشن، نوجوانوں کی صحت، خاندانی منصوبہ بندی، اینیمیا کنٹرول، ویکٹر سے پھیلنے والی بیماریوں کے کنٹرول، ذہنی صحت، نان کمیونیکیبل ڈیزیز (غیر متعدی بیماریاں)، ڈائلیسس، تمباکو نوشی پر قابو، کوڑھ (کوڑھی)، اندھے پن پر قابو اور زبانی صحت (اورل ہیلتھ) سمیت مختلف اہم عوامی صحت کے پروگراموں کو چلایا اور مربوط کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے ان تمام پروگراموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ کام سے جڑے حکام کو ہدایت دی کہ وہ پروگراموں کے نفاذ کی مسلسل نگرانی کریں، سامنے آنے والی خامیوں کو فوری طور پر حل کریں اور فیلڈ لیول کی ٹیموں اور سینئر حکام کے درمیان بہتر ہم آہنگی برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام پروگراموں کے موثر نفاذ کا فائدہ دہلی کے ہر شہری کو وقت پر، آسان اور معیاری ہیلتھ سروسز کی صورت میں ملنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی اسٹیٹ ہیلتھ مشن قومی دارالحکومت دہلی کے شہریوں کے لیے بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے دورے کے دوران تمام ڈاکٹروں، تکنیکی ماہرین اور دیگر عملے سے خود بات چیت کی اور ان کے کام اور ضروریات کے بارے میں تفصیل سے معلومات حاصل کیں۔ وزیر صحت نے مزید کہا کہ انہوں نے حکام کو پروگراموں کی کارکردگی کی باقاعدہ نگرانی، آپریشنل مسائل کے بروقت حل اور پروگرام کے سربراہوں، فیلڈ ٹیموں اور صحت کے اداروں کے درمیان بہتر ہم آہنگی کو یقینی بنانے کی بھی ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ڈاکٹروں، تکنیکی ماہرین اور دیگر فرنٹ لائن ہیلتھ ورکرز کی ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر اور وقت رہتے پورا کیا جانا چاہیے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو موثر انداز میں نبھا سکیں۔

دہلی میں آلودگی کی نگرانی کے لیے آئی سی سی سی کا افتتاح

ٹیکنالوجی اور زمینی کارروائی کے ذریعے آلودگی پر قابو پانے کی تیاری

نئی دہلی، یکم اکتوبر (یواین آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعرات کو سیوا اسنکلپ مہم کے تحت شاستری پارک واقع دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (ڈی ایم آر سی) آئی ٹی پارک میں دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی (ڈی پی سی سی) کے مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر (آئی سی سی سی) کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مسز گپتا نے کہا کہ دہلی میں آلودگی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے حکومت کی توجہ صرف نگرانی تک محدود نہیں ہے۔ ٹیکنالوجی، اعداد و شمار اور زمینی سطح پر نفاذ کو ایک ساتھ جوڑ کر فوری کارروائی یقینی بنانا حکومت کی ترجیح ہے۔ آئی سی سی سی کے ذریعے آلودگی کے حساس مقامات، قوانین کی خلاف ورزی اور آلودگی کے مختلف ذرائع کی تیزی سے شناخت کی جا سکے گی اور متعلقہ محکموں تک اس کی اطلاع پہنچا کر موقع پر کارروائی یقینی بنائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے نظام کا بنیادی منتر شناخت، تجزیہ، کارروائی، تصدیق ٭ ہے یعنی مسئلے کی شناخت، اس کا تجزیہ، فوری کارروائی اور کارروائی کے نتائج کی تصدیق۔ دہلی حکومت آلودگی کے خلاف 12 ماہ اور 7×24 مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ مشینی سڑکوں کی صفائی، گرد و غبار پر قابو پانے، اسموگ گن، دھند کے چھڑکاؤ، تعمیراتی مقامات کی نگرانی، سبز علاقوں میں اضافہ، صاف ستھری نقل و حمل اور برقی آمد و رفت سمیت آلودگی کے ہر اہم ذریعے پر بیک وقت کام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آئی سی سی سی سے حاصل ہونے والی حقیقی وقت کی معلومات کو زمینی سطح کی کارروائی سے براہ راست جوڑا جائے گا۔ آلودگی کے حساس مقامات کی شناخت کے بعد متعلقہ محکمے کو کارروائی کے لیے اطلاع دی جا سکے گی اور جی پی ایس پر مبنی زمینی گاڑیوں کے ذریعے ٹیموں کی سرگرمیوں کی نگرانی بھی کی جائے گی۔ اس سال سردیوں کے دوران 78 ذیلی ڈویژن سطح کی ٹیمیں مرکز کے ذریعے نگرانی اور نفاذ کی کارروائیوں میں مصروف رہیں گی۔ اس سے ٹیکنالوجی کے ذریعے سامنے آنے والے مسئلے اور موقع پر ہونے والی کارروائی کے درمیان براہ راست رابطہ قائم ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سڑکوں کی گرد و غبار، کھلے میں کچرا جلانے اور تعمیراتی سرگرمیوں سے ہونے والی آلودگی پر مؤثر قابو پانے کے لیے زمینی نگرانی کو ٹیکنالوجی سے جوڑا جا رہا ہے۔ وائیو دوت ٭ ٹیموں کے ذریعے آلودگی پھیلانے والی سرگرمیوں کی شناخت کر کے کارروائی کی جائے گی، جبکہ ان کے جسم پر لگے کیمروں کو کمانڈ سینٹر سے جوڑا جائے گا، جس سے زمینی سرگرمیوں کی حقیقی وقت میں نگرانی ممکن ہوگی۔ دہلی میں کام کرنے والی مشینی سڑک صفائی کی مشینوں کو بھی جی پی ایس سے جوڑا گیا ہے۔ آئی سی سی سی کے ذریعے مشینوں کی جگہ، مقررہ علاقے میں صفائی، طے شدہ فاصلہ اور کام کی مدت کی نگرانی کی جا سکے گی۔ اس سے صفائی اور آلودگی پر قابو پانے کے کاموں میں شفافیت، جواب دہی اور وقت پر کارروائی کو مزید مضبوط کیا جا سکے گا۔ اس موقع پر دہلی کے ماحولیات کے وزیر منجیندر سنگھ سرسا نے کہا کہ آلودگی کے خلاف لڑائی کو مضبوط بنانے کے لیے 7×24 جدید ترین آئی سی سی سی تیار کیا گیا ہے، جسے 6 ماہ کی مقررہ مدت سے پہلے مکمل کر لیا گیا ہے۔ یہ سردیوں میں مؤثر جنگی کمرے کے طور پر کام کرے گا۔

یاسین ملک سمیت 7 افراد کے خلاف منی لانڈرنگ کے الزامات عائد

دہلی کی عدالت نے ای ڈی کو جیل جا کر کارروائی مکمل کرنے کی ہدایت

نئی دہلی: دہلی کی ایک عدالت نے کالعدم تنظیم جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ (جے کے ایل ایف) کے جیل میں قید سربراہ یاسین ملک اور چھ دیگر افراد کے خلاف منی لانڈرنگ کے الزامات عائد کرنے کا حکم دیا ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے مطابق، یہ مقدمہ حوالہ (غیر رسمی رقم کی منتقلی) کے ذریعے پاکستان سے رقوم کی وصولی سے متعلق ہے۔ 9 ستمبر کو، اسپیشل جج پرشانت شرما نے منی لانڈرنگ کی روک تھام کے ایکٹ ٭ (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 3 (منی لانڈرنگ کا جرم) اور دفعہ چار (منی لانڈرنگ کی سزا) کے تحت یاسین ملک اور دیگر ملزمان کے خلاف الزامات عائد کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ساتوں ملزمان کے خلاف ''مضبوط ابتدائی شبہ'' موجود ہے۔ دیگر ملزمان میں ظہور احمد شاہ وٹالی، عبدالرشید شیخ، شبیر احمد شاہ، نول کشور کپور، مسرت عالم بھٹ اور ٹرائسن فارمز اینڈ کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ ٭ شامل ہیں۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ ملزمان نے اپنے علیحدگی پسندانہ ایجنڈے کو آگے بڑھانے اور ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے لیے پاکستانی اداروں سے رقوم حاصل کیں۔ عدالتی ذرائع کے مطابق، 30 ستمبر کو باضابطہ طور پر الزامات عائد کرنے کے لیے ملزمان کو عدالت میں پیش نہیں کیا جا سکا۔ نتیجتاً، جج نے ای ڈی کو ہدایت کی کہ وہ ان متعلقہ جیلوں کا دورہ کرے جہاں ملزمان قید ہیں اور ان سے الزامات کی دستاویزات پر دستخط کروائے۔ عدالت نے اس معاملے میں اگلی سماعت کے لیے 30 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ ای ڈی کا یہ مقدمہ 2017 کے این آئی اے کیس سے منسلک ہے، جس میں ایجنسی نے انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی) اور غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت ملزمان پر مجرمانہ سازش سمیت کئی الزامات عائد کیے تھے۔

مساجد ومدارس کے تحفظ کے لیے آئینی وقانونی جدوجہد جاری رکھنے پر زور: مفتی عفان

امروہہ میں جمعیۃ علماء اترپردیش کی مجلسِ منتظمہ کا تاریخی اجلاس منعقد

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) جمعرات کو جمعیۃ علماء اتر پردیش کی مجلس منتظمہ کا ایک تاریخی اجلاس مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ میں صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش مفتی سید محمد عفان منصور پوری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس نہایت اہم تنظیمی واجلاسی نشست میں پورے صوبے سے دو ہزار سے زائد اراکین منتظمہ نے شرکت کی اور ملک وملت کو درپیش موجودہ چیلنجز پر طویل غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب صدر مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے اکابرین جمعیۃ کی شاندار روایات کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہم قانون، اخلاق، اور مکالمے کے ذریعے اپنے حقوق کی حفاظت بھی کریں گے اور ملک کے امن واتحاد کے لیے اپنا کردار بھی ادا کریں گے۔ انہوں نے موجودہ حالات کے تناظر میں مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ مایوسی، جذباتیت اور اشتعال انگیزی سے مکمل پرہیز کریں اور اپنے بنیادی اور آئینی حقوق کے حصول کے لیے آئینی وجمہوری دائرے میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھیں۔ مفتی عفان منصور پوری نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں مساجد، مدارس اور اوقاف کو نشانہ بنایا جارہا ہے، تاہم اس کا مقابلہ سڑکوں پر ہنگاموں کے بجائے دستوری حقوق کے دائرے، قانونی چارہ جوئی اور مضبوط عدالتی پیروی کے ذریعے کیا جائے گا۔ انہوں نے داخلی اصلاح، تعلیم کے فروغ، نوجوانوں کی تربیت اور شریعت وسنت کی پابندی کو حالات کا سب سے مؤثر علاج قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب کو جماعت کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے متحرک وسرگرم رہنا چاہیے، عہدوں کا حصول مقصود نہ ہو بلکہ ہر حال میں مخلصانہ جذبہ کے ساتھ خدمت کو عبادت سمجھ کر انجام دیا جائے اور جمعیۃ کے پیغام کو زمینی سطح پر گھر گھر پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ مقامی یونٹیں جتنی مضبوط ہوں گی، صوبائی ومرکزی یونٹوں کو اسی درجہ استحکام حاصل ہوگا۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اتر پردیش مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے گزشتہ عرصے کی تفصیلی کارگزاری اور سکریٹری رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ رپورٹ محض سرگرمیوں کی فہرست نہیں بلکہ تنظیمی محاسبے اور جوابدہی کی اہم دستاویز ہے۔ انہوں نے صوبے بھر میں مکاتب کے قیام، شعبہ اصلاح معاشرہ، سدبھاؤنا منچ، جسٹس اینڈ ایمپاورمنٹ آف مائنارٹیز، مثالی مساجد کے قیام، اور قدرتی آفات میں بلاتفریق مذہب انسانی خدمت جیسے تعمیری کاموں پر تفصیلی روشنی ڈالی اور مستقبل کے لائحہ عمل کے حوالے سے تمام اضلاع کے عہدیداران کو ان کی تنظیمی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اجلاس کے دوران مختلف تنظیمی وملی امور پر کل پندرہ اہم تجاویز پیش کی گئیں، جن پر سیر حاصل بحث کے بعد تمام اراکین نے انہیں اتفاق رائے سے منظور کرلیا۔

پرچم کشائی کے بعد اجلاس کا آغاز قاری سالم حسن استاذ تجوید وقرأت جامع مسجد امروہہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ نظامت کے فرائض صوبائی جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی وصوبائی ناظم تنظیم مفتی ظفر احمد قاسمی نے مشترکہ طور پر انجام دیے۔ وسط زون کے صدر مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی نے تحریک صدارت پیش کی، جس پر مشرقی زون کے صدر مولانا حافظ عبدالحئی مفتاحی نے تائیدی کلمات کہے۔ مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ مفتی محمد حمزہ قاسمی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ مولانا احمد عبداللہ رسولپوری نے ترانہ جمعیۃ اور نعت ومنقبت کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ صوبائی نائب صدر پروفیسر سید محمد نعمان، نائب صدر مفتی محمد بنیامین قاسمی، مفتی ریاست علی قاسمی امروہہ، مغربی زون کے جنرل سکریٹری قاری محمد یامین، مشرقی زون کے جنرل سکریٹری مفتی جمیل الرحمن قاسمی، حافظ عبیداللہ بنارسی، مولانا افتخار الحسن ہاپوڑ، مولانا حسین احمد مدنی، مفتی ابوبکر صدیق منصور پوری، مثالی اضلاع کے کنوینر مولانا علاؤ الدین قاسمی، حافظ سعید اختر نوری، حافظ محمد فرقان اسعدی، قاری عبد المعید چودھری، شعبہ سدبھاؤنا کے کنوینر مولانا محمد موسیٰ قاسمی، مولانا عبدالرب قاسمی، مولانا محمد طاہر، مولانا عبدالجبار قاسمی، مفتی شمس الدین بجنوری، مولانا ظہیر الاسلام، شعبہ اصلاح معاشرہ کے کنوینر مفتی قاسم رضی قاسمی اور مفتی اویس اکرم بجنوری نے تجاویز پیش کیں۔ اجلاس ملت اسلامیہ کی سرخروئی، ملک کی ترقی وخوشحالی اور منظور شدہ تجاویز پر مکمل اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے پختہ عزم کے ساتھ مولانا عبدالرحمن قاسمی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا اس سے قبل مفتی عفان منصور پوری نے اپنے آفس میں منعقد پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ملک کے قانون پر مکمل بھروسہ لیکن صوبے اور ملک کی سرکار کے کچھ منافرت پسند لوگ قانون کو کچھ نہیں سمجھتے۔ جدید مدارس کو دوبارہ شروع کرنے اور چھ سال کی بقیہ ادائیگی پر سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کے بیان پر انہوں نے کہا کہ ہر جمہوریت پسند پارٹی کو مدارس کے لیے آواز اٹھانے کی ضرورت ہے کیونکہ قانون کا آرٹیکل ۳۱ ہمیں اپنے مذہبی امور کی تعلیم دینے کی مکمل آزادی ہے جہاں تک اکھلیش یادو کی بیان بازی کی بات ہے تو الیکشن سے پہلے اسطرح کے بیانات آتے ہیں بات تو جب سچ ہوگی جب اس پر مثبت کاروائی ہو اور صوبے کے ۲۱ ہزار اساتذہ کو دوبارہ بحالی اور تقریبا چھ سال کا بقیہ انہیں ملے جس کے لیے وہ کافی مدت سے جدوجہد کر رہے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کے فرقہ پرست ماحول میں انسان دوستی اخلاص اور خدمت سے ملک کی فضاء کو سازگار بنایا جا سکتا ہے جس کی بہت ضرورت ہے۔

ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی مرحوم کی رحلت پر مجالس عزا کا سلسلہ جاری

4 اکتوبر کو چہلم کی مجلس کو خطاب کرینگے حضرت مولانا کلب جواد لکھنوی

امروہہ: ممتاز عالمِ دین اور ماہرِ علم وفن حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی مرحوم کی رحلت پر شہر امروہہ میں مختلف دینی وعلمی تنظیموں اور بزموں کی جانب سے مجالسِ عزا اور تعزیتی نشستوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اس عظیم علمی خسارے پر پوری دینی دنیا سوگوار ہے۔ اس سلسلے میں مصلین اشرف المساجد، محلہ شفاعت پوتہ، امروہہ کی جانب سے گزشتہ شب بعد نمازِ مغربین ایک مجلسِ عزا برائے ایصالِ ثواب منعقد کی گئی۔ مجلس میں مرثیہ خوانی شاداب امروہوی و ہم نوا نے کی جبکہ خطاب عالیجناب مولانا صفدر حسین باقری صاحب قبلہ نے فرمایا۔ علاوہ ازیں، مجلسِ منتظمہ دار العلوم سید المدارس کی جانب سے بھی ۱ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز جمعرات بوقت ۴ بجے شام بمقام حسینیہ ہال، محلہ شفاعت پوتہ، امروہہ میں مجلسِ ترحیم کا اہتمام کیا گیا۔ اس مجلس میں مرثیہ خوانی شاداب امروہوی وہم نوا نے پیش کی اور عالیجناب مولانا سید قمر سلطان صاحب قبلہ نے مجلس کو خطاب فرمایا۔ مولانا قمر حسنین نے اپنے بیان میں کہا کہ مولانا سیادت نے عمر بھر ائمہ معصومین علیہ السلام کی تعلیمات اور ان کے پیغام کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ خبر کے مطابق، خیر خواہانِ انجمن تحفظِ عزاداری، امروہہ کی جانب سے ۲ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب (بوقت ۷ بجے شام) بمقام عزا خانہ مسماۃ صغرا، محلہ گزری، امروہہ میں مجلسِ عزا منعقد ہوگی۔ اس مجلس میں سوز خوانی جناب سید حسین امام صاحب وہم نوا کریں گے جبکہ خطاب عالیجناب مولانا سید اظہر عباس صاحب قبلہ فرمائیں گے۔ 3 اکتوبر 2026، بروز ہفتہ، فوراً بعد نمازِ مغربین بمقام حسینی ہال، شفاعت پوتہ میں ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا ہے جسمیں سوزخوانی شاداب امروہوی اور ان کے ہم نوا جس کے بعد حج ال اسلام والمسلمین مولانا سید افروز مجتبیٰ صاحب قبلہ مجلس کو خطاب فرمائیں گے۔ قبل ازیں بزم شعراء اہل بیت، حسینی بیٹھک، انجمن رضا کارانِ حسینی، حسینی پیس مشن، ایلیاء سوسائٹی، خانوادہ آفتاب احمد نقوی، کاروانِ خلوص اور امروہہ فاؤنڈیشن و دیگر متعدد سماجی ادبی اور مذہبی اداروں کی جانب سے بھی تعزیتی اجلاس منعقد کیے جا چکے ہیں۔ مولانا مرحوم کے برادر پروفیسر حسنین اختر کی اہلیہ صہبا اختر نے اطلاع دی ہے کہ مولانا کی یاد میں خواتین کا تعزیتی اجلاس بروز ہفتہ شام ۳ بجے منعقد کیا جائے گا۔ جبکہ مولانا مرحوم کی مجلسِ چہلم ۴ اکتوبر بروز اتوار صبح ۱۰ بجے بمقام حسینی ہال، شفاعت پوتہ، امروہہ میں منعقد ہوگی۔ اس مجلسِ چہلم میں سوزخوانی جناب سید سبطِ سجاد وہم نوا کریں گے اور آفتابِ شریعت، امامِ جمعہ لکھنؤ حضرت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ خطاب فرمائیں گے۔ اس موقع پر مولانا کے ارتحال پر موصول ہونے والے تعزیتی پیغامات پر مشتمل خصوصی یادگاری کتاب بھی منظر عام پر آئے گی جسکو پروفیسر ناشر نقوی نے مرتب کیا ہے۔

قتل کے مجرم کو عمر قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی

دیوبند، یکم/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) سال 2018 کے ایک قتل کیس میں، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اے ڈی جے ایف ٹی سی ون کی عدالت نے ملزم آشیش ولد نریش کو قصوروار ٹھہرایا اور اسے عمر قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ عدالت نے شریک ملزمان راموعرف سنیتا اور بیتا کو تمام الزامات سے بری کر دیا۔ گورنمنٹ ایڈوکیٹ (ADGC) اے ڈی جی سی ستیش سینی کے مطابق گڑھی حسن پور کے رہائشی سنجے کی شکایت پر 28 مئی 2018 کو کوتوالی میں ایک کیس درج کیا گیا تھا۔ شکایتی تحریر میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس کی بیٹی کا گلا چاقو سے کاٹ کر اس کی بیٹی کو قتل کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں آشیش کے ساتھ ان کی بیوی پر بھی فرد جرم عائد کی گئی تھی۔ اس کیس میں تین افراد کے خلاف مقدمہ درج کر تحقیقات کے بعد عدالت میں چارج شیٹ پیش کی گئی تھی۔ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوتوں اور دلائل کی بنیاد پر عدالت نے آشیش کو قصوروار قرار دیتے ہوئے راموعرف سنیتا اور بیتا کو تمام الزامات سے بری کر دیا۔ کیس کی تفتیش سرکل آفیسر راجندر کمار سنگھ نے کی، جبکہ اس کیس کی پیروی کانسٹیبل راجیش کمار نے کی۔

دہلی میں 29 نومبر کی قومی کانفرنس میں شرکت کی اپیل

پسماندہ علماء بورڈ کے قیام پر زور

سلطان پور: آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی ماہانہ میٹنگ بدھ، یکم اکتوبر 2026 کو سلطان پور کے میونسپل ہال میں منعقد ہوئی۔ اجلاس کی صدارت اتر پردیش وسطی زون کے صدر جلیل احمد نے کی۔ میٹنگ میں تنظیمی سرگرمیوں، پسماندہ مسلمانوں کے سماجی، تعلیمی اور سیاسی حقوق کے ساتھ آئندہ کے پروگراموں پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر جلیل احمد نے 29 نومبر 2026 کو نئی دہلی کے اسلامک کلچرل سینٹر میں منعقد ہونے والی ''لکم دینکم ولِیَ دین'' قومی کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے حقوق کی آواز مضبوطی سے اٹھانے کے لیے دہلی پہنچنا ضروری ہے۔ انہوں نے تنظیم کے کارکنان سے اتحاد اور اپنے حقوق کے لیے منظم جدوجہد جاری رکھنے کی اپیل کی۔ اجلاس کے دوران نومنتخب سٹی صدر ادریس صاحب کا استقبال بھی کیا گیا۔ میٹنگ کے بعد معاشرے کے مختلف مسائل کے سلسلے میں پولیس محکمہ کے افسران سے رابطہ کر کے ضروری کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس موقع پر اتر پردیش کے ریاستی انچارج افضل انصاری نے کہا کہ آئندہ قومی کانفرنس پسماندہ مسلمانوں کے حقوق اور ان کی ترقی کی سمت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس میں دینی موضوعات کے ساتھ پسماندہ مسلمانوں کی سماجی، سیاسی اور تعلیمی صورتِ حال پر بھی سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ان کی ہمہ جہت ترقی کے لیے مستقبل کی حکمتِ عملی طے کرنے اور تنظیم کے عہدیداران کو مختلف ذمہ داریاں سونپنے پر بھی غور ہوگا۔ افضل انصاری نے کہا کہ سلطان پور میں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے ساتھ اس کے اہم شعبہ پسماندہ علماء بورڈ کے قیام پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی کے موجودہ دور میں علماء برادری متعدد مشکلات کے باوجود دینِ اسلام کی خدمت انجام دے رہی ہے، اس لیے ان کے سماجی اور معاشی مفادات کو بھی تنظیم کے ایجنڈے میں ترجیح دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ باعثِ فخر ہے کہ پسماندہ مسلمانوں کے حقوق اور ان کی ہمہ جہت ترقی کے لیے آواز اٹھانے والی تنظیم مسلسل سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کارکنان سے تنظیم کو زمینی سطح پر مزید مضبوط بنانے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے جوڑنے کی اپیل کی۔

مہاتما گاندھی ان جڑوں کو کاٹنا چاہتے تھے جو انسانیت کو ختم کرنا چاہتی تھیں پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو میں سی سی ایس یونیورسٹی میں ''فلسفۂ عدم تشدد اور گاندھی جی'' موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 1/اکتوبر 2026ء گاندھی جی اگر مہاتما بدھ سے متاثر ہیں تو مذہب اسلام سے بھی کافی متاثر نظر آتے ہیں۔ مولانا جوہر ہوں یا مولانا حسرت موہانی سب نے گاندھی جی کو مجاہد کہا ہے۔ مہاتما گاندھی ان جڑوں کو کاٹنا چاہتے تھے جو انسانیت کو ختم کرنا چاہتی تھیں۔ آج ہر ہندوستانی کو عدم تشدد کی ضرورت ہے، جہاں ہر ماں اپنے بچے کی تربیت کرتی ہے عدم تشدد کی تو وہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ دوسرے بچوں کو بھی ڈانٹ دیتی ہے کیونکہ ہمارے لیے عدم تشدد ہی ضروری چیز ہے۔ یہ الفاظ تھے معروف محقق وناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد ''فلسفۂ عدم تشدد اور گاندھی جی'' موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کررہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پریم چند نے دو کہانیاں لکھیں ماں اور قاتل کی ماں، ایک کہانی تشدد پر ہے اور دوسری کہانی عدم تشدد پر۔ ہم امن و انسانیت اور بھائی چارے سے دور ہوتے جارہے ہیں تو پھر ہم اپنے بچوں کو، اپنے ریسرچ اسکالرز کیسے تربیت دے سکتے ہیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز بی۔اے کی طالبہ فقیہا نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ادیب و ناقد اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب وناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر ارادھنا گپتا] سابق صدر شعبۂ تاریخ، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ[نے شرکت فرمائی۔ مہمانان اعزازی کے بطور ڈاکٹر محمد اخلاق]ہیڈ فیکلٹی آف آرٹس، اسلامیہ ڈگری کالج، دیوبند[، ڈاکٹر جے ویر رانا] اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ پالیٹیکل سائنس، سی سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ[اور ڈاکٹر مہیپال سنگھ]شعبۂ قانون، سی سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ[نے شرکت فرمائی اور مقالہ نگار کے بطور، ڈاکٹر یکیش کمار] شعبۂ ہندی، سی سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ[، ڈاکٹر دیپک کمار] اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ تاریخ، ایس ایس وی ڈگری کالج، ہاپوڑ[، ڈاکٹر محمد طلحہ کمال]اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، اسلامیہ ڈگری کالج، دیوبند[اور انو رادھا] ریسرچ اسکالر، شعبۂ پالیٹیکل سائنس، سی سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ[شریک ہوئے۔ اس دوران پروگرام میں ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی اور نظامت کے فرائض شعبے کے استاد ڈاکٹر آصف علی نے انجام دیے۔ پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ گاندھی جی نے اپنی تمام عمر ہندوستان کے لوگوں کی خدمت کرنے اور مشترکہ تہذیب کو قائم کرنے میں لگا دی۔ آج پوری دنیا میں گاندھی جی کو امن کے پیغامبر کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ عام طور پر گاندھی جی نے تمام عمر ملک کی خدمت کے ساتھ ساتھ ہندو مسلم مشترکہ تہذیب اور ملک کو آزاد کرانے میں لگا دی۔ گاندھی جی نے جو عدم تشدد کا فلسفہ دیا اسے بہت سے لوگوں نے اپنایا۔ اس فلسفے کے ذریعے دنیا میں امن و امان پیدا ہوتا ہے۔ ان کی زندگی کا ایک ایک دن لوگوں کی خدمت کرنے میں گزرا۔ گاندھی جی کے تعلق سے بہت سے مضامین اور کتابیں ہمارے نصاب میں شامل ہیں۔ پروفیسر ارادھنا گپتا نے کہا کہ گاندھی جی کا کہنا تھا کہ ہم جیسا بیج لگائیں گے ویسا ہی پھل ملے گا۔ عدم تشدد ایک ایسی تلوار ہے جو ہر جانب چلتی ہے۔ عدم تشدد کے لیے طاقت ور ہونا لازمی ہے کیونکہ جب ایک کمزور انسان عدم تشدد کا درس دیتا ہے تو لوگ مذاق بناتے ہیں۔ گاندھی جی تیز چلتے تھے یہاں تک کہ نوجوان بھی ان سے پیچھے چھوٹ جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جسمانی اعتبار سے طاقتور تھے۔ گاندھی جی کا کہنا تھا کہ میں اس شخص کو بھی نہیں مارنا چاہتا جو مجھے مارنا چاہتا ہے۔ انہوں نے 1921ء میں کہا تھا کہ ہمیں اپنے لیے سخت اور دوسروں کے لیے ہمدرد انسان ہونا چاہیے گاندھی جی کہتے تھے کہ کسی کو درد دینا یا پریشان کرنا بھی تشدد ہے۔ انو رادھا نے اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر مہاتما گاندھی کے زاویۂ نگاہ سے دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے عدم تشدد کو مختلف حصوں میں منقسم کیا ہوا تھا۔ موجودہ دور میں خواتین کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے گاندھی جی کی باتوں پر عمل کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں صفائی کا عزم

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں سوچھتا ہی سیوا 2026 مہم کے تحت صفائی میں شراکت داری سوچھ بھارت وکست بھارت کے پیغام کے ساتھ مختلف پروگرام منعقد کیے گئے۔ مہم کے ذریعے ملازمین، طلبہ، ٹاؤن شپ کے رہائشیوں اور ٹانڈہ وآس پاس کے علاقوں کے لوگوں کو صفائی کے تئیں بیدار کرتے ہوئے اسے عوامی شراکت داری کی مہم بنانے کی کوشش کی گئی۔ مہم کے دوران پلانٹ اور ٹاؤن شپ احاطے میں صفائی مہم، اجتماعی صفائی، بیداری پروگرام، کچرے کو الگ کرنے کی مہم، صفائی کا عہد، نکڑ ناٹک، نعرہ نویسی مقابلہ اور عوامی رابطہ پروگرام منعقد ہوئے۔ طلبہ کو کچرے کے بہتر انتظام، کچرے کو اس کی جگہ پر الگ کرنے اور 3R اصول، کم استعمال، دوبارہ استعمال اور دوبارہ قابلِ استعمال بنانا کے بارے میں بھی معلومات دی گئیں۔ اس کے علاوہ پانی بچانے اور ایک پیڑ ماں کے نام مہم کے تحت پودے لگانے کے لیے بھی بیدار کیا گیا۔ مہم کے دوران صفائی کارکنوں کی صحت اور عزت کا بھی خاص خیال رکھا گیا۔ صفائی متروں کی حفاظت وعزت پروگرام کے تحت صحت کی جانچ اور صفائی سے متعلق بیداری فراہم کی گئی۔ ملازمین اور مقامی لوگوں نے دفاتر، پارکوں اور عوامی مقامات پر صفائی اور دیکھ بھال کی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ پرانے اور غیر ضروری سامان کے ساتھ الیکٹرانک کچرے کے مناسب طریقے سے نپٹارے کے لیے بھی خصوصی اقدامات کیے گئے۔ مہم کا اختتام ایک دن ایک گھنٹہ ایک ساتھ کے جذبے کے ساتھ اجتماعی صفائی مہم کے ذریعے ہوا۔

گاؤں اولیڑھا میں ''خدمتِ عہد مہم'' کے تحت عوامی فلاحی کاموں کا جائزہ لیا

ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ نے متعلقہ محکمہ جاتی افسران سے تفصیلی معلومات حاصل کیں

بلند شہر یکم اکتوبر (پریس ریلیز) اسمبلی حلقہ کے تحت قصبہ گلاؤٹھی دیہی منڈل کے گاؤں اولیڑھا میں وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر ''سیوا سنکلپ ابھیان۔ ایک دن جن سیوا کے نام'' پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں علاقائی ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ نے عوامی خدمت اور فلاح وبہبود کے جذبے کے ساتھ مختلف سرگرمیوں میں حصہ لے کر گاؤں میں عوامی مفاد سے متعلق جاری کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر گاؤں میں مختلف محکموں کی جانب سے چلائی جارہی عوامی فلاحی اسکیموں اور خدمت کے کاموں کا معائنہ کیا گیا۔ ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ نے متعلقہ محکمہ جاتی افسران سے جاری کاموں کی پیش رفت، انتظامات اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اس دوران یہ بھی جاننے کی کوشش کی گئی کہ حکومت کی جانب سے چلائی جارہی فلاحی اسکیموں کا فائدہ مستحق افراد تک کس طرح پہنچ رہا ہے۔ پروگرام کے دوران گاؤں میں بنیادی سہولیات، ترقیاتی کاموں اور عوامی مسائل سے متعلق مختلف امور پر بھی معلومات حاصل کی گئیں۔ متعلقہ افسران سے کہا گیا کہ سرکاری اسکیموں کا مؤثر نفاذ یقینی بنایا جائے اور مستحقین تک حکومت کی فلاحی اسکیموں کا فائدہ پہنچانے میں کسی قسم کی لاپروائی نہ برتی جائے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے لکشمی راج سنگھ نے کہا کہ عوامی خدمت ہی سیاست اور سماجی ذمہ داری کا بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ خدمت، عہد اور عوامی فلاح کے جذبے کے ساتھ سماج کے آخری فرد تک بنیادی سہولیات اور سرکاری اسکیموں کا فائدہ پہنچانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ پروگرام میں منڈل صدر ہری اوم ڈاگر، ماسٹر چرن سنگھ، اورنگ آباد اہیر کے پردھان روہتاس، ماسٹر رام بھول یادو اور ہرندر یادو سمیت پارٹی کے عہدیداران، کارکنان اور بڑی تعداد میں علاقے کے باشندے موجود رہے۔

صدر کوتوال کے خلاف کانگریس کارکنوں کا احتجاج، دوبارہ تربیت دلانے کا مطالبہ

چار روز قبل الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج کے دوران کانگریسی کارکنوں کو نشانہ بنانے کا الزام

بلند شہر یکم اکتوبر (پریس ریلیز) الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج کے دوران کانگریسی کارکنوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی اور پولیس کے ذریعہ کارکنوں کو نشانہ بنا کر کارروائی کیے جانے کے خلاف کانگریس نے احتجاج کیا۔ ضلع صدر ضیاء الرحمٰن کی قیادت میں سیکڑوں کانگریسی کارکنان ایس ایس پی دفتر پہنچے اور کوتوالی پولیس کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ اور ذمہ دار پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کی جانب سے ایس ایس پی کو دیے گئے شکایتی خط میں کہا گیا کہ ضلع میں ایس ایس پی کی قیادت میں عوامی شکایات کے ازالے اور امن وقانون کے شعبے میں اچھے اقدامات کیے جارہے ہیں، تاہم بعض پولیس افسران کے طرزِ عمل سے محکمہ پولیس کی شبیہ متاثر ہورہی ہے۔ کانگریس ضلع صدر نے الزام عائد کیا کہ 28 ستمبر کو الیکشن کمیشن کے خلاف منعقدہ احتجاجی پروگرام کے بعد صدر کوتوالی انچارج سجیت اپادھیائے نے کانگریسی کارکنوں کے ساتھ مبینہ طور پر بدسلوکی اور مار پیٹ کی تھی۔ ضلع صدر کے مطابق احتجاجی پروگرام ختم ہونے کے بعد پولیس افسر کا رویہ حالات کو مزید کشیدہ کرنے والا تھا، لیکن موقع پر موجود اے ایس پی پریم سکھ دریا نے نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے صورتِ حال کو سنبھالا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صدر کوتوال سجیت اپادھیائے کو شہر سے ہٹا کر دیہی علاقے میں بھیجا جائے اور انہیں پولیس کے ضابطۂ اخلاق اور ہجوم کو کنٹرول کرنے سے متعلق دوبارہ تربیت دلائی جائے۔ کانگریس ضلع صدر نے نرسل گھاٹ چوکی انچارج اشوک کمار پر بھی کانگریس لیڈر نعیم منصوری کو مبینہ طور پر نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ماضی میں کسی پولیس اہلکار کے خلاف شکایت کرنے کی وجہ سے کسی شہری یا سیاسی کارکن کو نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے دکانداروں سے مبینہ غیر قانونی وصولی کے الزامات کی بھی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس لیڈران پرشانت بالمیکی، سبھاش گاندھی، راکیش بھاٹی اور ویریندر شرما نے کہا کہ پولیس کو اقتدار کے اشارے پر نہیں بلکہ قانون کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ وہیں ساجد چودھری، بھجن لال ولی، شیو کمار شرما، ڈاکٹر ارچنا اور گوروجے رام نے بھی پولیس کے مبینہ رویے پر اعتراض کرتے ہوئے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔

فتح پور سے شاستری خاندان کا کئی دہائیوں پرانا رشتہ آج بھی برقرار

شیبو خان: فتح پور۔ ملک کے سابق وزیر اعظم آنجہانی لال بہادر شاستری کی یوم پیدائش کے موقع پر ان کی سیاسی اور سماجی زندگی کو یاد کرتے ہوئے فتح پور سے ان کے خاندان کے کئی دہائیوں پرانے تعلق کا ذکر بھی اہم ہوجاتا ہے۔ یہ رشتہ صرف انتخابی سیاست تک محدود نہیں رہا، بلکہ وقت کے ساتھ سیاسی رابطے، سماجی وابستگی، اپنائیت اور عوامی خدمت کی صورت میں آگے بڑھتا رہا۔ فتح پور کی سیاست میں شاستری خاندان کا نام آج بھی پرانے تعلقات اور اس دور کی سیاسی یادوں سے جڑا ہوا ہے۔ فتح پور اور شاستری خاندان کے تعلق کی شروعات سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے بڑے صاحبزادے آنجہانی ہری کرشن شاستری سے ہوئی، جنہیں مقامی لوگ اپنائیت سے 'ہری بھیا' کے نام سے جانتے تھے۔ ہری کرشن شاستری فتح پور سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے اور بعد میں مرکزی حکومت میں وزیر کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔ رکن پارلیمنٹ کی حیثیت سے ان کا علاقے سے براہ راست تعلق رہا اور لوگوں کے ساتھ مسلسل رابطہ ان کی سیاسی شناخت کا اہم حصہ بنا۔ یہی وجہ رہی کہ فتح پور کے لوگوں کے ساتھ ان کا تعلق محض نمائندے اور ووٹر کا نہیں، بلکہ ذاتی اپنائیت کا بھی بن گیا۔ ہری بھیا کے انتقال کے بعد بھی فتح پور سے شاستری خاندان کا تعلق ختم نہیں ہوا۔ ان کی اہلیہ آنجہانی وبھا شاستری سے بھی مقامی لوگوں کا رابطہ اور اپنائیت برقرار رہی۔ خاندان کے دکھ سکھ میں لوگوں کی شرکت اور لوگوں کے تئیں خاندان کی محبت نے اس رشتے کو سیاسی دائرے سے آگے بڑھایا۔ اس کے بعد ہری بھیا کے بڑے صاحبزادے وبھاکر شاستری نے بھی فتح پور کی سیاسی زمین پر اپنی موجودگی درج کرائی۔ انتخابی سیاست میں انہیں مطلوبہ کامیابی اگرچہ نہیں مل سکی، لیکن ضلع کے لوگوں کے درمیان ان کے تئیں محبت، تعاون اور اپنائیت کا جذبہ برقرار رہا۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ انتخابی نتائج کسی سیاسی سفر کا ایک پڑاؤ ہو سکتے ہیں، لیکن برسوں میں قائم ہونے والے سماجی رشتے اس سے کہیں زیادہ دیرپا ہوتے ہیں۔ اب شاستری خاندان کی تیسری نسل کے طور پر وراج شاستری فتح پور سے اپنے خاندانی تعلق کو آگے بڑھانے میں سرگرم ہیں۔ عوامی خدمت، سماجی سرگرمیوں اور عوامی رابطے کے ذریعے لوگوں سے ان کا رابطہ بڑھ رہا ہے۔ نوجوانوں اور مقامی سماجی گروپوں کے درمیان ان کی سرگرمی کو شاستری خاندان کے پرانے تعلق کو نئی نسل سے جوڑنے والی کڑی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ لال بہادر شاستری کی عوامی زندگی، سادگی، ایمانداری، فرض شناسی اور قومی خدمت کے لیے جانی جاتی ہے۔ ایسے میں فتح پور سے ان کے خاندان کا کئی دہائیوں پرانا تعلق مقامی سیاسی تاریخ کا ایک اہم باب بن چکا ہے۔ سیاست کے ادوار بدلے، انتخابی حالات بدلے، لیکن رشتوں کی ڈور برقرار رہی۔

اسلامیہ گروپ آف کالج میں ''سوچھتا ہی سیوا 2026'' کا انعقاد

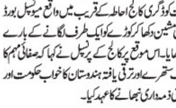

دیوبند، یکم/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں میونسپل بورڈ دیوبند کے زیر اہتمام سوچھتا ہی سیوا 2026 پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں میونسپل بورڈ دیوبند، فوڈ اینڈ صفائی جائزہ کار پوپن کمار نے طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ سیوا سنکلپ ابھیان 157 گھنٹہ کی بڑی صفائی مہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ صفائی صرف ایک محکمہ کی نہیں بلکہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے طلبہ وطالبات کو صفائی سے متعلق حلف دلایا۔ اس کے بعد انہوں نے طلبہ وطالبات کو ڈگری کالج احاطہ کے قریب میں واقع میونسپل بورڈ دیوبند کچرے کو دوبارہ کارآمد بنانے کے سینٹر پر کوڑے کو الگ الگ کرنے والی کلیننگ، بیلٹ، کمپریسڈ مشین اور دیگر نئی مشین دکھا کر کوڑے کو ایک طرف لگانے کے بارے میں تفصیلی معلومات دیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کوڑے، کوری سائیکل کر کے کثیر المقاصد سامان بنانے کے عمل کو سمجھایا۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل نے کہا کہ صفائی مہم کا مقصد سماج کے ہر طبقہ تک یہ پیغام پہنچانا ہے کہ صفائی ستھرائی سبھی باشندوں کی مشترکہ مہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ صاف ستھرے اور ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب حکومت اور عوام کے بہتر نظریہ سے شرمندہ تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اس پروگرام میں طلبہ وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اپنی ذمہ داری نبھانے کا عہد کیا۔

گرام پنچایتوں میں آدھار سیوا کیندر کے قیام کی کارروائی تیز کرنے کی ہدایت

دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل سہولیات کی توسیع پر وزیر اوم پرکاش راج بھر کا زور

لکھنؤ: 01 اکتوبر۔ محکمہ پنچایتی راج ریاست کی گرام پنچایتوں میں ڈیجیٹل سہولیات کو وسعت دے کر مقامی سطح پر دیہی شہریوں کو ٹیکنالوجی پر مبنی خدمات فراہم کرنے کی مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ اسی سلسلے میں آج ودھان بھون کے کمرہ نمبر 62 میں پنچایتی راج کے وزیر جناب اوم پرکاش راج بھر کی صدارت میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں گرام پنچایتوں میں ڈیجیٹل خدمات کی توسیع سے متعلق مختلف اسکیموں کی پیشرفت اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر جناب اوم پرکاش راج بھر نے ریاست کی گرام پنچایتوں میں آدھار سیوا کیندر قائم کرنے کے لیے ضروری کارروائی میں تیزی لانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ گرام پنچایت سطح پر زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں تاکہ دیہی علاقوں کے شہریوں کو مختلف ڈیجیٹل اور شہری خدمات کے لیے غیر ضروری سفر نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے متعلقہ حکام اور عمل آوری ایجنسیوں کے درمیان بہتر تال میل قائم کر کے اسکیموں کو بروقت آگے بڑھانے پر زور دیا۔ میٹنگ میں گاؤں پنچایت سکریٹریوں کو اسمارٹ موبائل فون کی فراہمی، ڈیجیٹل ولیج اسکیم، اور پہلے سے چل رہی ڈیجیٹل لائبریری اسکیم کے فیز 2 پر بھی تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر جناب راج بھر نے ان اسکیموں پر عمل آوری کی ہدایت دی کہ ضروری طریقہ کار کو تیز کیا جائے اور متعلقہ ریکارڈ اور تفصیلات فراہم کر کے مزید کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ جناب اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی دیہی ترقی اور شہری سہولیات کے لیے ایک اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ گرام پنچایتوں میں ڈیجیٹل وسائل کی دستیابی میں اضافہ نہ صرف محکمانہ کارروائیوں کو آسان بنائے گا بلکہ دیہی شہریوں کو مقامی سطح پر مختلف خدمات تک آسانی سے رسائی کے قابل بنائے گا۔ انہوں نے تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ وہ سکیموں کے موثر نفاذ کے لیے تال میل سے کام کریں۔ پنچایتی راج محکمہ گرام پنچایتوں کو ٹیکنالوجی سے جوڑنے اور دیہی شہریوں کے لیے ڈیجیٹل خدمات کو مزید قابل رسائی بنانے پر خصوصی زور دے رہا ہے۔ مختلف پنچایت پر مبنی اسکیمیں، بشمول ڈیجیٹل لائبریریاں، محکمہ کی سرکاری ویب سائٹ پر فلیگ شپ اسکیموں کے طور پر نمایاں ہیں۔ محکمہ کا مقصد گرام پنچایتوں میں ڈیجیٹل وسائل کو وسعت دینا اور دیہی علاقوں میں قابل رسائی، شفاف اور ٹیکنالوجی پر مبنی خدمات کی دستیابی کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری پنچایتی راج جناب رویندرا، ڈائرکٹر پنچایتی راج جناب امت کمار سنگھ، ایم ڈی یو پی سی ایل مسز جسجیت کور، ایم ڈی یو پی ڈیسکو مسز آکانکشا رانا اور دیگر محکمہ جاتی افسران موجود تھے۔

گرام سبھا میں وی بی-جی رام جی اسکیم کی وسیع تشہیر کی ہدایت

کیشو پرساد موریہ نے گاؤں والوں کو اسکیم کی اہم دفعات بتانے پر دیا زور

لکھنؤ: 01 اکتوبر۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے محکمہ دیہی ترقیات کے افسران اور ملازمین کو ہدایت دی ہے کہ وہ گاندھی جینتی (2 اکتوبر) پر منعقد ہونے والی گرام سبھا میں VB-G رام جی اسکیم کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں۔ اس موقع پر خصوصی گرام سبھا منعقد کی جائیں گی، اور پنچایت سکریٹری گاؤں والوں کو بات چیت کے نکات پیش کریں۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ آئیے ہم سب مل کر اپنی گرام پنچایت کو ترقی یافتہ، قابل اور خود انحصار بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں۔ آئیے ہم سب مل کر ایک ترقی یافتہ پنچایت اور ترقی یافتہ ہندوستان کا عہد کریں۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے محکمہ دیہی ترقیات نے اس سلسلے میں تفصیلی رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ دیہی ترقی کی وزارت، حکومت ہند کے رہنما خطوط کے مطابق، 2 اکتوبر کو منعقد ہونے والی گرام سبھا خاص طور پر VB-G رام جی یوجنا اور ترقی یافتہ گرام پنچایت پلان (VGPP) کی کلیدی دفعات پر تبادلہ خیال کریں گی۔ اس سلسلے میں، کمشنر دیہی ترقیات، اتر پردیش، مسٹر پرمود کمار اپادھیائے نے تمام چیف ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایات جاری کی ہیں۔ گرام سبھا کی میٹنگوں کے دوران، پنچایت سکریٹری گاؤں والوں کے ساتھ VB-G رام جی ایکٹ کے اہم نکات کا اشتراک کریں گے۔ اس اسکیم کے تحت، دیہی خاندانوں کو اب 100 کی بجائے 125 دن کی سالانہ ملازمت (روزگار) کی ضمانت دی جائے گی۔ مزید برآں، ان لوگوں کے لیے بے روزگاری الاؤنس کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو کام کی تلاش کے 15 دنوں کے اندر روزگار تلاش کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ گاؤں کی اصل ضروریات کی بنیاد پر، اب منظور شدہ کاموں کی 375 اقسام کا انتخاب کیا جا سکتا ہے، جس سے گاؤں میں پائیدار اور مفید اثاثے تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اس کا مقصد گاؤں میں روزگار کے ساتھ ساتھ پائیدار اور مفید اثاثے ؤضعکرنا ہے، جو گاؤں کی ترقی اور دیہی معاش کو تقویت بخشے گا۔ 375 منظور شدہ کاموں میں سے گاؤں کی اصل ضروریات اور ترجیحات کے مطابق کاموں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ اجرت عام طور پر ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ 15 دنوں کے اندر ادا کی جائے گی۔

ایکسپریس وے اور صنعتی پروجیکٹوں کی پیش رفت کا چیف سکریٹری نے لیا جائزہ

ٹینڈر، زمین حصول اور تعمیراتی کام مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت

لکھنؤ۔ چیف سکریٹری مسٹر ایس. پی. گوئل کی صدارت میں پروجیکٹ مانیٹرنگ گروپ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ریاست میں جاری مختلف ایکسپریس وے، صنعتی کوریڈور، صنعتی کلسٹرز اور دیگر اہم پروجیکٹوں کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ چیف سکریٹری نے متعلقہ افسران کو تمام پروجیکٹوں کی باقاعدگی سے مانیٹرنگ کرتے ہوئے مقررہ مدت کے مطابق پیش رفت یقینی بنانے اور مختلف محکموں کے درمیان موثر تال میل برقرار رکھنے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے فرخ آباد لنک ایکسپریس وے، آگرہ-لکھنؤ-پوروانچل لنک ایکسپریس وے، جھانسی لنک ایکسپریس وے اور جیور لنک ایکسپریس وے کے ٹینڈر فائنلائزیشن کی مدت 15 اکتوبر، 2026، چترکوٹ لنک ایکسپریس وے کے ٹینڈر فائنلائزیشن کی مدت 30 اکتوبر، 2026 اور میرٹھ-ہریدوار لنک ایکسپریس وے، وندھیا ایکسپریس وے اور وندھیا پوروانچل ایکسپریس وے کے لیے ٹینڈر کو حتمی شکل دینے کی مدت 30 نومبر، 2026 مقرر کرتے ہوئے ضروری کارروائی تیز رفتاری سے مکمل کرانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ پروجیکٹوں سے متعلق کارروائیوں میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو اور تمام متعلقہ محکمے باہمی تال میل کے ساتھ کام کرتے ہوئے مقررہ مدت میں اہداف مکمل کریں۔ میٹنگ میں یوپی انٹیگریٹڈ مینوفیکچرنگ اینڈ لاجسٹکس کلسٹرز (UPIMLC) اور یو پی ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور (UPDIC) کا بھی جائزہ لیا گیا۔ چیف سکریٹری نے دونوں پروجیکٹوں کے لیے باقی ماندہ زمین کے حصول کی کارروائی میں تیزی لانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ زمین کے حصول سے متعلق کاموں کو ترجیح کی بنیاد پر مکمل کیا جائے، تاکہ پروجیکٹوں کے آئندہ مراحل میں کسی طرح کی تاخیر نہ ہو۔ چیف سکریٹری نے یہ بھی ہدایات دیں کہ میڈیکل ڈیوائس پارک، گریٹر نوئیڈا میں جن الاٹیز نے ابھی تک تعمیراتی کام شروع نہیں کیا ہے، ان سے فعال رابطہ اور تال میل قائم کر کے زیادہ سے زیادہ پلاٹوں پر تعمیراتی کام جلد شروع کرایا جائے۔ ساتھ ہی، لیز ڈیڈ کے نفاذ میں بھی مطلوبہ پیش رفت یقینی بنانے کی ہدایات دی گئیں، تاکہ الاٹ کیے گئے پلاٹوں کا مقررہ مدت میں استعمال یقینی بنایا جا سکے۔ بندیل کھنڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (بیڈا) کے جائزے کے دوران چیف سکریٹری نے ہدایات دیں کہ اتھارٹی کے مہایوجنا-2045 کو حکومت کے ساتھ تال میل کر کے 25 اکتوبر، 2026 تک منظوری حاصل کی جائے۔ انہوں نے زمین کے حصول کے لیے ماہانہ مقررہ اہداف کے مقابلے میں باقاعدہ اور مطلوبہ پیش رفت یقینی بنانے کی بھی ہدایات دیں۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ کل منظور شدہ 662,56 ایکڑ رقبے کے مقابلے میں اب تک 874,28 ایکڑ زمین حاصل کی جا چکی ہے۔ ایکٹیویشن ایریا کے لیے 320,2 ایکڑ رقبہ نشان زد کیا گیا ہے، جس میں پہلے مرحلے میں تیار کیے جانے والے 000,1 ایکڑ رقبے کی ڈی پی آر حکومت کو بھیجی جا چکی ہے۔ ڈرافٹ سیکٹر پلان بھی تیار کر لیا گیا ہے، جسے مہایوجنا کی منظوری کے بعد حتمی شکل دی جائے گی۔ میٹنگ میں میڈیکل ڈیوائس پارک، گریٹر نوئیڈا کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ پارک میں کل 123 پلاٹ الاٹ کیے گئے ہیں، جن میں سے 112 کے لیز پلان موصول ہو چکے ہیں اور 82 لیز ڈیڈ نافذ کی جا چکی ہیں۔

گاندھی جی کی تعلیمات آج بھی سماجی ہم آہنگی اور امن کے لیے اہم: ڈاکٹر رابن ورما

شیعہ کالج میں 'گاندھی-امبیڈکر نظریاتی سلسلہ' کے تحت لیکچر کا انعقاد

لکھنؤ۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی جی کی 157 ویں یوم پیدائش کی ماقبل شب کے موقع پر شیعہ کالج کی جانب سے 'گاندھی-امبیڈکر نظریاتی سلسلہ' کے تحت ایک لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر رابن ورما نے طلبہ وطالبات کو بتایا کہ کس طرح ہمارے ملک میں سماج کو تقسیم کرنے والی طاقتوں نے ایک سازش کے تحت گاندھی جی کو ایک مجبور رہنما کے طور پر پیش کیا، جبکہ 21 ویں صدی میں برصغیر میں صرف گاندھی اور امبیڈکر ہی ایسے دو سیاست دان رہے ہیں، جن کے مجسمے دنیا کے 100 سے زیادہ ممالک میں نصب کیے گئے ہیں اور ان کی تعلیمات، جدوجہد اور کامیابیوں کے بارے میں پڑھایا اور لکھا جاتا ہے۔ مقرر نے گاندھی جی کی زندگی سے وابستہ متاثر کن پہلوؤں اور ان کی جانب سے اپنی زندگی کے آخری وقت میں امن کے لیے بھوک ہڑتال کے دوران حکومت کے سامنے سات اہم مطالبات، جن میں مہرولی عرس، مساجد کی بحالی، آزادانہ آمد و رفت، پاکستان سے آنے والی مذہبی اقلیتوں کی دہلی کی جانب سے مخالفت نہ کیا جانا، محفوظ ٹرین سفر، اقلیتوں کے معاشی بائیکاٹ کا خاتمہ اور ان کی زندگی سے وابستہ اہم نکات شامل تھے، پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر ورما نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ گاندھی جی کی سچائی کے تئیں اٹل وابستگی تھی۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں سچائی کو ہی خدا مانا۔ جنوبی افریقہ سے لے کر چمپارن ستیہ گرہ تک انہوں نے کبھی سچائی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ان کے سامنے لاکھوں مشکلات آئیں، لیکن وہ سچائی اور عدم تشدد کی راہ پر ڈٹے رہے۔ یہی ہم سب کے لیے سب سے بڑی سیکھ ہے کہ ہم طلبہ کو صرف کتابی علم ہی نہیں بلکہ سچائی پر قائم رہنے کی ہمت بھی دیں۔ عدم تشدد گاندھی جی کا سب سے بڑا ہتھیار تھا۔ گاندھی جی نے دنیا کو دکھایا کہ بغیر ہتھیار اٹھائے بھی سب سے بڑی سامراجی طاقت کو جھکایا جا سکتا ہے۔ عدم تشدد تحریک، عدم تعاون تحریک اور بھارت چھوڑو تحریک اس کے ثبوت ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں تعاون (نئی تعلیم) کے تحت گاندھی جی نے بنیادی تعلیم یا روزگار پر مبنی تعلیم کا منصوبہ پیش کیا۔ ان کا ماننا تھا کہ تعلیم خود کفیل ہونی چاہیے، ہاتھ کے کام سے جڑی ہونی چاہیے اور مادری زبان میں ہونی چاہیے۔

زبانوں کو مصنوعی ذہانت سے جوڑ کر آگے بڑھنے کی ضرورت: پروفیسر ایم، پی، گپتا

یونیورسٹی میں تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا سترہواں یوم تاسیس

لکھنؤ، 01 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں سترہواں یوم تاسیس بڑے ہی تزک واحتشام اور جوش ووقار کے ساتھ منایا گیا اور اس اہم موقع پر مختلف ثقافتی اور تہذیبی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور اٹل ہال میں منعقدہ اختتامی تقریب میں آئی آئی ایم لکھنؤ کے ڈائریکٹر پروفیسر ایم۔ پی۔ گپتا بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ تقریب کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی۔ تقریب کا آغاز مہمان خصوصی اور وائس چانسلر کی جانب سے آئی ہنر کے تحت طلبہ کے تیار کردہ ماڈلز اور نمائش کے مشاہدے سے ہوا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کی تعلیمی ترقی، کامیابیوں اور اہم سرگرمیوں پر مبنی دستاویزی فلم بھی پیش کی گئی جس میں یونیورسٹی کے قیام سے لے کر موجودہ دور تک کے ترقیاتی سفر کو اجاگر کیا گیا۔ مہمان خصوصی پروفیسر ایم۔ پی۔ گپتا نے سترہویں یوم تاسیس کے موقع پر یونیورسٹی کے تمام اساتذہ، افسران، ملازمین اور طلبہ کو مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ آئی آئی ایم اور لینگویج یونیورسٹی باہمی تعاون کے ذریعے اسٹارٹ اَپ، اختراع اور کاروباری صلاحیتوں کے شعبے میں طلبہ کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ تکنیکی دور میں زبانوں کو مصنوعی ذہانت سے جوڑ کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ طلبہ کو اپنے خیالات اور تخلیقی صلاحیتوں کو تحقیق، اختراع اور ترقی سے جوڑتے ہوئے انہیں عملی اور سماج کے لیے مفید شکل دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے نئے خیالات کو مناسب رہنمائی، تحقیق اور تکنیکی تعاون حاصل ہو تو وہ موثر اسٹارٹ اَپ اور اختراع کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اسی سمت میں دونوں اداروں کا باہمی تعاون طلبہ کو اپنے خیالات کو حقیقی منصوبوں اور کاروباری اداروں میں تبدیل کرنے کے لیے بہتر پلیٹ فارم فراہم کر سکتا ہے۔ اس تقریب کی صدارت کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے یونیورسٹی خاندان کو یوم تاسیس کی مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ سترہواں یوم تاسیس ادارے کے اب تک کے سفر، کامیابیوں اور مستقبل کی سمت کو نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھانے کا موقع ہے۔ یونیورسٹی کا نصب العین بھاشا وشوم یوجیتی اُس کی بنیادی فکر کی عکاسی کرتا ہے۔ زبان کے ذریعے سماج، ثقافت اور خیالات کو جوڑتے ہوئے یونیورسٹی طلبہ کو علم کے وسیع افق سے مربوط کرنے کا کام کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں اودھی سمیت مختلف زبانوں کے مطالعے کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ پروفیسر تنیجا نے کہا کہ موجودہ دور میں تعلیم کو ہنر اور ٹیکنالوجی سے مربوط کرنا ناگزیر ہے۔ اتر پردیش حکومت کے تعاون سے ہنر پر مبنی تربیت کے ذریعے طلبہ کو روزگار کی بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسٹارٹ اَپ، مصنوعی ذہانت، تحقیق اور اختراع کو فروغ دے کر نوجوانوں کے خیالات کو نئی سمت دینے پر زور دیا جا رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یوم تاسیس صرف ماضی کو یاد کرنے کا موقع نہیں بلکہ مستقبل کی ترجیحات طے کرنے کا عزم کا دن بھی ہے۔ یونیورسٹی میں طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ثقافتی سرگرمیوں، کھیلوں اور میڈیا کلب جیسے پلیٹ فارم کو مسلسل مضبوط کیا جا رہا ہے۔ تعلیم، ہنر، ٹیکنالوجی اور ثقافت کے امتزاج کے ساتھ یونیورسٹی کو نئی بلندیوں تک لے جانا ہمارا مسلسل مقصد ہے۔ یوم تاسیس کے تحت منعقد ہونے والے سیوا سنکلپ ابھیان کے دوران طلبہ میں سماجی ذمہ داری، خدمت کا جذبہ اور عوامی بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے مختلف سرگرمیوں کے ساتھ تخلیقی اور ثقافتی مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔

گاندھی اور شاستری کے یوم پیدائش پر وزیر سیاحت کی مبارکباد

لکھنؤ: 01 اکتوبر۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے بابائے قوم مہاتما گاندھی اور سابق وزیر اعظم آنجہانی لال بہادر شاستری کے یوم پیدائش پر ریاست کے لوگوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کی خواہش کی ہے۔ ان دونوں عظیم انسانوں کی یوم پیدائش کے موقع پر جاری کردہ ایک پیغام میں وزیر سیاحت نے کہا کہ 2 اکتوبر بابائے قوم مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری کی ملککے لیے دی گئی خدمات کو یاد کرنے کا دن ہے۔ مہاتما گاندھی نے سچائی، عدم تشدد اور سودیشی پر زور دیتے ہوئے ملک کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ گاندھی کی زندگی کی جدوجہد ایک فلسفہ ہے۔

شیش محل ویلفیئر سوسائٹی نے شروع کیا شفا کلینک

لکھنؤ۔ پرانے لکھنؤ کے حسین آباد واقع شیش محل محلے میں شیش محل ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے شفا کلینک کا افتتاح کیا گیا۔ کلینک کے شروع ہونے سے محلے کے لوگوں کو مقامی سطح پر علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے گی۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری محمد شبیر نے بتایا کہ شیش محل ویلفیئر سوسائٹی طویل عرصے سے سماجی اور تعلیمی کاموں میں سرگرم ہے۔ سوسائٹی کی جانب سے غریب بچوں کی تعلیم، ان کی اسکول فیس کی ادائیگی اور مدرسے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اسی سماجی خدمت کی کڑی میں محلے کے لوگوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے شفا کلینک کا آغاز کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کلینک کا آپریشن روزانہ صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک کیا جائے گا۔ سوسائٹی کا مقصد تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کے شعبے میں بھی ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ اس موقع پر جنرل سکریٹری محمد شبیر، سینئر عہدیدار اچھن میاں، رضا امام سمیت سوسائٹی کے کئی دیگر عہدیداران اور مقامی لوگ موجود رہے۔

ایران کلچر ہاؤس میں آیت اللہ حکیم الٰہی سے علی زیدی کی ملاقات

نئی دہلی/لکھنؤ۔ ایران کلچر ہاؤس، دہلی میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے نمائندے آیت اللہ حکیم الٰہی سے شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی نے ملاقات کی۔ اس دوران اوقاف کے سلسلے میں متولیوں اور عوام کے درمیان احساسِ ذمہ داری، امانت داری اور جواب دہی پیدا کرنے کے سلسلے میں اہم گفتگو ہوئی۔ ملاقات کے دوران اس بات پر زور دیا گیا کہ اوقاف اللہ کی امانت ہیں، جن کی حفاظت اور صحیح استعمال ہر متولی اور متعلقہ شخص کی اہم ذمہ داری ہے۔ اوقاف کو محض جائیداد نہیں بلکہ دین اور سماج کی امانت سمجھ کر اس کی نگرانی اور انتظام کیا جانا چاہیے۔ آیت اللہ حکیم الٰہی نے اوقاف کے سلسلے میں لوگوں کے درمیان شعور اور احساسِ ذمہ داری پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ ملاقات انتہائی روحانی اور پُراثر رہی۔ ملاقات کے دوران اوقاف کی حفاظت، دیانت داری اور خدمتِ خلق کے مختلف پہلوؤں پر بھی گفتگو ہوئی۔

یوپی پولیس کی تفتیش پر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے سوالات

کانگریس کا الزام، ریاست میں قانون کی حکمرانی پر سنگین سوالات

لکھنؤ، 01 اکتوبر، 2026۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ہیڈکوارٹر میں سابق آئی اے ایس جناب راکیش ورما نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دراصل سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کا یہ تبصرہ صرف یوپی پولیس پر نہیں بلکہ یوپی کی بی جے پی حکومت کی افراتفری پر ہے۔ یوپی میں جرائم پیشہ افراد اور اقتدار کا گٹھ جوڑ اتنا گہرا ہے کہ دلتوں، متاثرین، استحصال زدہ اور محروم طبقات کو بی جے پی حکومت میں ناانصافی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آدتیہ ناتھ حکومت نے قانون کو بے رحمی کی کھونٹی پر ٹانگ کر عام عوام کے انصاف کے حق کو بااثر لوگوں کی ٹھوکروں میں ڈال دیا ہے۔ اتر پردیش میں اوسطاً ہر روز تقریباً 9 قتل، 10 اقدام قتل، 9 عصمت دری، 33 اغوا اور 235 پُرتشدد جرائم ہو رہے ہیں۔ 30 ستمبر 2026 کو جسٹس سنجے کمار اور جسٹس سنجیو سچدیوا کی بنچ نے ایک فوجداری معاملے کی تفتیش میں یوپی پولیس کے طریقہ کار پر سخت ناراضی ظاہر کی۔ جس موٹر سائیکل سوار کو شکایت کنندہ کے مطابق موقع پر پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا گیا تھا، ایف آئی آر میں اس کا نام درج کرنے کے بجائے معاملہ "نامعلوم" شخص کے خلاف درج کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے پوچھا- "جب شخص کو موقع پر پکڑا گیا تھا تو ایف آئی آر میں اس کا نام کیوں نہیں لکھا گیا؟ لوگ پولیس پر بھروسہ کیسے کریں گے؟" عدالت نے پولیس کی تفتیش پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ہر چیز میں کوئی نہ کوئی "ایجنڈا" نظر آتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر یوپی پولیس اسی طرح تفتیش کرتی رہی تو تمام تفتیش میں سی بی آئی کو شامل کرنے کے بارے میں سوچنا پڑے گا۔ سپریم کورٹ نے یوپی پولیس کے حلف نامے کو اطمینان بخش نہیں مانا اور نئے حلف نامے کے ساتھ متعلقہ افسر کو آئندہ سماعت میں حاضر ہونے کی ہدایت دی۔ دیوریا کے گوری بازار تھانے میں چار افراد کو مبینہ طور پر غیر قانونی حراست میں رکھنے کے معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے گزشتہ دنوں پولیس افسران کے طریقہ کار پر سنگین سوالات اٹھائے۔ چار افراد کو اپریل 2026 میں مختلف مدت کے لیے تھانے میں حراست میں رکھنے کا الزام لگا۔ عدالت نے پولیس سے تھانے کی سی سی ٹی وی فوٹیج طلب کی، لیکن پولیس نے کیمرہ خراب ہونے کی بات کہی۔ ایس ایچ او نے تسلیم کیا کہ سی سی ٹی وی خراب ہونے کے بارے میں جنرل ڈائری میں کوئی اندراج تک نہیں کیا گیا تھا۔ ایس پی نے بتایا کہ انہیں سی سی ٹی وی خراب ہونے کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ پولیس کے جوابات سے غیر مطمئن عدالت نے افسران کے لیے زبانی طور پر "Bunch of Liars" کا تبصرہ کیا۔

بزرگ ہمارے معاشرے کا انمول اثاثہ ہیں: مولانا مناظر الاسلام

مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کا عالمی یوم بزرگاں پر اولڈ ایج ہوم میں پروگرام

لکھنؤ۔ عالمی یوم بزرگاں کے موقع پر مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کی جانب سے سروجنی نگر واقع اولڈ ایج ہوم میں بزرگ مردوں اور خواتین کے اعزاز میں خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس دوران فاؤنڈیشن کے عہدیداران نے اولڈ ایج ہوم میں بزرگ مردوں اور بزرگ خواتین سے ملاقات کی۔ انہیں پھولوں کی مالا پہنائی، ان کا حال چال معلوم کیا اور عالمی یوم بزرگاں کی مبارکباد دی۔ فاؤنڈیشن کی جانب سے بزرگوں کو نئے کپڑے بھی دیے گئے اور ان کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ اس دوران بزرگوں کے چہروں پر خوشی اور اطمینان نظر آیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے بانی و صدر مولانا مناظر الاسلام ندوی نے کہا کہ بزرگ ہمارے معاشرے کا انمول اثاثہ ہیں۔ ان کی زندگی کے تجربات آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ بزرگوں کی خدمت کو صرف ایک رسم نہیں، بلکہ انسانی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی خدمت کا تعلق کسی مذہب، ذات یا برادری سے نہیں ہے۔ ہر ضرورت مند انسان کی مدد کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کا بھی حصہ ہے۔ معاشرے میں محبت، احترام اور حساسیت کو فروغ دے کر ہی بہتر اور پُرامن ماحول بنایا جا سکتا ہے۔ اولڈ ایج ہوم کے تعلقاتِ عامہ افسر کیرتی وردھن واجپئی نے کہا کہ مروہ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کی خدمات موجودہ وقت میں انتہائی اہم ہیں۔ فاؤنڈیشن نے بزرگوں کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے، جس کے لیے ہم شکر گزار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اولڈ ایج ہوم میں کچھ مسلم بزرگ بھی رہتے ہیں۔ کچھ دن قبل ایک مسلم خاتون کا انتقال ہو گیا تھا، جس کے بعد یہ تشویش تھی کہ ان کی مذہبی رسومات کس طرح ادا کرائی جائیں گی۔ فاؤنڈیشن کے صدر نے خاتون کی آخری رسومات اور تدفین کی مکمل ذمہ داری لے کر ہماری بڑی پریشانی دور کر دی۔ اس موقع پر اولڈ ایج ہوم کے سنیہل پانڈے اور شاکندری دیوی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کے انعقاد میں فاؤنڈیشن کے کارکنان محمد ثاقب صدیقی، شمس الحسن، دھننجے پانڈے اور رینو بھارتی نے تعاون کیا۔